PARLIAMENT OF PAKISTAN

DEBATES

Wednesday, the 10th September, 2014

The Majlis-e-Shoora (Parliament)of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 11:30 of the clock in the morning in Joint Sitting. Mr. Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

[ترجمہ: اور تم کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کی ہے۔ جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کیے وہ) برابر نہیں۔ اُن کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور اللہ نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اُن سے واقف ہے۔ کون ہے جو اللہ کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اُس کو اس سے دگنا ادا کرے اور اس کے لیے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔ جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن (کےایمان) کا نور اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے(تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت

ہو (کہ آج تمہارے لیے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔]

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

LEAVE APPLICATIONS

Mr. Speaker: Syed Waseem Hussain, MNA, has requested the grant of leave from 3rd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Ms. Saman Sultana Jafri, MNA, has requested for grant of leave from 3rd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Dr. Nikhat Shakeel Khan, MNA, has requested for grant of leave from 3rd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Muzammil Qureshi, MNA, has requested for grant of leave from 3rd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Sheikh Salahuddin, MNA, has requested for grant of leave form 2nd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Shah Jehan Munir Mangrio, MNA, has requested for grant of leave for 9th and 10th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Dr. Nafisa Shah, MNA, has requested for grant of leave for 8th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Ch. Iftikhar Nazir, MNA, has requested for grant of leave from 4th to 9th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Malik Iqbal Mehdi Khan, MNA, has requested for grant of leave from 3rd to 12th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Afzal Khokhar, MNA, has requested for grant of leave from 5th to 10th and 11th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Capt.(R) Muhammad Safdar, MNA, has requested for grant of leave from 2nd to 5th September, 2014. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Mr. Tariq Christopher Qaiser, MNA, has requested for grant of leave for the whole current session. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Speaker: Sheikh Rohak Asghar sahib.

FATEHA PRAYERS

شیخ روحیل اصغر: بہت شکریہ جناب، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، میں انتہائی دکھ اور تکلیف کے ساتھ آپ کی توجہ اس واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اتفاق سے یہ واقعہ میرے حلقہ انتخاب میں رونما ہوا۔ اس میں کوئی بائیس کے قریب قیمتی جانیں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مسجد کی چھت کے نیچے دب کر وہ لوگ ہلاک ہوگئے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس میں آپ ان کے ایصال ثواب کے لیے دعا کروا دیجیئے، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: جی وسیم صاحب۔

سید وسیم حسین: شکریہ جناب سپیکر! اسی طرح کا ایک سانحہ حیدر آباد شہر میں رونما ہوا۔ دو ستمبر کو ایک دو منزلہ عمارت زمین بوس ہوگئی جس میں گیارہ افراد شہید ہوئے ہیں اور چودہ افراد شدید زخمی ہیں، جس کے لیے میں نے

وزیراعظم صاحب سے بھی درخواست کی تھی کہ ان کے لیے کوئی compensation کا اعلان کیا جائے تاکہ غریب لوگ ہیں اور پوری عمارت زمین بوس ہو گئی ہے، میں ان کے ایصال ثواب کے لیے بھی چاہوں گا کہ دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: شیر اکبر خان صاحب آپ سے گزارش ہے کہ دعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: Further discussion on the Motion moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Science and technology on 2nd September 2014 regarding prevailing political situation in the country. Senator Naseema Ehsan *sahiba*. Senator Saleh Shah *sahib*. Syed Esa Noori *sahib*. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi. Muhammad Ijaz-ul-Haq. Senator Dr. Abdul Qayoom Soomro *sahib*.

UFURTHER DISCUSSION ON THE PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب کہ آج آپ نے مجھے بھی وقت دیا۔ جناب سپیکر! یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ پارلیمنٹ کے joint session سے میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! میں اپنی بات جناب آصف علی زرداری صاحب کی اس بات سے شروع کر رہا ہوں جب جناب زرداری صاحب پچھلے دنوں میں اسلام آباد تشریف لائے۔ زرداری صاحب سے کچھ دوستوں نے پوچھا کہ زرداری صاحب آج کل جو آپ پاکستان مسلم لیگ کا ساتھ دے رہے ہیں،میاں نواز شریف صاحب کا آپ ساتھ دے رہے ہیں تو کیا یہ کسی اشارے پر ساتھ دے رہے ہیں؟ جناب زرداری صاحب نے کہا اور اسی طرح کا سوال شاید کراچی میں بلاول بھٹو زرداری صاحب سے بھی پوچھا گیا تھا کہ آپ اپنی سیاست میں جو میاں نواز شریف صاحب کا ساتھ دے رہے ہو، تو کیا کسی کے اشارے پر ہے؟ جناب سپیکر! زرداری صاحب نے وہ تاریخی بات کر ڈالی،انہوں نے کہا کہ ہم اشاروں کی سیاست نہیں کرتے، ہم اپنے ضمیر کی سیاست کرتے ہیں، ہم اپنی غیرت کی سیاست کرتے ہیں۔ اگر ہم نے جیل کاٹی ہے، اگر ہمارے ورکروں نے جیل کاٹی ہے، اگر ہماری لیڈر شپ نے قربانیاں دی ہیں، شہادتیں لی ہیں تو بھی اپنے ضمیر کی آواز پر، اپنی غیرت پر جیلیں کاٹی ہیں، شہادتیں دی ہیں، کسی کے کہنے پر یا کسی کے اشارے پر ہم یہ کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! آصف علی زرداری صاحب نے اس سے آگے بھی کہا کہ اگر آج ہم پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ساتھ دے رہے ہیں تو اسی غیرت اور اسی ضمیر کی آواز پر ساتھ دے رہے ہیں ہمیں کسی کے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج ہم یہ بات بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کسی پر احسان نہیں ہے، میاں نواز

شریف صاحب پر کوئی احسان نہیں ہے، PML(N) پر ہمارا کوئی احسان نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا احسان خود اپنے اوپر ہے کہ ہم آج اپنا تاریخی کردار ادا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج پاکستان کے اندرجو حالات ہیں، پاکستان اپنی تاریخ کے حوالے سے نازک ترین حالات سے گزر رہا ہے۔آج پاکستان کو ہر طرف سے خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ آج پاکستا ن کے پارلیمانی سسٹم کو، آج پاکستان کےجمہوری اداروں کو اور سب سے بڑھ کر پاکستان کے آئین کو خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔آج پاکستان کی سالمیت خطرے میں ہے،دفاع خطرے میں ہے،پاکستان کا آئین خطرے میں ہے۔یہ سازشیں آج سے نہیں ہیں بلکہ یہ بہت پرانی سازشیں ہیں۔جناب والا، یہ وہی سازشیں ہیں اور اگر ہم ان کی continuity دیکھیں اور پاکستان کی تاریخ میں کچھ سال پیچھے چلے جائیں، جب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو شہید کیا گیاتھا، پورا پاکستان جل رہا تھا عملاً پاکستان کے تمام صوبے ایک دوسرے سے کٹے ہوئے تھے۔اس وقت حالات ایسے ہو رہے تھے کہ لوگ ملک کے خلاف باتیں کر رہے تھے۔ملک دشمن عناصر ان سازشوں میں مصروف تھے۔وہ شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنے محبوب قائد سے محروم ہو گئی ہے تو پیپلز پارٹی کو نقصان ہوگا۔ یہاں تک ہی نہیں وہ اس سے آگے بھی سوچ رہے تھے کہ شایدملک پاکستان پیپلز پارٹی کی ایک بہت بڑی قیادت سے محروم ہو گیا ہےاور ہوسکتا ہے کہ اس محرومی کی وجہ سے خدانخواستہ پاکستان کو کوئی نقصان ہو لیکن مجھے اس وقت جناب آصف علی زرداری صاحب کی وہ تاریخی کانفرنس بھی یاد ہے جب انہوں نے کہا،ان دشمن عناصر کو پیغام دیا جو خوش ہو رہے تھے کہ محترمہ کی شہادت کے بعد شاید پیپلز پارٹی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگی، شاید

ملک ٹوٹ جائے گا،انہوں نے پیغام دیا اے دشمنو!میری بات سن لو مجھے پاکستان کل بھی عزیز تھا اور آج بھی عزیز ہے اور مجھے پاکستان چاہیے،اس نے سندھی میں کہا تھا پاکستان کھپے، پاکستان کھپے، پاکستان کھپے۔

جناب سپیکر! آج تاریخ گواہ ہے کہ اس جملے نے اس پاکستان کو بچایا، اس ایک جملے نے پاکستان دشمن عناصر کی سازشوں کو ملیا میٹ کردیا۔یہ سازشیں ختم نہیں ہوئیں، یہ سازشیں اس وقت سے چلی آ رہی ہیں اور ان سازشوں کا ادراک جناب آصف علی زرداری صاحب کو اس وقت ہو گیا تھا جب انہوں نے نوڈیرو میں ایک تقریر کی۔ آج سے تقریباً چھ مہینے پہلے جناب زرداری صاحب نے کہا میاں نوازشریف صاحب! قدم بڑھاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ اس وقت ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی تو آج میاں نوازشریف صاحب کو،کون سی ہماری مدد کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ اس وقت جب زرداری صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ کوئی کینیڈا سے آئے گا تو ہم اس کی بات نہیں سمجھیں گے۔آج سے چھ مہینے پہلے کینیڈا سے آنے والے مہمان کی بات ہو رہی تھی لیکن وہ سیاست کے حکیم ہیں۔جناب جاوید ہاشمی صاحب نے سچ کہا تھا کہ ان کی سیاست کو سمجھنے کے لیے تو پی ایچ ڈی ہونا چاہیے۔ پہلے ہم پی ایچ ڈی کریں تاکہ ہم اس کی سیاست کو سمجھیں۔انہوں نے اس وقت پوری دنیا کو یہ پیغام دیا کہ جمہوریت، جمہوری اداروں کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی ایسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گےجس سے جمہوریت کو خطرہ ہو۔

جناب سپیکر! آج آصف زرداری صاحب کے اس نظریے کی فتح ہے کہ آج پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام کے نمائندے ایک بات پر متفق ہیں چاہے وہ

اپوزیشن میں بیٹھے ہوں چاہے وہ اقتدار میں ہوں- آج اس نظریے کی فتح ہو گئی ہے جب انہوں نے کہا کہ مفاہمت کی سیاست کو آگے بڑھانا ہے-انہوں نے کہا برداشت اور حوصلے کی سیاست کو آگے بڑھانا ہے-انہوں نے اپنی پوری تاریخی زندگی میں جیل سے لے کر ایوان صدر تک مفاہمت اور برداشت کے اس نظریے کو اپنایا- آج اس نظریے کے تحت ہم سارے ایک ہو گئے ہیں- اس نظریے کے تحت اس بات پر متفق ہو گئے ہیں-آج وہ نظریہ جیت گیا ہے- آج وہ بات دفن ہوگئی ہے، وہ نظریہ برداشت،مفاہمت اور جمہوریت کا تھا، وہ نظریہ پاکستا ن کے عوام کا نظریہ ہےجس کی وجہ سے آج پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیاں اس بات پر متفق ہوگئی ہیں کہ میاں نواز شریف صاحب آپ کا استعفیٰ ہمیں قبول نہیں ہے-ڈرائنگ روموں اور بڑے بڑے ہوٹلوں کی سیاست جو زرداری صاحب کے اسلام آباد آنے سے پہلے تھی کہ یہ حکومت آج گئی یا کل گئی لیکن خدا کی قسم آج وہ نظریے بدل گئے ہیں- ڈرائنگ روموں میں بیٹھے لوگوں کی بات تبدیل ہوگئی ہے-میڈیا میں table talks میں جو باتیں ہوتی تھیں وہ باتیں اب تبدیل ہو گئی ہیں-آج وہ اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ پیپلز پارٹی اور تمام سیاسی پارٹیوں نے اپنا تاریخی کردار ادا کیا ہےجس کی وجہ سے ڈرائنگ روموں میں بیٹھے لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اب میاں نوازشریف صاحب کی حکومت جانے والی نہیں ہے-میاں نوازشریف صاحب اپنے پانچ سال پورے کریں گے-

جناب سپیکر! یہ اس نظریے کی فتح تھی جس نظریے کی بنیاد جناب آصف علی زرداری صاحب نے رکھی- آپ نے دیکھا کہ پانچ سال کے دور حکومت میں پیپلز پارٹی نے اپنے مخالفین، اپنے سیاسی حریفوں کے ساتھ جو رویہ رکھا وہی اپنے

دوستوں کے ساتھ رکھا اور کوئی فرق روانہیں رکھا-آج پاکستان کی فتح ہے، یہ پاکستان کی تاریخی فتح ہے، یہ پاکستا نی عوام کی فتح ہے کہ انہوں نے اٹھارھویں ترمیم کرکے پاکستان کو مضبوط کیا-یہ پاکستان کی فتح ہے-میں اپنی بات کو آگے لے کر چلتا ہوں کہ آج کیا سازشیں ہو رہی ہیں،کیوں آئین کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں- پاکستان کے خلاف سازشیں کیو ں ہو رہی ہیں- ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ پاکستان کو معاشی طور پر،اقتصادی طور پر کمزور کیا جائےتاکہ پاکستان کمزور ہو جائے-آپ کو اور ہم سب کو پتا ہے کہ جو قوم، جو ملک معاشی لحاظ سے کمزور ہو جاتے ہیں وہ باقی اقوام کی نظروں میں اپنا مقام کھو دیتے ہیں-

جناب سپیکر! پاکستان کی پوری پارلیمنٹ اس بات پر متفق ہے کہ ہم ایسی سازشوں کو ناکام بنا دیں گے،کامیاب نہیں ہونے دیں گے-پاکستان کے اندر ایک طرف ملکی سالمیت اور دفاع کے لیے، ملک سے انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے،فرقہ وارانہ فسادات کے خاتمے کے لیے پاکستانی فوج ایک مقدس جنگ لڑ رہی ہے-فوج اپنی شہادتوں کے نذرانے پیش کر رہی ہےاور دوسری طرف یہ نام نہاد دھرنا دینے والے پاکستان کو کمزور کرنے کی کوشش کررہے ہیں-یہ جمہوریت کی آڑ میں،آئین کی آڑ میں اور اپنے اس نعرے کی آڑ میں پاکستان اور اس کی پارلیمنٹ کو کمزور کرنے کی سازش ہو رہی ہے-میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں اور اس میں کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے اوریہ بالکل واضح نظر آ رہا ہے کہ ان کامقصد کچھ اور نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ اس منتخب جمہوری حکومت کو گھر بھیج دیا جائے-ہم ان کی خواہشات کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے-میں آپ کے توسط سے عمران خان سے گزارش کروں گا کہ خان صاحب! آپ ہمیشہ یہاں کی تقریروں کا جواب دیتے ہیں، آپ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کے میں نے یورپ اور برطانیہ سے

بہت کچھ سیکھا۔میں نے کرکٹ وہاں سے سیکھی۔ میں نے سیاست وہاں سے سیکھی، میں نے جمہوریت وہاں سے سیکھی۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے ان سے یہ بات کہہ رہا ہوں، خان صاحب آپ سے میری ایک ہی بات ہے کہ کاش! آپ نے Europe کے لوگوں سے تھوڑا اخلاق بھی سیکھا ہوتا۔ خان صاحب! آپ باتیں تو بڑی کرتے ہیں لیکن آپ اخلاق کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، میں معذرت سے کہتا ہوں کیونکہ آپ age کے لحاظ سے بڑے بھی ہیں، میں آپ کا احترام کرتا ہوں، میں اپنی وہ زبان استعمال نہیں کرنا چاہتاجو آپ کرتے ہیں۔ آپ کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ آپ ایک عالم دین کے لیے باتیں کریں، آپ کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ آپ پاکستان کے parliamentarians کے خلاف بےہودہ زبان استعمال کریں۔ کیا آپ نے یہ دسیکھا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ وہاں پر جانوروں کے حقوق ہیں لیکن آپ یہاں پر انسانوں کے حقوق کا خیال نہیں کرتے تو آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے، آپ اپنے قول و فعل کو دیکھیں، آپ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ آپ ایک عزت دار آدمی کی پگڑی اچھالیں، آپ کو یہ حق نہیں ہے۔ یہ عوام آپ سے پوچھیں گے، یہ قوم آپ سے پوچھے گی، یہ اٹھارہ کروڑ عوام پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جناب خان صاحب آپ اتنی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ آپ اپنا programme دیں، آپ اپنی بات کریں، آپ کسی کے لیے غلط الفاظ استعمال نہ کریں۔ اسی طرح میں خان صاحب سے یہ بات بھی کروں گا کہ آپ سیاست میں برداشت کو سیکھیں، آپ آصف علی زرداری کے نظریے کو دیکھیں، اس کی study کریں، جنہوں نے پاکستان کی تاریخ میں اتنی بڑی قربانیاں دی ہیں، پیپلز پارٹی کی اتنی بڑی قربانیاں ہیں لیکن اپنی زبان سے مخالفوں کے خلاف ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ کیا خان صاحب آپ وہ بات بھول گئے ہیں کہ

ہمارے خلاف پانچ سال میں کتنی باتیں نہیں ہوتی تھیں، پنجاب سے باتیں ہوتی تھیں، media سے باتیں ہوتی تھیں لیکن اس پوری تاریخ میں ایک مرتبہ بھی جناب آصف علی زرداری صاحب نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ میں ان کی باتوں کا جواب دوں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے دوسری بات کرتا ہوں کہ خان صاحب! ہمارے پاس آپ کے لیے قدر ہے کہ آپ نے hospital بنایا، ہم آپ کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے اس ملک کو ایک university دی لیکن ہم اس کے ساتھ ساتھ آپ سے یہ گزارش بھی کریں گے کہ آپ اپنی نوجوان نسل کو نیا پاکستان دینا چاہتے ہیں۔ کونسا نیا پاکستان ہے؟ پاکستان تو جناب قائد اعظم کے دور میں بن چکا تھا، پاکستان تو جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں بن چکا تھا جب ٹوٹے اور بکھرے ہوئے پاکستان کو قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید نے اٹھایا اور دنیا کے ممتاز ملکوں میں اس کی عزت پیدا کی۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پہلی اسلامی سربراہ کانفرنس لاہور میں بلائی اور یہ message دیا کہ پاکستان ایک عظیم ملک ہے اور پاکستان کے عظمت کو پورے عالم اسلام میں قبول کرایا۔ عمران خان صاحب! پاکستان اس وقت بن چکا تھا جب جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے اس ملک میں nuclear programme کی بنیاد رکھی، آپ کونسے پاکستان کی بات کر رہے ہیں۔ پاکستان تو اس وقت بن چکا تھا جب جناب آصف علی زرداری صاحب نے یہ کہا کہ پاکستان کھپے تو پاکستان اس وقت بن چکا تھا۔ اب مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ آپ پاکستان بنانے نہیں کچھ اور بنانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! میں آخر میں کہوں گا، میں آپ اور اپنے ساتھیوں کے time کی قدر کرتا ہوں اور آخر میں ایک مودبانہ گزارش علامہ طاہر القادری صاحب سے ہے۔ قادری صاحب! مجھے دو دن پہلے ایک telephone call آئی، میں آپ کو اس کا reference دے رہا ہوں، قادری صاحب! میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ مجھے جھنگ سے phone آیا، انہوں نے مجھے کہا کہ آپ یہ message پارلیمنٹ میں دیں، قادری صاحب کو بتا دیں کہ آپ نے ہمارے دوستوں اور رشتہ داروں کو جبراً رکھا ہوا ہے اور ہمارے گھر ڈوب رہے ہیں، ہمارے لوگوں کو واپس بھیج دے دیں۔ ہماری بستیاں ڈوب رہی ہیں، ہمارے گھر ڈوب رہے ہیں، وہ وہاں پر یرغمال بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ پارلیمنٹ میں ہماری طرف سے بات کریں کہ ان لوگوں کو آزاد کیا جائے، انہیں گھر جانے دیا جائے کیونکہ ان کے گھر، ان کےمویشی سیلاب کی وجہ سے ڈوب رہے ہیں۔ میں آپ کو اس phone call کا reference دے رہا ہوں۔ خدارا! آپ جو بات سامنے نہیں کرسکتے، ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ قادری صاحب! اسلام آباد کو آپ نے 99 years کی lease پر نہیں لیا ہوا، آپ کو سی ڈی اے نے کوئی lease نہیں دی کہ آپ یہاں 99 years کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ آپ یہاں سے چلے جائیں اور اپنے کارکنوں کو بھی جانے دیں۔ آپ کی بات تو almost پوری ہو گئی ہے، ہمیں آپ کے ساتھ ہمدردی ہے۔ آپ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں چودہ لاشوں کی کوئی بات نہیں کرتا، ہم نے ہمیشہ پارلیمنٹ میں یہ بات کی ہے۔ آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ یہ بات نہیں ہوئی، ہم نے اس وقت بھی criticize کیا تھا، آج بھی ہم آپ کے اس مطالبے پر آپ کے ساتھ ہیں، آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، آپ کے آدمیوں کو بے گناہ مارا گیا، ہم نے کب انکار کیا تھا؟ ہم نے نہ کل انکار کیا تھا نہ آج انکار کر رہے ہیں۔ ہم آپ

کے اس مطالبے پر آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ کے آگے کے جو خطرناک عزائم ہیں، ہم ان میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ جناب سپیکر! میں اپنی بات کو انہی الفاظ پر ختم کروں گا۔ آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے میری پوری بات سنی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: خواجہ محمد آصف، وزیر برائے دفاع۔

STATEMENT ON PAKISTAN NAVY DOCKYARD DEFENCE BREACH ISSUE

وزیر برائے دفاع(خواجہ محمد آصف): شکریہ، جناب سپیکر! کل ایوان نے demand کی تھی کہ انہیں نیول ڈاکیارڈ پر ہونے والے واقعے پر briefing دی جائے اور اس کے ساتھ کچھ عرصہ پہلے کوئٹہ میں سُمنگلی ائیربیس پر ہونے والے واقعے کی بھی briefing دی جائے۔ جناب سپیکر! میں نے flood situation بھی بتانی ہے۔پہلے میں two security issues کے بارے میں briefing دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر ایک دو ساتھی تقریر کر لیں تو میں بعد میں آپ کو latest flood situation کے بارے میں بتاؤں گا۔

جناب سپیکر! 6 ستمبر کو ڈاکیارڈ کے علاقے میں پاکستان نیوی کا defence breach ہوا۔ میں اپنے ساتھیوں کیattention چاہوں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! کراچی میں نیول ڈاکیارڈ پر ہونے والے واقعے کے بارے میں کل ایک demand آئی تھی، یہ ایک اہم issue ہےاور اس پر وزیر برائے دفاع بات کر رہے ہیں، برائے مہربانی آپ انہیں سنیں۔

خواجہ محمد آصف: جناب سپیکر! چھ ستمبر کو miscreants کے ایک group نے Pakistan Navy Dockyard کے defence کو breach کیا۔ پاکستان نیوی کے security personnel نے انہیں respond کیا اور بڑی بہادری سے ان کا حملہ ناکام بنایا۔ اس engagement میں نیوی کے ایک پیٹی آفیسر جو اس defence کو lead کر رہے تھے، انہوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا ہے۔ اس حملے میں تقریباً سات لوگوں نے penetrate کیا تھا، انہیںarrest کیا گیا ہے۔ اس وقت investigation ongoing ہے، اس لیے اس پرopenly زیادہ تفصیل بتانے سے investigation jeopardize بھی ہوسکتی ہے۔ Three miscreants مارے گئے، ان میں ایک miscreant Ex-navel officer تھا جسے May 2013 میں discharge کر دیا گیا تھا۔ It is a isolated incident, اس کے تانے بانے زیادہ سے زیادہ اس وقت جاری آپریشن ضرب عضب کے blowback سےجوڑے جا سکتے ہیں۔ ان miscreants سے three AK47 recover ہوئیں، four 30 bore pistol برامد ہوئے، five 9mm pistol recover ہوئے۔ Motorolla کے تین انٹرکام یا وائرلیس سیٹ، تین سیٹلائٹ فونز، چار suicide جیکٹیں، دو detonators اور چوبیس handcuffs ان سے recover کے گئے۔ اس کے ساتھ ہماری بدقسمتی ہے کہ ان لوگوں سے مذہبی

کتابیں بھی recover کی گئیں۔ مذہب کے نام پر دہشتگردی کا کاروبار ہمارے لیے بلکہ ساری دنیا میں مسلمانوں کے لیے باعثِ شرم بنا ہوا ہے۔

جناب! اس واقعے میں inside help rule out نہیں کی جاسکتی۔ بغیر اندر کی assistance کے یہ لوگ security breach نہیں کرسکتے تھے۔ اس وقت investigation کامیابی سے جاری ہے اور امید ہے کہ اس واقعے کے تمام تر tentacles discover کرلیے جائیں گے۔ جن لوگوں نے attack کیا تھا ان کا major portion یا تو وہ مارے جاچکے ہیں یا وہ پکڑے جاچکے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک بڑا successful operation تھا۔ میں ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان نیوی نے بڑی بہادری کے ساتھ اس حملے کو ناکام بنایا اور ہماری installations کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ اس لڑائی میں ہمارے personnel صرف زخمی ہوئے ہیں اور ایک شہادت ہوئی ہے۔ میں ایوان سے کہوں گا کہ وہاں ہمارے جو petty officer شہید ہوئے، ان کے لیے فاتحہ بھی پڑھی جائے۔ یہ latest position ہے، اس کے بعد بھی کسی وقت اگر ایوان چاہے گا تو اس information میں جو مزید add کیا جاسکتا ہے، میں add ضرور کروں گا۔ اس وقت میں صرف اتنا ہی ایوان کے سامنے پیش کرسکتا ہوں کیونکہ investigation on-going ہے تو in the middle of the investigation میں investigation کے results کو comprise نہیں کرنا چاہتا۔ پاکستان کے طول و عرض میں ان لوگوں کا ڈومیسائل ہے، کسی ایک جگہ سے نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بندے کے connections شمالی وزیرستان سے بھی ملتے ہیں۔

دوسری بات، بعض دوستوں نے سمنگلی پر ہونے والے attack کے بارے میں پوچھا تھا۔ 14 اگست کی رات کو تقریباً پونے دس بجے یہ attack ہوا تھا۔ ہماری P.A.F. Base اور security کے لوگوں نے discover کیا کہ ایک سوزوکی غلط پارک ہوئی ہے اور کچھ suspicious activity اس بیس کے parameters یا periphery میں دیکھی گئی۔ جب night vision googles کے ذریعے observe کیا گیا تو ایک نالے میں کچھ activity نظر آئی اور وہاں کچھ لوگوں کی movement دیکھی گئی۔ اسی وقت surveillance aircraft airborne کیے گئے جنہوں نے یہ ساری activity monitor کی اور اس کے مطابق reaction لیا گیا۔ اس واقعے کی تفصیل اخبارات میں بھی آئی ہے لیکن جو detail مزید میں اس سلسلے میں دے سکتا ہوں کہ air force base پر ہماری مختلف security agencies کی reinforcements فوری طور پر پہنچیں اور ان لوگوں کے attack یا security breach کرنے کی attempt کو foil کیا۔ چار دہشتگردوں کو مار دیا گیا۔ Three of them blew up themselves. ان میں سے ایک ایئرفورس کے گارڈز کے فائر سے مرا۔ انہوں نے جو multiple rockets fire کیے، اس سے parameter کی wall میں صرف ایک سوراخ ہوا۔ دو دہشتگرد security wall میں ایک سوراخ بنا کر اندر داخل ہوئے۔ Security personnel نے firing کرکے ان دونوں کو مار دیا اور یہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ سارا واقعہ رات کو ہوا ہے۔ جب صبح کے وقت stocktaking کی گئی تو اس area کو clear قرار دیا گیا۔ 10 security personnel اس میں زخمی ہوئے ہیں۔ کوئی critically زخمی نہیں ہوا، ہمارے assets کو نقصان نہیں پہنچا اور کوئی loss of life نہیں ہوا۔ Chief of Air Staff

نے فوری طور پر next morning visit کیا اور جو زخمی کوئٹہ کے CMH میں داخل تھے وہاں پر بھی وہ تشریف لے گئے۔ میں ان دونوں attacksکے بارے میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک حملہ سمنگلی میں ہوا تھا اور دوسرا 6 September کو ہوا ہے۔ 6 September ہمارا یوم دفاع ہے اور اس دن نیوی نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی installations کا دفاع کیا۔ ان دونوں attacks میں ہماری Air Force نے اور دوسری security agencies نے کوئٹہ میں اور کراچی میں نیوی نے بڑی بہادری کے ساتھ اپنی installations کا دفاع کیا اور دہشت گردوں کو نقصان پہنچایا اور ان کو مارا۔ 6 September کو نیوی پر حملے کے دوران بہت سی گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں،investigation اس وقت جاری ہے اور امید ہے کہ اس investigation کے نتیجے میں ہماری armed forcesچاہے وہ نیوی ہو، آرمی ہو یا ائیرفورس ہو میںpenetration اس قسم کے لوگوں کی ہوئی ہےچاہے وہ directly یا indirectly ان کو روکنے میں اور اس کو ختم کرنے میں مدد ملے گی لیکن clear-cut ہے کہ یہ attacks blowback ہیں جو North Waziristan میں اس وقت ضرب عضب آپریشن جاری ہے۔

جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حالات میں جبکہ ایک طرف فوجی اپریشن ضرب عضب کامیابی کے ساتھ دہشت گردوں کے خلاف جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دہشت گرد react کر رہے ہیں۔ وہ ہماری security forces کے خلاف react کر رہے ہیں۔ ہماری جو security installations ہیں جس طرح نیوی اور ائیرفورس کی ہیں کراچی اور سمنگلی میں ان پر attacks ہوئے ہیں یہ وہ دہشت گردreact کر

رہے ہیں۔ اس سارے مسئلے میں جو ہمارا focus ہے وہ ڈی چوک میں دھرنے پر ہے۔ میری یہ request ہوگی اپنے میڈیا کے بھائیوں سے بھی کہ یہ لوگ اپنی جانیں قربان کرکے پاکستان کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ لوگ جو باہر اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں یہ اپنی انا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ تو میں میڈیا کو عرض کرنا چاہوں گا، جو ہمارے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہنیں یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں ان کو عرض کرنا چاہوں گا کہ وطن کی بقا کی جنگ والوں کے ساتھ کھڑے ہوں اور اس جنگ میں فتح انشاء اللہ پاکستان کی ہوگی اور پاکستانی قوم کی ہوگی۔ یہ جو انا کی جنگ لوگ لڑ رہے ہیں ان کے اوپر توجہ کم دیں۔ یہ اپنی انا کی جنگ ضرور ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایوان جیتے گا، آئین اور قانون جیتے گا، ریاست جیتے گی۔ میری میڈیا سے خصوصاً اپیل ہے کہ تفریق کریں اور ان قوتوں کے ساتھ کھڑے ہوں جو اس وقت جانوں کی قربانی دے رہے ہیں۔ یہ Petty Officer کسی کا بیٹا ہوگا، کسی کا بھائی ہوگا، کسی کا خاوند ہوگا اور کسی کا عزیز ہوگا جس نے اپنی جان 6 September کو دے کر ان شہادتوں کی یاد کی تجدید کی ہے اور ان کو زندہ کیا ہے۔ 1965 کی جنگ میں ہمارے فوجوں نے جو شہادتیں ملک کی دفاع کے لیے دی تھی اس نوجوان نے اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ جو باہر کرایہ کے لوگ آئے ہوئے ہیں اور خیمہ بستی بنائی ہوئی ہے ان پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

FATEHA PRAYER

جناب سپیکر: جی، سید امین الحسنات صاحب! اس افسر کے لیے دعا کیجیے جو کراچی میں شہید ہوا ہے۔

(اس موقع پر پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے ایوان میں فاتحہ خوانی کرائی)

وزیر مملکت برائے مذہبی امور(پیر محمد امین الحسنات شاہ): میرے مالک وہ لوگ جو اپنی جانیں ہماری سلامتی اور آزادی کے لیے قربان کرتے ہیں، جن کی مائیں ساری عمر اپنے دوپٹوں سے اس غم کے آنسو پونچھتی ہیں،میرے مالک ان کے مقام کو بلند فرما۔ ان کی عزت کو بلند فرما۔ آخرت میں ان کو اپنی بارگاہ میں سرخروئی نصیب فرما اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرما۔ (آمین)
(اس موقع پر جناب وزیراعظم پاکستان جناب نوازشریف صاحب ایوان میں تشریف فرما ہوئے)

جناب سپیکر: خواجہ سعد رفیق صاحب۔

DISCUSSION ON THE PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

وفاقی وزیر برائے ریلوے(خواجہ سعد رفیق): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! مسلسل دو ماہ سے پاکستان میں جمہوری اور آئینی جدوجہد کرنے والوں کو گالیوں سے نوازا جا رہا ہے۔ نفرت کی ایک ایسی لہر پھیلائی گئی ہے جس نے اس ایوان اور اس ایوان سے relatedسیاسی جماعتوں کے کارکنوں اور قائدین کی زندگیاں خطرے میں ڈال دی ہیں۔ دو لوگ جن کی سیاست ساری بنیاد محض اور محض نفرت پر ہے، وہ مسلسل دو ماہ سے ہم سب کا media trailکر رہے ہیں۔

Media trailکون اور کس کا کر رہا ہے؟ اس ایوان میں بےنظیر بھٹو شہید، مولانا مفتی محمودمرحوم، غوث بخش بزنجو مرحوم، عبدالصمد خان اچکزئی شہید، میاں محمد نواز شریف، طویل جلاوطنی کاٹنے والے الطاف حسین، مولانا عبدالاعلیٰ مودودی اور انگریز کے خلاف لڑنے والے باچہ خان کے ساتھیوں کا اجتماعی trialکیا جا رہا ہے۔ہم میں خامیاں ہوں گی اور ہماری سیاست میں خامیاں رہی ہیں۔ یہ media trailکون کر رہا ہے،جس کےcreditمیں چیف جسٹس movementکے دوران اڑھائی دن کی جیل ہے اور فقط48گھنٹے کی بھوک ہڑتال ہے۔ وہ موصوف روزانہ اچھل کود کرتے ہیں۔ میں خاص طور جناب عمران خان پر حیران ہوں کہ آکسفورڈ کا تعلیم یافتہ شخص آخر کیوں اور کس دباؤ کے تحت توازن کھو بیٹھا ہے، آخر ہوا کیا ہے کہ جناب عمران خان نہایت بازاری زبان استعمال کر رہے ہیں۔ ہر اس شخص کے بارے میں کہہ رہے ہیں جس کے creditمیں 75 ,70سال کی pre-patrician political struggleہے۔ وہ اپنا دامن نہیں دیکھتے، ہم ان کے بارے میں وہ زبان استعمال نہیں کرسکتے جو انہوں نے اس ایوان سے relatedایک ایک رکن، political parties اور الگ الگ سیاسی نظریات رکھنے کے باوجود آئین اور جمہوریت کی سربلندی کے لیے برسوں لڑنے والوں لوگوں کے بارے میں انہوں نے remarksادا کیے ہیں۔

جناب سپیکر! جناب طاہرالقادری صاحب نے اپنےCanada سے روانگی سے قبل ہی گولہ باری کا آغاز کر دیا تھا اور ایک شب ان پر اچانک یہ منکشف ہوا کہ وہ پاکستان میں امامِ انقلاب ہوں گے۔ انقلاب کی الف بے معلوم نہیں ہے کہ انقلاب کدھر سے شروع ہوتا ہے اور کدھر جاتا ہے۔ دنیا میں جہاں revolutionsآئے ہیں، ان کی قیادتوں نے کس کردار و عمل کا مظاہرہ کیا

ہے، اس کا انہیں فقط پتا نہیں ہے۔ ان دونوں مہربانوں نے پاکستان کے nerve center میں ایسا تماشا لگایا ہے جس سے پاکستان کی جگ ہنسائی ہوئی ہے۔ عمران خان صاحب، طاہر القادری صاحب، شیخ رشید صاحب اور چوہدری صاحبان کو اس ایوان کی تضحیک کرنے کا حق کس نے دیا ہے؟ آپ تنقید کیجیے، opposition کریں اور issues پر سیاست کریں لیکن اگر ضد اور انا پر target کریں گے تو آپ کیا کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر! مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے جو نفرت کی مہم چلائی ہے، عمران خان صاحب اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے جو نفرت کے بیج بوئے ہیں، مدتوں تک ہمیں ان کی فصل کاٹنی پڑے گی۔

ایک وقت تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ میں اختلاف دشمنی تک جا پہنچا تھا لیکن maturity آئی اور وقت نے ثابت کیا اور maturity prevail کر گئی۔ اس ایوان میں آج بھی issues پر اختلاف ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا اور یہ اس ایوان کا حسن ہے لیکن کبھی کسی نے اس طریقے سے بدکلامی نہیں کی۔ باہر سیاست نہیں بدکلامی ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! اس ایوان میں کوئی لاوارث شخص نہیں بیٹھا۔ لوگ ایک لاکھ، سوا لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب ووٹ لے کر آتے ہیں، انہوں نے چھ، چھ elections لڑے ہیں، ہمارے بھی سیکڑوں، ہزاروں supporters ہیں individuals کے بھی اور اگر جماعتوں کو count کریں تو وہ لاکھوں میں ہیں۔ ہم پر pressure ہے کہ آپ کیوں نہیں بولتے اور جواب کیوں نہیں دیتے، کیا آپ لوگوں نے یہ سب کچھ کیا ہوا ہے؟ جناب سپیکر! صرف حکومت نے نہیں، اس پورے ایوان نے صبر اور تحمل کے دامن کو نہیں چھوڑا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایوان ذمہ دار

ہے اور دھرنے کے leaders غیر ذمہ دار ہیں، وہ غلط بیانی کرتے ہیں اور ایک ایک شخص کو target کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، آپ کو ماننا پڑے گا کہ پاکستان میں ڈنڈے سے تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔ اس ملک میں ڈنڈے سے تبدیلی لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پاکستان کسی guerilla war کے نتیجے میں نہیں بنا۔ پاکستان ووٹ کے ذریعے بنا ہے۔ یہاں تبدیلی، انقلاب یا جو بھی change آنا ہے، وہ ووٹ کے ذریعے آئے گا اور اس پر پاکستان میں consensus ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زرداری صاحب کی حکومت سے اختلافات تھے، انہوں نے اپنی term پوری کی اور یہی وجہ ہے کہ آج ایوان مسلم لیگ (ن) کی محبت میں نہیں بلکہ آئین، جمہوریت، قانون اور پارلیمان کے ساتھ ہے۔ کوئی کسی کو support نہیں کر رہا لوگ اصولوں کو support کر رہے ہیں اور principles پر کھڑے ہیں۔ اسی طرح سے میں خان صاحب کو یہ مشورہ ضرور دوں گا کہ ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا کہ آپ politically ضائع ہو جائیں۔ آپ اپنے آپ کو politically destroy کر رہے ہیں۔ یہ dirty politics ہے، یہ politics ہے ہی نہیں۔ لوٹ آئیے، اتنا آگے نہ نکل جائیں کہ آپ پاکستان کی سیاست سے ہی باہر چلے جائیں کیونکہ یہ politics نہیں ہے۔

چینی صدر کا دورہ منسوخ ہوا، میں اور ہر شخص حیران ہے کہ دورہ طے تھا اور اس کی تفصیلات طے تھیں اور موصوف نے کسی anchor کی بھیجی ہوئی چٹ پر کہہ دیا کہ جناب دورہ ہی نہیں تھا اور حکومت جھوٹ بول رہی تھی۔ پھر منہ توڑ جواب ملا جب چین کے Foreign Office نے اس کی وضاحت کر دی۔ پھر کہنے لگے کہ سات فیصد سود پر قرضہ تھا۔ جس پر کل خواجہ آصف

صاحب نے detail میں بتایا۔ آپ کو subject کا پتا ہی نہیں ہے۔ لوگوں کو کہتے ہیں کہ دھاندلی کی ہے، مجھ پر بھی الزام لگاتے ہیں۔ میرے خاندان نے ساری زندگی elections لڑے ہیں۔ جہانگیر بدر صاحب بیٹھے ہیں، ان سے بھی میرا election ہوا، ہمارا محبت کا نہ ٹوٹنے والا رشتہ ہے، ہمارے آپس میں elections ہوئے لیکن کبھی کسی نے یہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمیں پہلی بار ایسے immature نوزائدہ اور نابالغ سیاسی حریف ملے ہیں جنہیں سوائے دھاندلی اور پنجابی میں جیسا کہ کہتے ہیں 'روند مارنے' کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔

جناب! یہ کیسی آزادی ہے؟ خان صاحب کے اپنے صاحبزادگان پاکستان سے باہر اغیار کے ہاتھوں میں زیر تربیت ہیں۔ یہ کیسی آزادی ہے کہ جن کے خلاف تبدیلی آنی چاہیے، وہ سارے عمران خان کے ساتھ ٹرک پر کھڑے ہیں اور 'بنی گالہ' میں پہاڑ کی چوٹی پر تین سو کنال کے گھر میں رہنے والا ایک شخص تبدیلی کی بات کرتا ہے اور اگر کوئی اور رہتا ہو تو اس پر تنقید کرتا ہے۔ کیا یہ double standards نہیں ہیں؟

اور اگر انقلاب آپ کو اتنا عزیز اور آزادی تو آپ کے اپنے بچے کدھر ہیں آپ کے اولادیں لوگوں کے بچوں کو مروانے کے لئے آپ یہاں کیوں لائے ہیں عورتیں بچے ایک کے بچے لاہور میں بیٹھے ہیں اللہ ان کو زندگی دے اور ایک کی اولاد لندن بیٹھی ہے مجھے بتائیے اولاد سے بڑا سرمایہ کوئی ہے دنیا میں۔ عمران خان صاحب آپ کا سرمایہ بھی بیرونی ملک ہے مسقط میں جوآپ نے investment کی تھی شوکت خانم کی اور جوڈوب گئی اس کا آپ جواب دے

سکتے ہیں اگر ہم بات کرنا چاہیں تو لاتعداد باتیں ہیں خود آپ شیشے کے گھر میں بیٹھے ہیں لوگوں پہ پتھر مارتے ہیں وہ کہتے ہیں ناں کہ کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا۔ پتہ تو کریں streets میں آپ کے بارے میں باتیں کیا ہوتی ہیں آپ کہاں غائب ہو جاتے ہیں container سے کیا کرنے جاتے ہیں آپ اور کیا کرکے پھر واپس آتے ہیں اس کی تفصیل میں ہم نہیں جائیں گے لیکن میں بالکل سپیکر صاحب واضح طور پر عرض کرنا چاہتاہوں کردارکشی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اور بعض لوگ میرے بھی ایک دوست یہاں میرے وزیر دوست ہیں انہوں نے مجھے کل کہا جی آپ تقریر نہ کریں میں نے کہا بھئی کیوں نہ کریں انہوں نے کہا وہ مذاکرات میں جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تقریر سخت ہوتی ہے میں نے کہا ہم سارا دن گالیاں سنتے ہیں شام کو آپ مذاکرات میں جاتے ہیں ہم نے تو کبھی تعطل پیدا نہیں کیا۔ ہم گالی نہیں دیں گے ہم گالی نہیں دیں گے ہم الزام ترشی نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہ رہاہوں یہ جو کچھ ہوا ہے یہ نہیں ہے کہ ہم سن نہیں رہے تھے ہم سن رہے تھے ہمیں یہ آہٹ سنائی دے رہی تھی ڈیڑھ دو ماہ پہلے بھی اندازہ تھا کہ یہ ایک plan طے شدہ plan کے تحت چلے گا لیکن ایک یقین سا تھا یقین یہ تھا کہ لوگوں سے ووٹ لینے والا ایک شخص ۷۶ لاکھ ووٹ اتنا بے رحم نہیں ہوگا کہ وہ حکومت سے پنجہ آزمائی کرنے کے شوق میں ریاست کو لے بیٹھے گا یا ریاست کا نقصان کرے گا یا ریاست کو ریاستی مفادات کو وہ damage کرے گا اس کی توقع نہیں تھی یعنی عمران خان صاحب نے جتنا مایوس کیا بطور politician شاید کسی نے نہیں کیا اور

انہیں اندازہ نہیں ہے کہ جن لوگوں نے اس ملک میں تبدیلی کے نام پہ ان کو ووٹ دیا وہ آج ان سے کتنے آزردہ اور کتنے پریشان ہوئے ہیں اس بات پہ۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گا ہماری زبانوں کو سیا جاسکتا ہے ہمیں مصلحت کی زنجیروں میں جکڑا جا سکتا ہے لیکن مورخ کے قلم کو کون روکے گا۔ یہ ایک خان صاحب نےاگلے دن کہا کہ فوج اور پولیس والے میرے دھرنے میں آجائیں یہ کس قانون اور آئین کے تحت کہا ہے کیا پاکستان کی کسی سیاسی جماعت کو یہ اختیار اور حق ہے کہ وہ فوج اور پولیس کو باقاعدہ invite کرے publicly کہ آئیں اور political activities میں شامل ہوں پھر انہوں نے کہا umpire کی انگلی کھڑی ہوگی umpire کی انگلی کیسے کھڑی ہوگی کس کو umpire کہہ رہے ہو کس کو malign کر رہے ہو کسی کو politicize کرنے کی سازش کر رہے ہو کن کا انتظار کرنا چاہتے ہو وہ نہیں آئیں گے کیونکہ پاکستان کے تمام ریاستی ادارے آئین کے نیچے functional ہیں سب کے اندر تبدیلی آئی ہے اگر ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے جو ایک دوسرے سے لڑا کرتے تھے جھگڑتے تھے خراب کرتے تھے ایک دوسرے کو سب میں change آیا ہے تو یہ change ہر طرف آیا ہے پاکستان ۲۰۱۴ کا پاکستان ہے پاکستان نوے کے دہائی کا پاکستان نہیں ہے عمران خان صاحب اور قادری صاحب پاکستان کو پیچھے دھکیلنا چاہتے ہیں پاکستان کو ماضی کی طرف دھکیلنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ جناب سپیکر یہ ایک ہماری عقل دنگ ہے کہ پارلیمنٹ ہاؤس پر قبضہ کرنے کی کوشش آپ کریں اور آپ کو شرم نہ آئے آپ پی ٹی وی کے اوپر قبضہ کریں اور چڑھائی کردیں اور آپ کہیں، پہلے کہیں اعلان کریں مبارک ہو مبارک ہو پھر آپ کی آواز آئے میرے کارکنوں نے اہم مقامات

پر قبضہ کر لیا ہے پھر ایک اور آواز آئی یہ اراکین پارلیمنٹ چلے گئے ہیں اسمبلی میں اب ان شکار کرو۔ اندازہ لگائیے آپ۔ تو State channel پہ قبضہ کریں آپ۔قوت اور ڈنڈے کے ذریعے آپ پارلیمنٹ ہاؤس پہ دھاوا بول دیں آپ اراکین پارلیمنٹ کو hit کرنے کی ترغیب دیں آپ لوگوں کو تشدد پر اکسائیں، کفن، قبروں اور کفن کی باتیں، پھانسیوں کی باتیں، گردنیں دبانے کی باتیں کریں آپ۔آپ cutters کلہاڑے،۔کرینیں ڈنڈے لے کے اور اس میں میخیں ڈال کے آپ دارلحکومت میں لشکر کشی کریں جیسے تین چار سو سال پہلے لوگ قلعے کو گھیر لیا کرتے تھے اور پوری سلطنت کو capture کرتے تھے آپ کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں آپ نے پاکستان کے آئین سے کھلواڑ کیا عمران خان صاحب اور قادری صاحب۔آپ لوگوں کی بات کرتے ہیں اگر یہ ایوان تحمل کا مظاہرہ نہ کرے تو Article-6 کی کارروائی عمران خان صاحب اور قادری صاحب کے against بنتی ہے اور Article-6 کس سے کہتے ہیں۔ جناب سپیکر لوگوں کو کھلم کھلا سول نافرمانی کی ترغیب دی گئی توکیا ہوا پھر۔وہ منہ کی کھانی پڑی اور لوگوں کو کہا گیا ٹیکس نہ دیں۔اور کون کہہ رہا ہے جس نے پورا الیکشن اس بات پہ لڑا کہ لوگ ٹیکس نہیں دیتے۔ دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ لوگ ٹیکس نہیں دیتے اور خود آپ لوگوں کو اکسا رہے ہیں publicly کہ آپ ٹیکس نہ دیں۔

مسٹر سپیکر میں یہ ضرور کہنا چاہتاہوں کہ جس انداز میں یہاں اسلام آباد میں یہ دو دھرنے دیئے گئے ہیں یہ جمہوریت نہیں ہے دنیا کے کسی مہذب ملک میں اس طرح دھرنے نہیں دیئے جاتے یہ دھرنا نہیں ہے دھاوا ہے اس کو درست کیا جائے یہ دھرنا نہیں ہے لشکر کشی ہے یہ دھرنا نہیں ہے گھیراؤ ہے یہ دھرنا

نہیں ہے حملہ ہے یہ دھرنا نہیں ہے یہ assault کیا گیا ہے اور یہ حملہ یہ گھیراؤ یہ دھاوا یہ لشکر کشی اگر حکومت کے خلاف ہوتی تو شاید ہم tolerate کرتے یہ ۷۳ء کے متفقہ آئین کے اوپر attack کیا گیا ہے اور 73 کا یہ Constitution اس پر جو حملہ کیا گیا ہے اس سے کوئی tolerate نہیں کرے گا مسٹر سپیکر عمران خان صاحب کی Core Committee کا اجلاس تھا اچھا ہے ان تک یہ بات جائے ان کے ایک senior member نے کہا کہ یہ جو پیش قدمی کا آپ نے منصوبہ بنا لیا ہے اس سے پاکستان کا آئین مجروح ہوسکتا ہے موصوف نے فرمایا نیا بن جائے گا۔ آج تک آئین پڑھا ہی نہیں ہے معلوم ہی نہیں ہے یہ ہمارے ساتھ ایم این اے تھے جتنا عرصہ وہ رکن قومی اسمبلی رہے ایک بل انہوں نے پیش نہیں کیا، ایک Calling Attention Notice نہیں تھا وہ جانتے ہی نہیں ہیں parliament کارروائی کیا ہے انہیں بالکل معلوم نہیں ہے parliament کارروائی کیا ہے ان کے ساتھیوں نے کہا آگے مت جانا انہوں نے کہا نہیں جاؤں گا اور پھر راولپنڈی کے ایک so called فرزند نے ان کے کان میں کوئی whisper کیا موصوف چل پڑے۔چل پڑے اور میں حیران ہوں کہ کھلم کھلا ان کے بیانات ریکارڈ پر اور آوازیں مبارکیں دے رہے ہیں اکسا رہے ہیں اور اگر ان کے خلاف مقدمہ درج ہو تو چلے جاتے ہیں وزیراعظم پاکستان اور Federal Cabinet کے خلاف مقدمہ درج کروانے۔ مسٹر سپیکر میں جاننا چاہتا ہوں اگر کوئی وزیراعظم ہاؤس پر یا پاکستان ٹیلی وژن پر چڑھائی۔کرے گا کیا اس کو free hand دے دیا جائے کیا یہ پاکستان ایک nuclear State نہیں ہے اٹھارہ کروڑ کا پاکستان آپ نے اس ملک کو دنیا میں تماشا بنا دیا اور پاکستان کو ایک ایسا ملک بنا کے آپ پیش کررہے ہیں دنیا جو ہے وہ انگشت بدندان ہے کہ اس ملک میں کیا ہو رہا ہے چند ہزار لوگ

اور کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ چند ہزار لوگوں کو ریاست سنبھال نہیں سکتی یا خدا نخواستہ ریاست کو کوئی خوف ہے یا ریاست کسی دباؤ کے تحت ہے ایسا کچھ نہیں ہے اس ایوان میں جتنے لوگ موجود ہیں وہ سارے آگ کے دریا جو ان میں سے گزر کے آئے ہیں ایک آگ کا دریا۔نہیں مسٹر سپیکر آگ کے کئی دریا لوگوں نے عبور کیے یہاں کوڑے کھانے والے، پھانسیوں پر جھولنے والے جلاوطنیاں کاٹنے والے چار چار آمریتوں سے لڑنے والے، لوگ اور ان کے اولادیں یہاں پہ موجود ہیں مذاق کرتے ہوئے ہم یہاں تک نہیں پہنچے ہم اب آگ اورخون کے سمندر عبور کرکے یہاں تک آئے ہیں اس لئے ہمیں کوئی دباؤ نہیں ہے الحمد اللہ اور یہ پارلیمنٹ انشاء اللہ sovereignہے لیکن تدبر صبر رواداری حوصلہ ساتھ لے کےچلنا ہم پاکستان کی سیاست میں نفرت میں اضافہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ ملک نفرتوں کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ یہ ملک مزید تلخیوں کا متحمل نہیں ہوسکتا یہ ملک لاشیں اٹھانے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ یہ ملک خون خرابے کا متحمل نہیں ہوسکتا بہت کچھ ہوگیا مسٹر سپیکر میں یہ درخواست کروں گا اور اپیل کروں گا یہ ساری گالیاں جو عمران خان صاحب نے ہم سب کو دی ہیں اور جو جھوٹے الزامات لگائے ہیں اس کے باوجود پھر آپ راہ راست پہ لوٹ آئیے آپ واپس آجائے اس میں آپ کی کوئی شکست نہیں ہے ملک میں دہشت گردی ایک بلا ہے جس کا قوم مقابلہ کر رہی ہے ایک سیلاب کی آفت ہے جو ہمارے سر پہ آگئی ہے ان کو سیاست کی سوجھ رہی ہے مضحکہ خیز بات ہے صبح جا کے سیلاب زدہ گان کی مدد کرو شام کو لوٹ آؤ۔میں نے statement دی کیا آپ کے کارکنوں کو پر لگے ہوئے ہیں اڑ کے جائیں گے اور واپس آجائیں گے اس طرح کا سنگین مذاق ان لوگوں کے ساتھ نہ کیجئے جن کے گھر سیلابی پانی میں ڈوب گئے ہیں مال مویشی ڈوب گیا ہے آپ کی ذمہ داری ہے آپ نے لوگوں

سے ووٹ لیے ہیں کہ آپ جائیں اور جا کے لوگوں کو serve کریں اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اختلاف اپنی جگہ بلا کے منتظم ہیں ان کی اس تنظیم کو ان کی organization کو اگر flood relief کا کام کریں تو ان کا قد بڑھے گا اس سے، اس سے لوگ کہیں گے کہ انہوں نے کوئی constructive کام کیا ہے اور جو damage انہوں نے اپنے آپ کو کر لیا ہے وہ damage control ہوگا اور جو damageانہوں نے اپنے آپ کو کر لیا ہے وہ damage control ہو گا۔ جناب سپیکر! مجھے بتائیے کہ یہاں صوبہ خیبر پختونخواہ کے وزیر اعلیٰ سوا ماہ سے دھرنا جیل میں بند ہیں پوری کیبنٹ کے ساتھ اورہم بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ جناب صوبہ خیبر پختونخواہ کے وزیر اعلیٰ اور ان کی کابینہ کو رہا کر دیجئے۔ انہیں اپنے صوبےمیں جانے دیجئے۔ وہ وہاں پہ جائیں اور جا کے اپنے صوبے کو چلائیں اور وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ نہیں میں پارٹ ٹائم چیف منسٹر ہوں۔ صبح کے ٹائم پہ سرکاری کام کرتا ہوں یہیں بیٹھ کے اسلام آباد میں اور اس کے بعد شام کو میں دھرنےمیں جاتا ہوں۔ اس طرح حکومتیں نہیں چلتیں۔ آج بھی عمران خان صاحب کے لئے مشورہ یہی ہے کہ ان کی ایک صوبےمیں حکومت ہے، جیسے بھی بنی ہے، ورنہ بلور صاحب کی کل کی statement بہت کافی ہے کہ خان صاحب دوسروں کےحلقے کھلوانے کا شوق ہے، ذرا NA-1 کھلوا لو تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا کہ by-election کے اندر اکاسی ہزار ووٹ کدھر غائب ہو گیا ہے، کدھر غائب ہو گیا ہے۔ لیکن ہم اس طرف نہیں جانا چاہتے اور میں مسٹر سپیکر! یہ بھی کہوں گا، کیونکہ یہ بات ریکارڈ پر رہے کہ جب چار حلقوں کی بات ہوتی تھی، بعض لوگ بہت کہتے ہیں کہ چار حلقے کھول دیتے، ہم آن دی ریکارڈ ہیں ہم نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ یہ چار حلقوں کا قصہ نہیں ہے، پیٹ میں درد دوسرا ہے۔ یہ چار حلقوں کو

بنیاد بنانا چاہتے ہیں۔ چار حلقوں کا کوئی قصہ نہیں ہے۔ چار حلقے اگر عمران خان بھی جیت جاتے تو کیا وہ تو قائد حزب اختلاف بھی نہیں بن سکتے تھے۔ پھر بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی نمبر پوزیشن ان سے اوپر ہے۔ چار حلقوں کا قصہ نہیں ہے، قصہ یہ ہے کہ ایک تو انا ہے اور انا پاکستان سے بڑی ہے۔ پاکستان عمران خان صاحب کی انا کے آگے چھوٹا پڑ گیا ہے، کیا کیا جائے۔ ایک آدمی کی انا اتنی بڑی ہے کہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ ایک آدمی فرد واحد کی ضد ہے۔ تو بھائی مطلق العنانیت کو تو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے تو ڈکٹیٹرز کی مطلق العنانیت کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم آپ کی مطلق العنانیت کو کیسے مانیں اور مسلسل جھوٹ، مسلسل الزام، میرے بار ے میں کہا گیا کہ میں نے ٹھپے اپنے گھر میں لگائے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں کتنا بیوقوف لگتا ہوں۔ اگر خدانخواستہ ٹھپے ہی لگانے ہیں تو اور کوئی گھر نہیں ملا تھا۔ یہ عمران خان صاحب کی اپنی زبان سے ادا کردہ الفاظ ہیں۔

مسٹر سپیکر! میری constituency میں ایک پرابلم ان کو ہے کہ بنگلے والے کا اور غریب آدمی کا ووٹ برابر کیوں ہے۔ تو آپ الٹے بھی لٹک جائیں لیکن one man, one vote کا اصول یہاں کارفرما رہے گا۔ جس constituency کو میں represent کرتا ہوں وہاں مہنگے ترین ایریاز بھی ہیں اور slums بھی ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ سب سے مہنگے علاقے سے میں ہارا ہوں۔ مگر کچی آبادیاں اور بستیوں نے ہمیں جتایا ہے۔ ہماری majority ہے۔ عمران خان ان کی majority نہیں ہے، ہماری majority ہے اور اس majority کو ہم minority میں تبدیل نہیں ہونے دیں گے اور کون کہتا ہے election reforms کی آپ بات کرتے ہیں۔ پاکستان کو اور پاکستان میں جمہوریت کو توانا

کرنے کے لئے اس کی جڑوں کی ہم نے اپنے خون سے آبیاری کی ہے۔ ساری ساری زندگی لگ گئی ہم لوگوں کی، ہمارے جسم سیاہ کئے گئے، ہماری روحوں پر زخم لگائے گئے، ہمارے کاروبار تباہ کئے گئے۔ کوئی مخالف بھی اٹھ کے نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے ٹکے کی کرپشن کی ہے۔آپ خیبر پختونخواہ میں بتائیے کہ آپ نے کیا کیا، کیا governance کا لیول ہے آپ کا،آپ ایک فلائی اوور قلعہ بالا حصار کے سامنے مکمل نہیں کر سکے۔ پولیو کا وہ گڑھ بن گیا ہے بدقسمتی سے، پورے ملک میں پولیو پھیل رہا ہے۔ دنیا میں پاکستانیوں کے سفر پر ان کی bad governance کی وجہ سے پابندیاں لگ رہی ہیں۔آپ کی ڈیرہ اسماعیل خان کی جیل ٹوٹتی ہے،آپ کا وزیر اعلیٰ تو استعفیٰ نہیں دیتا۔ اور میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ناکام حکمران کی چیخیں ہیں جو آپ باہر سن رہے ہیں۔ ناکام حکمران، آپ اس حکمرانی کو کیسے deny کر سکتے ہیں۔آپ نے سولہ مہینے ایک صوبے کی حکمرانی کی ہے۔ابھی تک اس کے حکمران ہیں اور اس نظام کو جعلی کہتے ہیں آپ اور اس جعلی نظام کا حصہ بھی ہیں۔ میں کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن جناب سپیکر! یہ اس ایوان کا صبر ہے کہ ان کے استعفے کو منظور نہیں کیا گیا۔ ہم سب آپ کو آ کے کو درخواست کرتےہیں کہ استعفوں منظور نہ کریں اور دل انکا بھی نہیں چاہتا ہے کہ جنہوں نے استعفے دے دئے ہیں۔ صرف عمران خان صاحب چاہتے ہیں کہ یہ استعفے دے دیں۔ ہم نہیں چاہتے اور ہم کیوں نہیں چاہتے۔اس لئے جناب سپیکر! ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ streets میں رہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو ایوان میں موجود نہیں ہیں وہ بھی ایوان میں آئیں۔ اختلاف کی بات، جھگڑے کی بات، تنازعے کی بات طے کرنے کا سب سے اعلیٰ ایوان قومی اسمبلی اور سینیٹ ہے۔ ہم تو ان کو بھی یہاں لانا چاہتے ہیں جو نہیں آ سکے۔ تو جو یہاں موجود ہیں، ہم کبھی نہیں چاہیں گے کہ وہ اس ایوان سے جدا ہوں۔ لیکن انہیں سوچنا

ضرور چاہیئے کہ جب وہ یہاں لوٹیں گے تو کس ظرف کے ساتھ، کس رویئے کے ساتھ، کس سوچ کے ساتھ، ان سب کو کیسے face کریں گے۔آپ نے ہمیں چور بنا دیا، لٹیرا بنا دیا، قاتل بنا دیا، دہشت گرد بنا دیا۔اس ایوان میں وہ لوگ موجود ہیں جن کے اپنے گھر نہیں ہیں۔ میں جانتا ہوں ان لوگوں کو، ہمارے وزراء میں وہ لوگ موجود ہیں۔ یہا ں وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے ساری زندگی رزق حلال کمایا ہے، ہر پارٹی میں موجود ہیں۔ اچھے برے ہر جگہ موجودہیں۔آپ ایک گالی نکالتے ہیں اور پورے ایوان کو آپ فارغ کرنے کی بات کرتے ہیں۔ تو مسٹر سپیکر! میں یہ opportunity اس لئے لینا چاہتا تھا کہ بہت کچھ کہاگیا ہے اس ایوان کے بارے میں، یہ افراد کے بارے میں in fact نہیں ہے۔ یہ collectively اس نظام پر حملہ ہے، یہ پاکستان کے جمہور پر حملہ ہے۔ ساڑھے کروڑ ووٹوں سے معرض وجود میں آنے والی اس اسمبلی پر اٹیک ہے۔اس سارے جمہوری اور سیاسی نظام پر حملہ ہے اور یہ پہلا حملہ نہیں ہے۔حملے اس کے بعد بھی ہوں گے۔ ہمیں پتہ ہے کہ حملے ہوں گے اور ہمیں ان کا دفاع کرنا آتا ہے۔اور پہلی بار دفاع نہیں کر رہے ہیں اور ہم نے اس ملک میں سب نے مل کے اپنی اپنی جگہ پاکستان میں جمہوریت کو defend کیا ہے۔ جمہوریت کا سبق ہم fast bowler سے نہیں پڑھ سکتے fast bowlerکو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہ fast bowler رہے گا یا politician بنے گا۔ سیاست دان fast bowler نہیں ہوتے، سیاست دان، سیاست دان ہوتے ہیں۔آپ ایک fast bowler ہیں خود مان چکے ہیں، پھر اپنا کام کریں۔ قوم کو خراب نہ کریں، قوم کو آزادی کے نام پہ دھوکہ نہ دیں۔ یہ آزادی ہے۔آپ نے پاکستان کے کلچر کو pollute کیا ہے۔آپ نے پاکستان میں بےحیائی کے کلچر کو فروغ دیا ہے۔آپ باہر کیا کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کا کلچر نہیں ہے۔ ہم اس کلچر کو تسلیم نہیں

کرتے۔ ہمارا اپنا کلچر پاکستان کا ہے۔ ان کا حال یہ ہے جناب سپیکر! میں آپ کو سناؤں اور میں یہ بات غلط نہیں کہہ رہا کہ خیبر پختونخواہ کے عمائدین کا ایک وفد خان صاحب کو ملنے کے لئے بنی گالہ چلا گیا۔وہ PTI join کرنا چاہتےتھے۔ ایک سیٹ خالی تھی۔ تو وہاں اس وفد میں ایک صاحب تھے ان کا blood pressure low ہو گیا، انہوں نے کہا کہ کوئی میٹھی چیز منگوا دیں، خان صاحب نے ان کو گڑ منگوا دیا، وہ گڑ انہوں نے کھا لیا ایک ڈھیلہ تو ان کا BP level ٹھیک ہو گیا۔ ایک سیٹ بھی خالی تھی۔ اتنی دیر میں کمرے میں شیرو آ گیا۔شیرو نے ادھر ادھر دیکھا اور چھلانگ لگا کے وہ صوفے پہ بیٹھ گیا۔ اب وہ خیبر پختونخواہ کے باعزت لوگ، انہوں نے پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں، آنریبل لوگ، قبائلی عمائدین، انہوں نے کبھی کسی کتے کو برابر بیٹھتے دیکھا ہی نہیں تھا۔ حیران و پریشان کہ اس گھر میں کتا، آدمیوں اور انسانوں کے برابر کرسی پہ بٹھایا جاتا ہے۔ بہرحال برداشت کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد شیرو کی نظر پڑ گئی اس گڑ کی پلیٹ پر، وہ لپکا اور ایک ڈھیلا منہ میں ڈالا اور خان صاحب کے پاس چلا گیا اور خان صاحب نے اس کا ماتھا چوما، منہ چوما، پیار کیا کیوں کہ وہ روز یہ کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایشو نہیں ہے۔ اور اس کے بعد یہ ہوا کہ وہ صاحب باہر نکلے اور انہوں نے ہاتھ جوڑ دئے اور کانوں کو ہاتھ لگایا کہ شکر ہے مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ یہ شخص اس قابل نہیں ہے کہ پاکستانیوں کی قیادت کرے۔ تو کتنے پالنے والا یہ جو کلچر ہے اور کتوں کے منہ چومنے والا کلچر، یہ اس کلچر کو represent کرتے ہیں اور اس کلچر کا حامی اور علمبردار باہر ڈینگیں مارتا ہے۔

میں حیران ہوں کہ کس لب و لہجےمیں بات کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے اور مجھے شک ہے کہ پڑھے آکسفورڈ سے ہیں، مگر مولاجٹ فلم جو تھی وہ انہوں نے

دیکھی ہوئی ہے اور اس کے اثرات خان صاحب پر ابھی تک بڑے گھرے ہیں اور گھرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ تو میں خان صاحب کو اور قادری صاحب کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ ازراہ کرم ہمارے لئے نہیں تو سیلاب زدگان کی مدد کے لئے کمر بستہ ہوں۔ ان کے دھرنوں کے شو فلاپ ہو گئے۔ پوری فلم فلاپ ہو گئی ہے۔ وہ مزید پاکستانی قوم کا وقت ضائع نہ کریں۔ کئی سو ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ روپیہ جو بڑی مشکل سے ڈار صاحب نے effort کی تھی اور اس کی قیمت بڑھی تھی، اس کی قدر کو نقصان ہو رہا ہے۔ پاکستان کی اکانومی کو نقصان ہو رہا ہے، پاکستان کے ادارے functional نہیں ہو رہے اور پوری قوم ایک ہیجان میں مبتلا ہے۔ چار پانچ ہزار لوگوں نے پوری قوم کو ہیجان میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ میں آخر میں یہ بھی کہوں گا کہ جب یہ Joint Session conclude کیا جائے تو اس وقت یہ ایوان ضرور رہنمائی کرے کہ ان دھرنے والوں سے کب تک مذاکرات کرنے ہیں، کیا کرنا ہے اور کیسے اس ڈرامے کو بالخیر اختتام تک پہنچانا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر : جی اسحاق ڈار صاحب۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی صابر بلوچ صاحب کا مائیک کھولیں۔

FATEH PRAYER

سینیٹر صابر علی بلوچ : مسٹر سپیکر! بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک سینیٹر لیاقت بنگلزئی صاحب انتقال فرما چکے ہیں اور ان کا مولانا صاحب کی جمعیت العلمائے اسلام سے تعلق ہے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب سپیکر : مولانا صاحب مہربانی کر کے دعا کرا دیں۔
(فاتحہ خوانی کرائی گئی)

جناب سپیکر: سینیٹر اسحٰق ڈار صاحب۔ حاجی عدیل صاحب۔

سینٹر حاجی محمد عدیل: کے پی کے نام کا کوئی صوبہ اس ملک میں نہیں ہے۔ سینیٹ کے چیئر مین نے بار بار یہ رولنگ دی ہے کہ آپ خیبر پختونخواہ کہا کریں۔ آپ سے بھی استدعا ہے اور ہمارے خیبر پختونخواہ وزراء بھی کہتے ہیں۔ انہیں شاید یہ بھی علم نہیں ہے کہ پختونخواہ ایک لفظ ہے۔ وہ دو لفظوں پہ مشتمل نہیں ہے۔ ہمارے آئین میں بھی کے پی کے کا ذکر نہیں ہے۔ آپ مہربانی کیجئے۔ ہم نے بڑی مشکل سے یہ نام حاصل کیا ہے اور ساٹھ سال کی effortکے بعد یہ نام ملا ہے۔ ہمارا نام اگر آپ پورا نہ لیں گے تو آپ کے اور ہمارے درمیان دوستی کے رشتے بڑے مستحکم نہ ہوں گے۔ شکریہ جی۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

وزیر برائے خزانہ(جناب محمد اسحٰق ڈار): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ آج لیڈر آف دی آپوزیشن، لیڈر آف دی ہاؤس اور پارلیمنٹ میں تمام جماعتوں کے سربراہان کی میٹنگ تھی review کرنے کے لئے کہ جو دو دھرنے ہیں اور ان کی ٹیمز کے ساتھ جو مذکرات اب تک ہوئے ہیں اس میں یہ فیصلہ

کیا گیا ہے کہ میں پورے ہاؤس کو اعتما د میں لوں اور بڑے مختصر انداز میں ذرا وضاحت کر دوں کہ ہم آج کدھر کھڑے ہیں۔سب سےپہلے تو یہ ہے کہ جہاں تک پاکستان تحریک انصاف کا تعلق ہے' آپ کو یاد ہو گا کہ ان کی six demands تھیں اور ہم نے پانچ بلکہ ساڑھے پانچ ڈیمانڈز کو accept کر لیا۔ یہ باتیں آتی رہیں لیکن پچھلے چند دنوں میں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو حکومت نے پانچ demands accept کی تھیں اس پہ بھی وہ back out کر گئے ہیں جو کہ حقیقت نہیں ہے۔ درجنوں میٹنگز ہو چکی ہیں اور formal یعنی لکھت پڑھت کے ساتھ جو میٹنگز شروع ہوئیں۔جو پاکستان تحریک انصاف نے پہلا ڈرافٹ دیا،و ہ انہوں نے تیس اگست کو اپنی ڈیمانڈز کا written دیا جس میں وہ تمام چیزیں جو کہ چھ میں سے ایک کو تو پارلیمنٹ نے بھی declare کیا بلکہ اگر آپ کو یاد ہو پارلیمنٹ سے بھی پہلے 'ابھی وہ آئے بھی نہیں تھے۔ان کی اکانومی کے اوپر انہوں نے ایک white paper کیا تھا، حکومت کی طرف سے میں نے اس کا reminder دیا، سب جھوٹ کا پلندا تھا۔اس کا نام بھی یہ تھا rejoinder to PTI white paper a pack of lies الحمد للہ پھر اس کا ہمیں کوئی کاؤنٹر جواب نہیں آیا کیو ں کہ ساری چیزیں حقیقت تھیں۔

اس وقت ایک سوال کیا گیا کہ جو چودہ اگست کو آنے کا announce ہے تو ان کی ڈیمانڈ ہے کہ وزیر اعظم استعفیٰ دیں۔مجھے اچھی طرح یاد ہےا ور اگلے دن رپورٹ بھی ہوا۔میں نے کہا جی out of question تو اگلے دن کچھ اخباروں نے یہ لکھا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کچھ نے لکھا کہ minus one rejected یہ بات ہوئی۔ یہ نہ صرف ہماری پارٹی بلکہ پوری پارلیمنٹ

متحد ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتااور یہ ایک elected parliamentہے اور اس طرح تو مستقبل میں کوئی بھی چند ہزار لوگ لا کے کہیں کہ وزیر اعظم استعفیٰ دیں، یہ تو بڑی غیر آئینی اور غیر قانونی بات تھی۔

جو ہماری پہلی میٹنگ ہو ئی،جب انہوں نے formal proposal دیا تو مجھے پارٹی کی قیادت اور پارلیمانی لیڈر کے کہنے پر مجھے بھی اس میں ڈالا گیا تو پہلی میٹنگ میں جب تیس اگست کا ان کا proposal آیا اور ہم نے چار ستمبر کو اس کا ایک جواب تیار کیا اور وزیر اعظم پوری پارلیمان کی لیڈرز شپ کو اعتماد میں لے کےساتھ چلتے ہیں اور اس میں یہ اس کو explain کیا گیا کہ ان کا تیس اگست کا یہ ہے اور ہمارا proposed جواب یہ ہے۔ تو تمام جماعتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ ان کو دے دیا جائےاور ہم نے ان کو ' وہ جو two columnar تھا کہ ان کا کیا اور ہمارا کیا ہے ' ہم نے ان کو handover کیا اور handover کرنے کے بعد جو ہماری پہلی میٹنگ ہوئی تومیں نے ان سے پوچھا کہ ہمیں یہ بتا دیں کہ اگر تو آپ کا چھٹا پوائنٹ ' ہمارا non-negotiable ہے ' یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا فیصلہ ہے،یہ پوری پارلیمنٹ کا فیصلہ ہے کہ کسی صورت میں وزیر اعظم پاکستان استعفیٰ نہیں دیں گے۔اگر آپ اس چیز میں inflexible ہیں تو ہم نے کہا کہ پھر بات کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ تو ان کی ٹیم نے کہا کہ آپ بات کریں۔ باقی چیزوں پہ بات کریں، باقی چیزوں کا حل نکالیں اور ہم نے بڑے خلوص نیت کےساتھ ' کیوں کہ حکومت کا پہلے دن سے یہ ایک stance رہا ہے اور پوری پارٹیز کا stance رہا ہے بلکہ یہ تو لاہور سے نکلتے ہی stance ہو گیا تھا کہ

peaceful negotiations کے ذریعے سے اس معاملے کو حل کیا جائے ورنہ سٹیٹ کے پاس اپنی فورس ہوتی ہے۔ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے ' فورس تو چھوڑیں۔

ایک ملک کے دارلخلافے کو hostage نہیں بنایا جا سکتا۔آج پاکستان اچھا خاصا نقصان برداشت کر چکا ہے۔ تینHeads of States نے پاکستان آتے آتے اپنے دورےcancel کئے ہیں۔ آئی ایف سی کا Executive Vice President آرہا تھا، جو three gorgeous کانیا منصوبہ ہے جو پاکستان کے hydro projects کو کرے گا،اس نے کل رات کو اپنا دورہ کینسل کیا ہے۔ اب Asian Development Bank کے صدر کا دورہ intact ہے اور اللہ کرے intact رہے۔ یہ جو ملک کی معیشت کو نقصان ہو رہےہیں میں اس تفصیل میں نہیں جاتا۔مجھے حکم ہے کہ میںdialogue کے بارے میں briefly عرض کروں۔

مطلب میں نے تو اس کو یہی لیا کہ they are flexible اس بات سے ہم نے آگے بات چیت شروع کی۔ یہ جو پانچ پوائنٹس ہیں۔تین وہ پوائنٹس ہیں جو futuristic ہیں۔جس میں سب مانتے ہیں کہ election reforms کی ضرورت ہے، سب مانتے ہیں laws change ہونے والےہیں۔اگر یہ نہ مانتے ہوتے تو ہم اپوزیشن میں تھے۔ پچھلے سال سینیٹ اور نیشنل اسمبلی میں ساری exercises ہوئیں اس میں ہم involve تھے۔ہم نے تو ا س کی رپورٹ بھی تیار کی کہ یہ یہ چیزیں ہونے والی ہیں۔ہم نے کوشش کی ہے جاتے جاتے ' اسمبلی کے ختم ہونے سے پہلے اس کوایک legal cover دے دیں لیکن

نہیں دیا جاسکتا it is never too late بدر صاحب سر ہلا رہےہیں ' ہم دونوں اس میں تھے۔

مطلب یہ ہے پاکستان مسلم لیگ(ن) نے کبھی اس کو ' everybody was united کہ جی reforms ہونی چاہییں اور اس کا ہر ایک کو پتہ ہے۔ اس وقت ٹائم کم تھا۔ہر لیگل چیز کو دیکھا گیا لیکن latest technology اس وقت ٹائم نہیں تھا اس کو سٹڈی کر کے اس کو بھی ڈالتے۔آج چونکہ ٹائم ہے on our side تو ان کے تین futuristic ہیں،قوانین کو merge کرنا، قوانین میں تبدیلی کرنا، بیچ میں technology کو لانا، ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اگر legal changes یا ایک unified lawہو ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ کہتےہیں کہ as a consequence ہمارا تجربہ caretaker کے ساتھ ہے ا س کو تبدیل کرنا ہے،ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے ' وہ کہتےہیں کہ آئین میں اگر تبدیلی کی ضرورت ہو تو ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے' اگر electoral reforms committee recommendations دیتی ہے اور parliament approve کرتی ہے تو آئین میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے بارے میں changesمیں ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ ان کی ساری futuristic تھیں ' تین out of six demands جو کہ ہم نے accept کیں اور Electoral Reforms Committee نے کام شروع کیا ہوا ہے۔انہوں نے اس میں دو چیزیں addکیں اپنے day one کے بعد۔انہوں نے کہا کہ اس میں ایک expert group کو بھی شامل کر لیا جائے۔ہم نے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کمیٹی کا حصہ تو نہیں ہو سکتا لیکن کوئی بات

نہیں ہم as an expert group ان کو associate کر دیتے ہیں۔ہم نے اس کو بھی مانا ہے اور وہ بھی چیز مان لی۔پھر انہوں نے کہا کہ پارلیمانی کمیٹی اپنا کام تیز کرے۔پھر obviously ہم resist نہیں کر سکے۔ہم نے اس کا جواب لکھا کہ آپ کے دھرنے نے کام رکوایا ہوا ہے۔ایک ہفتہ جو سیکرٹریٹ بند رہا ہے، الیکشن کمیشن آف پاکستان بند رہاہے۔پچھلے Tuesday کو ہم نے Election Reforms Committee کی میٹنگ رکھی تھی۔ہمیں اس میٹنگ کو postpone اس لئے کرنا پڑا کہ وہ ریکارڈ لا کے PCSIR اپنی، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی منسٹری کمیٹی کو briefing نہیں دے سکی۔ویسے میں lighter note میں بتا دوں کہ ویسے انہوں نے مجھے یہ informally request کیا ہے کہ ابھی کمیٹی کی میٹنگ آگے ہی لے جائیں تو اچھا ہے تاکہ ہم لوگ بھی شامل ہو جائیں۔

تو بات یہ ہےکہ جو ان کی تینElectoral Reforms Committee کے بارےمیں چیزیں تھیں اس پہ committee already کام کر رہی ہے اور وہ futuristic ہے اور بڑی اچھی بات ہے اور انشاءاللہ جو بھی تیاری ہوگی، جو فیصلہ رپورٹ ہوگی وہ پارلیمنٹ میں آئے گی،اس پہ عملدرآمد ہو گا اور انشاءاللہ ہونا چاہیے۔ ان کی جو دوسری دو ڈیمانڈز ہیں وہ ان کی جو دوسری دو ڈیمانڈز ہیں وہ بنیادی طور پر جوڈیشل کمیشنز کے حوالے سے تھیں اور اس میں ان کی دس ڈیمانڈز تھیں اور دس میں سے ہم نے آٹھ ڈیمانڈز مان لیں۔جو دو ڈیمانڈز ہیں اس میں ہماری،میں briefly بتا رہا ہوں،وہ چاہتے تھے کہ ایک ایکٹ آف پارلیمنٹ ہو،مطلب کہ جلدی سے جلدی یہ ہاؤس بھی پاس کرے اور سینیٹ بھی پاس کرے۔ہم نے کہا کہ یہ آرڈیننس ہو سکتا ہے،مسئلہ نہیں ہے،اگر نیت

ٹھیک ہے، کیونکہ وزیراعظم پاکستان nation کو اپنے address میں کہہ چکے ہیں، اس فلور پر کہہ چکے ہیں، لیڈرز کی میٹنگز میں کہہ چکے ہیں کہ اگر کوئی ثابت کر دے کہ massive rigging ہوئی ہے، systematic rigging ہوئی ہے، کسی پارٹی کو یا پی ایم ایل (این) کو benefit کرنے کے لیے ہوئی ہے تو ہمارا حکومت کرنے کا کوئی اخلاقی اور قانونی جواز ہی نہیں رہتا۔ ان کا جو چھٹا مطالبہ ہے وہ اس سے linked ہے اور اس لیے ہم ساڑھے پانچ مطالبے کہتے ہیں۔ خدانخواستہ کیونکہ میں sure ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہمارے ہاتھ clean ہیں، خدانخواستہ اگر یہ ثابت ہوتا ہے تو پھر نہ صرف وزیراعظم بلکہ پوری حکومت جاتی ہے۔ ان کا جو ہدف ہے اور جہاں پر ہم آکر stuck ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ہاؤس کو بتانا ضروری ہے۔ چودہ صفحے کا ان کا proposal تھا، ایک ایک چیز پر اتفاق ہو چکا ہے، دو چیزیں رہ گئی ہیں اور اب اس میں ان کی intentions اور mind آپ کے سامنے ہونا چاہیے۔

ایک یہ ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ summary procedure کے تحت اس trial کو یا اس کمیشن کا جو investigative process ہے وہ کیا جائے۔ آپ 272 elected لوگ plus reserve seats ہیں، آپ ان کا فیصلہ صرف تیس حلقوں کے basis پر کریں جو کہ پی ٹی آئی ان کو دے۔ تو ہم نے اس پر بھرپور مزاحمت کی ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا میں جب sampling ہوتی ہے، یا تو وہ کمپیوٹر کے ذریعے ہوتی ہے اور اگر اس میں خرابیاں آتی ہیں تو اور بڑا sample ہوتا ہے، دنیا میں international accounting standard موجود ہیں sampling کے اوپر، جو کہ پوری دنیا کئی سالوں سے follow کرتی ہے۔ تو یہ جو ان کا ہے کہ summary تو یہ

ہمیں acceptable نہیں ہیں۔ہم نے eventually اس پوائنٹ پر بھی ان کو agree کرا لیا کہ such procedures including summary procedures as the Judicial Commission may deem fit، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ایک reasonable counter proposal تھا جو کہ eventually ہم نے، وہ کہتے ہیں کہ مان لیں گے اور اس پر بات کر لیں گے، لیکن آپ پہلے ہمارا terms of reference اور scope of work کی بات کریں۔میرے حساب سے صرف ایک point pending ہے اور دوسرے points پر mentally reconcile ہو چکے ہیں اور ہماری reasoning ہیں اور انہوں نے اپنے ڈرافٹ میں procedure including کا accept کر لیا ہے کہ as the Judicial Commission deem fit،آخری میٹنگ میں ہم بڑی مشکل سے اس کے اوپر آئے ہیں۔

اب آپ TOR پر آجائیں، TOR میں main scope of work،ان کا مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے بڑا لمبا چوڑا جو تیس اگست کا تھا،اس سے کرتے کرتے اس سے وہ major deviation میں نہیں جانا چاہتے اور ہدف کیا ہے کہ اس میں ایک selective number of constituencies sample دیکھیں اور اس میں اگر irregularities ہوں اور اس کی بنیاد کے اوپر جوڈیشل کمیشن فیصلہ کر دیں۔وہ تو یہاں تک insist کرتے رہے کہ composition میں لکھیں کہ چیف جسٹس ہیڈ کرے گا۔کبھی بھی جوڈیشل کمیشن کو کوئی بھی حکومت وقت direct Supreme Court کو نہیں کرتی کہ اس کو کون ہیڈ کرے گا۔eventually ہم نے اس پر اتفاق کر لیا کہ agreements میں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ دونوں parties will be pleased if Chief Justice

of Pakistan would head this Commission but you cannot direct Supreme Court کہ آپ حکم نامہ نہیں جاری کر سکتے this is the norm of the legal work۔اس پر انہوں نے دو صفحے کا تیار کیا جس طرح میں نے کہا ہے اور اس پر انہوں نے virtually جیسے ایک حلقے کی complaint ہوتی ہے اور اس کے اوپر ایک ایک چیز کہ یہ بیلٹ باکس یہ چیک کریں گے،فلاں چیز یہ چیک کریں گے،فلاں چیز یہ چیک کریں،virtually جیسے کہ کوئی سیشن جج اس کمیشن کے ممبر ہوں گے۔اب ہم بات کر رہے ہیں سپریم کورٹ کے ججز کی، بات کر رہے ہیں سپریم کورٹ کے وہ ججز جو Election Tribunal کا process مکمل ہونے کے بعد اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل سنتے ہیں،they know the system اب اگر آپ کی نیت صاف ہے اور خلوص نیت ہے،ہم نے اس کا macro یا overall terms of reference بنایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ جو مرضی means اختیار کریں،جو مرضی roadmap بنائیں،آپ نے establish کر کے یہ رپورٹ دینی ہے کہ آیا 2013 کا جنرل الیکشن massively rig تھا اورsystematic تھا اور کسی کی favour کے لیے تھا۔ یہ ان کا TOR ہے اور کوئی sensible approach کرنے والے لوگ ہیں وہ اس کو accept کریں گے۔

آج صبح جو ہماری میٹنگ ہوئی ہے ہم نے اس کا counter بنایا ہے، آج کی صبح میٹنگ میں وزیراعظم اور تمام پارلیمنٹ کی جتنی جماعتیں ہیں اور ان کے ہیڈز کی مٹینگ تھی اس میں اس کو explain کیا گیا ہے اور جو میٹنگ ہوئی ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہ last version ان کو دے دیں۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ یہ جو دو صفحے کا TOR ہے by quote,

ڈائیلاگ میں یہ بات تو نہیں ہوتی کہ اگر unquote, take it or leave it آپ اپنی مرضی کا TOR بناتے ہیں اور اس کو آپ limit کر دیتے ہیں، original میں تو یہ لکھا تھا کہ تیس سے زیادہ constituencies نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا کہ 242 کا کیا قصور ہے، ہم نے کہا کہ 272 ڈائریکٹ الیکشن ہوئے ہیں نیشنل اسمبلی کے جنرل الیکشن میں، آپ تیس کو کہتے ہیں کہ not more than thirty اور اس کی بنیاد پر آپ کے ارادے پوری پارلیمنٹ کو قتل کرنے کے ہیں اور وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے کچھ نہیں ہو گا، انشاء اللہ تعالیٰ نیت صاف ہے، ہماری طرف سے اس میں کوئی mala fide نہیں ہے اور ہمارے ہاتھ clean ہیں، انشاء اللہ آخر میں شکست ان کا مقدر ہے۔ لیکن ہم نے چیلنج کے طور پر، کیونکہ انہوں نے قوم کو اتنا confuse کر دیا ہے کہ ہم نے چیلنج کے طور پر accept کیا اور پرائم منسٹر نے اور دوسری جماعتوں نے مل کر اس کو accept کر لیا کہ ٹھیک ہے اس کو چیک کرا لیتے ہیں۔ میں repeat نہیں کرنا چاہتا کہ وہ کہتے ہیں کہ چار سو چالیس چور ہیں اور ان کی language unfortunately بہت ہی unreasonable ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو process ہے اس پر تیس اگست کو انہوں نے دیا تھا میں اس کی بھی تفصیل briefly بتا دیتا ہوں۔ چار ستمبر کو جو counter proposal بنے اور تمام لیڈران نے اس کو approve کیا اور ہم نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر ہمیں پانچ ستمبر کو اپنی version تیسری دی، یعنی ان کی second لیکن تیسرا formal exchange اس کے بعد سات تاریخ کو ہم نے اس کے اوپر اپنی چوتھی version دی اور ہماری Saturday کو میٹنگ ہوئی اور تمام پارلیمانی ہیڈز ہیں اور پولیٹیکل پارٹی کے لیڈر صاحبان بیٹھے ہیں ان کو ساتھ ساتھ ساری چیزیں parallel اور ان کے virtually prior

consultation کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ تا کہ پارلیمنٹ کی جتنی بھی جماعتیں ہیں وہ on board ہوں اور ہفتے کو ان کی جو last ہمیں ملی ہے تو ہم نے ہفتہ،اتوار اور سوموار کو میٹنگ کی ہے اس کی بھی ساری سمری ہے۔

جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ تمام چیزیں settle ہو چکی ہیں، صرف ایک یہ ہے کہ جو summary procedure تھا اس کو ہم نے نہیں مانا اور انہوں نے اس پر surrender کر دیا۔لیکن main چیز ہے کہ ابھی تک وہ scope of work کو اس طرح articulate کر رہے ہیں کہ جو totally انتہائی نامناسب اور virtually ایک shortcut اختیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک چھوٹا سا sample اٹھائیں، بھئی 242 نیشنل اسمبلی کے معزز اراکین ہیں تو ان کو آپ کیسے اس تیس sample کے اوپر کر سکتے ہیں۔تو یہ اس وقت کا status ہے اور ہم بالکل absolutely clear ہیں اور آج ہم نے propose کی ہے اور دوبارہ counter propose کی ہے TORتو اس کا آج approval ملا ہے اور ان کو بھیج دیں گے۔جہاں تک PAT کا تعلق ہے تو primarily ان کی پانچ چیزیں تھیں،ان کی ایک تھی کہ ایف آئی آر من و عن جیسے ہو اسی طرح کٹے۔آپ کو یاد ہو گا کہ کچھ دفعات add کرانا چاہتے تھے اور یہاں پر تقریریں بھی ہوں اور کچھ جو ہائیکورٹ کا portion quote کیا تھا وہ کہتے تھے کہ اس میں سے نکال دیں اورہم نے اس کو amend کر کے اسی طرح کر دی اور ان کا major issue ہی ایک تھا اور وہ settle ہو چکا ہے۔اب ان کا ہے کہ اس میں جو JIT ہے جو Joint Investigation Team ہو گی اس میں ان کی جو proposal بڑی عجیب قسم کی ہے کہ تین آئی ایس آئی سے ہوں، تین ایم آئی سے ہو۔JIT بنتی رہتی

ہیں اور اس کی composition standard ہے اور اس میں پانچ چھ اداروں کے لوگ ہوتے ہیں اور ایک ایک ادارہ represent کرتا ہے۔ بہرحال تیسری ان کی ہے کہ جوڈیشل کمیشن بنے۔ ان چیزوں پر ہماری پارٹی اور لیڈر صاحبان up to date ہیں اور اس پر ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ان کا چوتھا ہے کہ ایک National Reform Council ہو اور آئین میں ترمیم کی جائے، virtually ایک parallel body بنائی جائے اور اس میں اتنی impractical قسم کی چیزیں ہیں کہ آپ فلاں کو اتنے پلاٹس بانٹ دیں، فلاں کو یہ کر دیں۔ یعنی سٹیٹ کے پاس اتنے resources ہی نہیں ہیں اور اس کے بعد بھی ہم نے کہا کہ یہ professional ہے اور ایگزیکٹو آرڈر کے تحت کونسل بنائی جا سکتی ہے، کونسل کا ایک بل پیش کیا جا سکتا ہے، اس کو financial autonomy جیسے کہ کئی اداروں کو ہے دی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ professional study ہو گی، وہ حقیقت پسندی پر ہو گی، یہ نہیں کہ hypothetical ایک خواب کی طرح سوچ کر کہیں کہ کل کر دیں، آپ کے پاس implementation کرنے کے لیے وسائل ہی نہیں ہیں۔ ان کی جو بات آخری تھی وہ یہ تھی کہ چیف منسٹر صاحب استعفیٰ دیں۔ اس پر بھی categoric فیصلہ پارلیمنٹیرین لیڈرز ہیں انہوں نے کیا ہوا ہے۔ اور ان کو بھی یہ بتایا گیا تھا جو میٹنگز ہوئی تھیں پہلے میں بھی involve تھا جناب احسن اقبال صاحب اور جنرل عبدالقادر بلوچ صاحب ان سے ڈیل کر رہے ہیں۔ اس پر بھی ان کو بتایا گیا ہے کہ دیکھیں آپ مذہبی لحاظ سے آپ قانونی لحاظ سے اور کسی بھی لحاظ سے دیکھیں تو یہ کوئی تک نہیں ہے کہ کوئی الزام لگائے اور آپ اس کو advance میں سزا دے دیں کہ آپ resign کر دیں۔ جب آپ کہہ رہے ہیں اور ایک JIT کی composition بتا رہے جو broad-based ہے۔

اگر اس میں کسی کی بھی involvement ہوئی خدانخواستہ چاہے وہ فیڈرل منسٹر ہو چاہے وہ چیف منسٹر صاحب ہو چاہے صوبائی منسٹرز صاحبان ہوں وہ سارے خود بخود استعفے دیں گے۔آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ تو بات یہ ہے کہ اگر realistic approach کے ساتھ دونوں گروپس بات کریں اور conclude کرنا چاہیں تو conclude ہو سکتا ہے۔

اگر ان کا کوئی malafide agenda ہے وہ obviously ہمارے ہاتھ سے باہر ہے۔ہم پرائم منسٹر صاحب کے اور پارلیمنٹری لیڈر کے جو فیصلے ہیں کمیٹی کے فیصلے ہیں پوری کوشش کر رہے ہیں کہ خلوص نیت کے ساتھ افہام و تفہیم کے ساتھ peaceful mean سے اس کو حل کریں لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ تمام ذمہ داری ان دونوں گروپس پر عائد ہوتی ہے کہ وہ پاکستانی قوم کی جان چھوڑیں پاکستان کی معیشت پر رحم کریں۔ پاکستان کے نقصانات کو کم ہونے دیں further نقصانات کا ملک متحمل نہیں ہو سکتا۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

(اس موقع پر اذان ظہر ہوئی)

جناب سپیکر: سینیٹر جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد جہانگیر بدر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔اسحاق ڈار صاحب ہمارے دوست ہیں زمانہ طالبعلمی سے۔ ان کے جو مذاکرات ہیں یا بات چیت ہے یا ڈائیلاگ ہیں میں وہ تو نقاط نہیں اٹھانا چاہتا لیکن ان کی بات میں الیکٹورل ایشو پر ایک کمیٹی بنی تھی اس کا ذکر

آیا ہے اس پر میں عرض کرنا چاہوں گا۔ یہ انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے کہ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ مکمل کی تھی اور اس پر recommendations بھی دیں تھیں کہ اس دوران جو ہے اس پر legislation نہ ہو سکی تھی which was very important task.۔ ہم دونوں نے کوشش کی کہ ہو لیکن جناب سپیکر! اس کے بعد یہ ہوا کہ گورنمنٹ میں تبدیلی آ گئی۔ پھر جناب پرائم منسٹر صاحب کی اجازت سے آپ کو ایک خط لکھا گیا جس کے ذریعے آپ نے چیئرمین سینیٹ کو confidence میں لیتے ہوئے ایک کمیٹی اور بنا دی۔ جب ایک کمیٹی پہلے کام کر رہی تھی تو رپورٹ پیش کی گئی تو اس وقت ہم نے یہ کہا کہ اس کمیٹی کو conclude کر دیا جائے لیکن وہاں پر ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کمیٹی کام کرتی رہے گی۔ لیکن جب جناب پرائم منسٹر صاحب کی اجازت سے آپ کو خط ملا تو اس کے بعد آپ نے ہمیں confidence میں لیے بغیر آپ نے یہ کمیٹی بنا دی۔

بیشک آپ نے لیڈر آف دی اپوزیشن یا لیڈر آف دی پارلیمنٹری کمیٹی کو confidence میں لیا ہو لیکن طریقہ کار جو ہے this is not parliamentary practice.۔ دنیا میں کسی جگہ میں نہیں دنیا کی کوئی پارلیمنٹ میں no Prime Minister can take over the Parliament. This is not the prerogative of the Parliament, Mr. Speaker Sir. ایک IPU ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا پارلیمنٹری انسٹیٹیوشن ہے ان کی جو کتاب آئی ہے Rules for Parliamentary Practice آپ اس میں دیکھیں اس میں جو پارلیمنٹ کی sovereignty ہے this is supreme. Nobody can take it over. اور اسی طرح تمام

تر احترام کے باوجود جو پرائم منسٹر صاحب کی ذات اور عہدے کا میری نظر میں ہے اور ہم اس کو اس پر سپورٹ بھی دے رہے ہیں۔اس کو مدنظر رکھتے ہوئے it will be in the fittest of the things کہ پارلیمنٹ کا manner and style اگر ایک دفعہ آپ نے اس پرایکٹس کو رواج دے دیا تو آنے والے تمام پرائم منسٹرز پتا نہیں کون آئے وہ پھر ایک خط کے لیے پارلیمنٹ کو چلانا it will be part of the procedure if such precedence is created and accepted under prove. I request you, Mr. Speaker Sir, کہ اس کو ریگولرائز کرنے کے لیے چاہیے یہ تھا کہ اس کمیٹی کو پہلے اسحاق ڈار صاحب اس کو dissolve کراتے اور وہاں پر مجھے کہتے اور میں کر دیتا۔اس میں دوسری چیز کہ کمرے میں بیٹھ کر تو پارلیمنٹیری پریکٹس نہیں کی جاتی۔پارلیمنٹری پریکٹس ہاؤس میں بیٹھ کر کی جاتی ہے۔جناب سپیکر! انہوں نے کمرے میں بیٹھ کر ایک کمیٹی بنا لی تو this is unconventional اور کوئی نہیں ایسی convention اور آپ قائم نہ کریں۔ بیشک جو پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں وہی مان لیں لیکن اس کا پروسیجر اور طریقہ کار should be parliamentary, should be democratic, should be proper. It should not be arbitral. It will be in the proper dispensation of the political practice in the House.

جناب سپیکر: شکریہ۔ڈاکٹر جہانگیر بدر صاحب میں نے یہ لیڈر آف دی اپوزیشن سے بھی ڈسکس کیا تھا چیئرمین سینیٹ کے ساتھ بھی کیا تھا جو پچھلی کمیٹی تھی that finished with the term of the Parliament. So, this new committee was formed. Consensus کے ساتھ form

All political parties were ہوئی form کے ساتھ Agreement ہوئی۔ taken on board and this was the will of all the political parties that is why it was done. جی۔آپ میرے بھی استاد رہے چکے ہیں Hailey College میں مجھے پتا ہے۔شکریہ۔جی۔مائیک کھولیں۔

Dr. Muhammad Jahangir Badar: It is parliamentary practice to take the leader of the opposition into confidence and the parliamentary leader will not amount to the running of the democracy and put the democracy into task. This will be undemocratic, unconventional.

Mr. Speaker: Dr. Sahib motion was adopted unanimously in both Houses.

But, even then, سینیٹر ڈاکٹر محمد جہانگیر بدر: سر میں یہ نہیں کہہ رہا۔ this is in the room. اگر یہی چیز آپ کہتے چیئرمین سینیٹ کو یا خود delete ہاؤس میں کر لیتے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔اس میں ان لوگوں کو کیا گیا جنہو ں نے یہ کام کیا ہوا تھا۔اپنی مرضی کے لوگ ڈال دیے is this democracy, is this called democracy یہ مجمع جو باہر ہے یہ اسی وجہ سے ہے کہ we are not practicing democracy. Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ۔ سینیٹر حاجی غلام علی صاحب۔ Sorry سینیٹر صاحب ایک سیکینڈ kindly تشریف رکھیں۔ خواجہ آصف صاحب کو request کی تھی کہ flood situation پر بریف کر دیں latest position۔ جی خواجہ آصف صاحب۔

POLICY STATEMENT REG: FLOOD SITUATION IN THE COUNTRY

وزیر برائے دفاع (خواجہ محمد آصف): شکریہ جناب سپیکر۔ میں زیادہ دیر آپ کے اور سینیٹر صاحب کے اور اس ہاؤس میں حائل نہیں ہوں گا۔ سر جو critical situation ہے میں ا س سے پہلے سٹارٹ کروں گا۔ اس وقت تریموں سے پانچ لاکھ باسٹھ ہزار کیوسک پانی گزر رہا ہے۔ آج صبح تقریباً دس بجے کے قریب ہم نے breach کی ہے۔ جس وقت breach ہوئی ہے اس وقت تقریباً پانچ لاکھ دو چار ہزار کیوسک پانی تریموں سے گزر رہا تھا۔ کل ایک natural breach ہوئی ہے جو جھنگ شہر کی طرف ہے۔ وہ breach deliberate نہیں تھی۔ جو شہر کی طرف بند بنا ہوا ہے اس میں breach natural ہوئی ہے جس کو irrigation والے fill کر رہے ہیں اور وہ آج کسی وقت breach fill ہو جائے گی لیکن جو دریاء کے right side کے اوپر breach ہوئی ہے۔ میں explain کرنا چاہتا ہوں کہ یہ breach آج صبح کی گئی ہے۔ وہاں پہ breach کرنے کے لئے 3 sections designate ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر سیکشن میں آگے دو components ہیں اور یہ تقریباً تین سو فٹ کی breach ہو سکتی ہے۔

ہم نے صرف اس وقت سو فٹ کی breach کی ہے اور یہ breach directly relate کرتی ہے کہ کتنا پانی اس وقت تریموں سے گزرا ہے۔ Forecast ہے کہ یہ سا ت لاکھ پچاس ہزار کیوسک پانی تریموں سے کسی وقت آج یا later tonight evening میں یہ پانی گزرے گا۔چھ لاکھ پینتالیس ہزار تریموں کی کپیسٹی ہے۔جو پریشر تریموں کے اوپر پڑنا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ breach آج صبح دس بجے Irrigation Department Punjab Government نے اس کو مدنظر رکھ کر کی ہے۔اس سے ایک substantial علاقہ زیر آب آئے گا لیکن بڑی تباہی سے بچنے کے لئے یہ ناگزیر ہو گیا تھا اور میں چاہتا تھا کہ یہ اس situation سے ہاؤس کو apprise کیاجائے۔اس وقت پانچ لاکھ باسٹھ ہزار کیوسک پانی وہاں سے گزر رہا ہے۔ یہ تریموں کی situation ہے۔اس کےساتھ ساتھ آزاد کشمیر کی بھی situation پوچھی گئی تھی، گلگت بلتستان کی situation بھی پوچھی گئی تھی،میں ان پہ بھی آتاہوں لیکن جو باقی situation ہے۔جناب اس وقت مرالہ قادر آباد پہ normal flow ہے۔ تریموں کی situation میں آپ کو بتا چکاہوں۔تریموں سے پانی گزر کے بارہ یا تیرہ یعنی پرسوں یا ترسوں یہ پانی پنجند پہ پہنچے گا اور چھ لاکھ سے سات لاکھ کیوسک جو ہے پنجند پہ flow ہوگا۔کل میرے بھائیوں نے 'جن کے اپر سندھ میں حلقے ہیں،انہوں نے پوچھا تھا۔پنجند سے گزر کے Indus River کےساتھ اس پانی کا confluence ہو گا مٹھن کوٹ کےمقام کے اوپر۔اس وقت مٹھن کوٹ سندھ کاflow 90 thousand cusecs ہے اور یہ دونوں مل کے very high flood stage کے اوپر پہنچے گے اور گڈو سے اس کی capacity 1.2 million cusecs ہے۔وہاں سے جو پانی گزرے گا وہ within the limit گا لیکن very high flood situation ہوگی۔ہمیں امید

ہے کہ انشاءاللہ بغیر کسی damage کے یہ پانی یہاں سے مٹھن کوٹ سے ہوتا ہوا گڈو سے گزر جائے گا۔ گڈو سے پانی سکھر بیراج میں جائے گا جس کی capacity 1.5 million cusecs ہے۔ وہاں پر یہ expected ہے کہ very high flood ہوگا لیکن جو بیراج کی maximum کی لمٹ ہے اس کےاندر ہی رہےگااور یہ اس کو کراس نہیں کرے گا اور یہ پانی خیریت سے گزر جائے گا۔ کوٹری کی جو اس وقت design capacity ہے وہ آٹھ لاکھ پچھتر ہزار کیوسک ہے۔وہاں پہ very high flood کی سٹیج ہوگی لیکن within the limit ہوگی اور there is no risk of major damages In Sha Allah around Kotri also. جناب والا! یہاں پہ جب پانی پورا پھیلتا ہے تو پندرہ کلو میٹر تک ہو جاتا ہے۔اس میں ایسے ایریاز بھی ہیں جہاں پہ فصلیں بھی ہوں گی، آبادیاں بھی ہوں گی اور ان آبادیوں کا اور ان فصلوں کا زیر آب آنے کا خدشہ موجود ہے لیکن اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی بڑی کپیسٹی نہیں ہوگی اور نہ سندھ کےکسی بیراج کو کوئی خطرہ ہے۔ یہ situation آج دس ساڑھے دس بجے کی ہے جو کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے۔ جو breach کی گئی ہے جو deliberate breach کی گئ ہے اس کا بھی ذکر کر دیا ہے، تریموں کو بچانے کےلئے اور جو natural breach تھی جو کل ہوئی تھی، جو رات کو ٹی وی پہ آپ نے منظر دیکھے ہیں۔ دریا کے left side کے اوپر جو جھنگ سٹی کی طرف breachہے وہ breach fill ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں جو گلگت بلتستان کی صورت حال ہے۔ گلگت بلتستان میں مختلف اضلاع میں بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائڈنگ ہوئی ہے اس میں گیارہ

افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ گلگت میں ایک، سکردو میں دو اور اس طرح دو تین اور لوکیشنز کےاوپر لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ بائیس لوگ زخمی ہوئے ہیں، دو سو سے تین سو مویشی استور، سکردو اور گھانچے میں مرے ہیں اور دو ہزار خاندان GB کے اندر partially متاثر ہوئے ہیں۔آزاد کشمیر میں چھیاسٹھ لوگوں کی نہ جان گئی ہے۔ ایک سو نو لوگ زخمی ہوئے ہیں،ایک سو بیس دیہات متاثر ہوئے ہیں۔تقریبا تیس ہزار کی آبادی متاثر ہوئی ہے۔ تقریبا بائیس سو گھر مکمل تباہ ہو گئے ہیں۔چار ہزار کے قریب partially گھر تباہ ہوئے ہیں اور دو ہزار مویشی سیلاب کی نظر ہوگئےہیں اور اس وقت آٹھ سولوگ مختلف release camps میں ہیں۔

آزاد کشمیر میں سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔تقریبا چھ سو پچیس کلو میٹر سڑکیں تباہ ہوئی ہیں، پندرہ پل تباہ ہوئےہیں، water supply scheme کو نقصان پہنچا ہے اور بجلی اور ٹیلی فون کےinfrastructure کوبھی کافی حد تک نقصان پہنچاہے۔جناب سپیکر! یہ فلڈ کے آج دس بجے تک کےحالات تھے اور میں انشاءاللہ کل پھر latest position House کو بتاؤں گا کہ کیا latest position ہے۔امید ہے کہ انشاءاللہ خیریت کے ساتھ یہ پانی تریموں سے گزر جائے گا۔پانی کا پریشرbreach کی وجہ سے کم ہوجائے گا لیکن کل پھر' اور جب تک یہ سیلاب کا پانی خیریت سے گزر نہیں جاتا ہے میں انشاءاللہ آپ کی وساطت سے ہاؤس کی خدمت میں اس کی briefing پیش کرتا رہوں گا۔بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔سینیٹر حاجی غلام علی صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

سینیٹر حاجی غلام علی : بِسمِ اللہِ الرَّحمٰن الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب ! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بھی وقت دیا۔ آج جو پاکستان کا بحران ہے اور اس میں جو پارلیمنٹ کا تاریخی کردار ہے اس میں' میں بھی کچھ اپنا حصہ ڈال سکوں۔ جناب سپیکر صاحب! جب اس ملک الیکشن ہو رہے تھے تو اس وقت سے جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے برملا کہا تھا کہ عمران خان ایک lobby کا agent ہے،ایک lobby کی سوچ اس ملک کو کمزور کرنے،اس ملک کو توڑنے، اس ملک میں مغربی کلچر لانے کےلئے اس کو بھیجا گیا اوراس کو promote کیا جارہاہے لیکن اس وقت ایوان میں بیٹھی ہوئی سیاسی جماعتوں کے لوگوں نے بھی قائدین نے بھی ہمارے قائد کی بات پر توجہ نہیں دی لیکن میں آج یہ کہتاہوں کہ ہمارے صوبے میں جتنے بھی گریڈ بیس اکیس کے آفیسرز ہیں، وہ جب بھی ملتےہیں تو کہتےہیں کہ مولانا فضل الرحمٰن نے جو بات کہی تھی کہ یہ یہودیوں کا agenda ہے اور hundred percent ٹھیک ہے اور یہ ملک کو توڑ رہا ہے۔جناب سپیکر صاحب! سیاسی فیصلے،سیاسی سوچ' ہر جماعت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے۔ انہوں نے چودہ ماہ جمہوریت کو برداشت کیا اور ساتھ ساتھ دھاندلی کا واویلا مچا رہے تھے۔ہم تو کہتے ہیں کہ پاکستان مسلم لیگ کے لوگ شریف لوگ ہیں۔پہلے جب ہم کونسلر کا الیکشن لڑتے تھے تو اس وقت بھی ہمارے ساتھ ایک سینئر مسلم لیگی ہوا کرتا تھا وہ ہمیں یہ کہتا تھا کہ یہ جلسے جلوس سیاسی لوگوں کا کام ہے اور پاکستان مسلم لیگ کا کام توڑنا پھوڑنا نہیں الیکشن جیتنا ہے۔انہوں نے جب لاہور سے لانگ مارچ شروع کیا تو کہہ رہے تھے کہ ایک مہینہ، تمام ٹی وی چینلز سے میں مودبانہ عرض کروں گا کہ تمام سیاسی جماعتو ں کو اس ملک میں سیاست کا حق ہے لیکن ایک پارٹی کو جس طرح coverage دی

جارہی ہے۔اور جس طرح اس کو پروموٹ کیا جارہا ہے اور دوسری سیاسی جماعتوں کو وقت نہیں دیا جارہا، یہ بھی سیاسی جماعتوں کے ساتھ زیادتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ سیاسی جماعتیں اس پر سوچیں کہ جس طرح کیبل آپریٹرز نے جیو کو بند کیا ہے تو کل سیاسی جماعتوں کے ضلعی عہدیدار، کیبل آپریٹرز کے سامنے یہ لکیر کھینچ دیں کہ بھئی آج کے بعد آپ کے چینلز پر ہم یہ پروگرام نہیں دیکھنا چاہتے اور اگر آپ دکھائیں گے تو پھر آپ کی یہ تاریں کسی شہر میں نہیں ہونگی۔

اس پر سیاسی جماعتوں کو مجبور نہ کیا جائے اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے دس لاکھ افراد کا وعدہ کیا، ایک لاکھ موٹر سائیکلوں کا وعدہ کیا، کیمپ لگائے، ان خالی کیمپوں کو ٹی وی چینلز نے دنیا بھر میں دکھایا کہ بھئی لوگ اپنے نام درج کررہے ہیں۔جب نکلے تو چوبیس گھنٹے لاہور کی سڑکوں پر پھرتے رہے۔پچاس ہزار لوگوں کو اکٹھا نہیں کرسکے اور آج آپ دیکھ لیں یہاں باہر جو لوگ بیٹھے ہیں وہ چار پانچ ہزار کے قریب ہیں۔کچھ قادری سائڈ کے ہیں۔برگر گروپ شام کو میلہ لگاتا ہے، گانے بجاتا ہے لوگ اس میں آتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر پاکستان کو کمزور کرنے کی سازش یہ ہے کہ سب سے پہلے قوم کے سیاسی قائدین پر no confidence پیدا کیا جائے۔پھر اس کے بعد اس کے اداروں پر، پھر اس کے بعد فورسز پر، تاکہ خدانخواستہ کوئی اس ملک پر حملہ کرسکے، اس کو توڑنے کی سازش ہو تو وہ کامیاب ہوسکے۔تو آپ عمران خان کی حرکت دیکھ لیں، اس نے سب سے پہلے فوج کو اس معاملے میں گھسیٹا۔بقول پی ٹی آئی کے صدر جاوید ہاشمی صاحب کے، اس کے بعد اس نے چیف جسٹس کے خلاف بدزبانی کی، اس کے بعد موجودہ چیف جسٹس کے بارے میں اشارے کیے جو کہ ایک بہت ہی اخلاقی اور اصول پسند آدمی ہے۔اس کے بعد چیف الیکشن کمشنر،

الیکشن کمیشن کے ممبران، آر اوز، ڈسٹرکٹ جج،even پاکستان کے جتنے بھی انسٹی ٹیوشنز ہیں، ان سب پر اس طرح الزامات لگائے تاکہ عوام کا ان سب سے اعتماد اٹھ جائے۔ اس کے بعد تمام سیاسی جماعتوں پر، جناب سپیکر اس ملک کے منتخب وزیر اعظم نواز شریف صاحب پر، مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر، محمود خان اچکزئی پر، اسفند یار ولی خان صاحب پر، آصف علی زرداری صاحب پر، اس طرح اور دیگر سیاسی قائدین کے لئے اس طرح بازاری زبان استعمال کی کہ اب تو یہ سیاسی قائدین اس کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ اس لئے کہ عمران خان صاحب دامن نہیں رکھتے۔ اگر دامن ہو تو دامن پر دھبہ آئے گا۔ اگر خدانخواستہ اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگ اور سیاسی قائدین کا اس طرح ماضی ہوتا جیسے عمران کی سیتا وائٹ سے ایک بچی پیدا ہوئی۔ اور یہ الزام نہیں حقیقت ہے۔ امریکہ کی عدالت میں وہ مان چکے ہیں، ایک بدکردار، ایک **** اور **** کرنے والا، اس RO نے اس کے کاغذات کس طرح accept کیے کہ اس نے خود مانا کہ میں نے ****کی ہے۔ جناب سپیکر، ہم جواب دیناجانتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے عبدالمالک صاحب پر اور دوسری قیادت پر الزامات لگائے۔

جناب سپیکر : حاجی صاحب میری request ہوگی میں یہ دو لفظ جو آپ نے استعمال کیے ہیں، میں ان کو expunge کررہا ہوں، *** کو اور *** کو۔
(*** بحکم جناب سپیکر، الفاظ کارروائی سے حذف کردیے گئے۔)

سینیٹر حاجی غلام علی: دیکھیں اگر یہ جھوٹ ہے تو بالکل حذف کریں اگر یہ سچ ہے اور اس نے مانا ہے، عدالت کی کارروائی ہے تو پھر بہر حال آئین پاکستان کے مطابق وہ اس پارلیمنٹ کا رکن نہیں بن سکتا، باقی مرضی آپ کی جناب

سپیکر۔ اس طرح سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔ سول نافرمانی کی تحریک اس طرح شروع نہیں ہوتی۔ یہ برگر گروپوں کا کام نہیں ہے یہ کنٹینر پر صبح، دوپہر، شام تین سوٹ تبدیل کرنے والوں کا کام نہیں ہے۔ اس نے سول نافرمانی کا بیان دیا اور اس پر پاکستان کے ایک شخص نے بھی عمل نہیں کیا، سب سے پہلے پاکستان کی بزنس کمیونٹی نے اس سے لاتعلقی کا اعلان کیا، تمام چیمبرز نے، تمام تاجر تنظیموں نے، پاکستان کے سارے عوام نے اس سے لاتعلقی کا اعلان کردیا۔ پھر کیا کہا اگلے دن کہ پاکستان کے عوام جتنے بھی قانون توڑ سکتے ہیں وہ توڑیں۔ یہ بات تو ریکارڈ پر ہے۔ اس کی ٹی وی کلپ موجود ہے، اس پر قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا، ایک آدمی بغاوت کررہا ہے، مسلسل بغاوت کررہا ہے اور اس کے خلاف کچھ نہیں ہوتا۔ پھر جب پی ٹی وی پر قبضہ ہوتا ہے تو خوشیاں مناتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمارے لوگوں نے قبضہ کرلیا۔ جب وزیر اعظم ہاؤس جو کہ ملک کا ریاستی ادارہ ہے۔ اس ملک کی عزت ہے۔ یہ پارلیمان یہ ریاستی ادارے اس ملک کی وقار اور عزت ہیں اس پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لوگ نزدیک پہنچ گئے۔ جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ غلط ہے تو پھر کہتے ہیں کہ یہ PAT کے لوگ ہیں۔ PAT کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ن لیگ کے لوگ ہیں۔ افسوس اور صد افسوس اور پھر مجھے افسوس ہوتا ہے، میں محترم جناب اسحاق ڈار صاحب سے request کروں گا، ہمارے وہ colleague ہیں، سینٹ میں رہ چکے ہیں، اب وزیر خزانہ ہیں۔ آپ کے ساتھ جو لوگ مذاکرات کررہے ہیں، ان کا قائد سٹیج پر کھڑے ہوکر برملا اعلان کرتا ہے کہ یہ مذاکرات ڈھونگ ہیں، میں کسی چیز کو نہیں مانوں گا۔ تو اس کے ساتھ مذاکرات کرنا وقت کا ضیاع نہیں ہے ؟

میں ایک مثال دیتا ہوں ہمارے ہاں پشاور کے نزدیک اخون بابا کی زیارت ہے اس میں لوگ **** ہیں۔ جب عصر کے وقت **** لیتے ہیں تو عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ مجھے اب سو فیصد یقین ہے کہ عمران خان بھی **** ہے۔ وہ شام کو جو بات کرتا ہے آپ تصدیق کرلیں۔ وہ شام کو جو بات کرتا ہے صبح اس سے انکاری ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل ہمارے لوگ گیارہ بجے جائیں گے، پارلیمنٹ میں داخل ہونگے اور سب استعفیٰ دے دیں گے۔ میرے خیال میں **** تھا۔ صبح ہوئی تو KPK House میں شاہ محمود قریشی بیٹھے تھے، تمام لوگوں نے اس کے گریباں میں ہاتھ ڈالا کہ بھئی ہم استعفیٰ نہیں دیں گے۔ اور پھر وہ دس لوگوں کو جب اس اجلاس میں لایا تو اس شرط پر لایا تھا کہ استعفیٰ کی بات نہیں کرنی، یہ نہیں کرنا اور وہ نہیں کرنا، ٹی وی پر نہیں کہنا، باہر لوگوں نے کہا کہ بھئی اگر تم غیرت میں آگئے تو پھر کیا ہوگا۔ ہم آپ کے ساتھ جاتے ہی نہیں۔ تو جناب سپیکر جب ایک آدمی اپنے ایم این ایز سے استعفیٰ نہیں لے سکتا وہ اس پارلیمنٹ کا، اس پاکستانی قوم کے منتخب وزیراعظم سے استعفیٰ کا کس طرح مطالبہ کرسکتا ہے۔ اس کو شرم آنی چاہیے۔ پھر شاہ محمود قریشی، پوری پاکستانی قوم سن لے، یہ فیصلہ کرلے کہ عمران خان سچا ہے یا شاہ محمود سچا ہے، عمران خان جھوٹا ہے یا شاہ محمود جھوٹا ہے۔ شاہ محمود یہاں آکر کھڑا ہوا اور کہہ رہا تھا کہ کنٹینر کی باتیں یہ ہوا کی باتیں ہیں، یہ فضول باتیں ہیں۔ یہ اس ایوان کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہم جمہوریت کو بھی مانتے ہیں، ہم اس پارلیمان کو بھی مانتے ہیں، ہم آئین کو بھی مانتے ہیں، اور **** کی باتیں، ہوا کی باتیں ہم اس کو نہیں مانتے۔ جناب سپیکر یہ وہ یہ ہر وقت کہتا ہے۔

(**** بحکم جناب سپیکر الفاظ حذف کردیئے گئے۔)

ہم جمہوریت بھی مانتے ہیں،ہم اس پارلیمان کو بھی مانتے ہیں، ہم آئین کو بھی مانتے ہیں اور (xxx)والے کی باتیں،ہم اس کو نہیں مانتے۔جناب سپیکر! یہ ہر وقت کہتا ہے، یہ تین صوبوں کے عوام کو دھوکہ دے رہا ہے کہ ہم نے KPK میں شہد اور دودھ نہریں بہائیں۔جناب سپیکر صاحب! پچھلے سال کا 80% بجٹ جو حکومت نے allocate کیا تھاوہ lapse ہوگیا۔ ان کی نا اہلی کی وجہ سے وہ بجٹ ختم ہوگیا۔جناب سپیکر! یہ کہتا ہے ہم نے پولیس میں اصلاحات لائیں۔ڈی آئی جی، محمد علی باباخیل نے استعفٰی بھیجا کہ یہ پولیس میں interference کرتا ہے، یہ پیسوں پر DSP کو لگا تا ہے، اس نے written میں استعفٰی بھیجا،پھر آئی جی نے اس کا استعفٰی چھٹی میں تبدیل کر کے اس کو رخصت پر بھیج دیا۔

جناب سپیکر صاحب! ہمارے صوبے کے چیف سیکرٹری نے پانچ صفحوں کا note بھیجا، ان کی corruption کا،ان کی نااہلی کا،ان کی کرتوتوں کے بارے میں، یہ پہلی بار ہے کہ ایک چیف سیکرٹری اپنی حکومت کو Charge Sheet کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اب سعد رفیق صاحب نے بھی کہا،مفتی محمود flyover شروع ہو ا پشاور میں، یہ ڈیڑھ کلو میٹر کا flyover ہے،اس میں کافی کام پچھلی حکومت نے complete کیا اور ابھی ان کے 16 مہینے ہو گئے،16 فٹ بھی تعمیر نہ کر سکے اور یہ کہتا ہے کہ شہباز شریف صاحب استعفٰی دیں جس نے 68 کلو میٹر گیارہ مہینوں میں جنگلہ بس بنایا ہے۔میں آج اس ایوان کی طرف سے شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں،ان کے ترقیاتی کاموں پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! یہ کہتا ہے کہ موروثی سیاست، موروثی سیاست کا میں خاتمہ چاہتا ہوں۔ میرے بھائی ! یہ تم جو رات کو موروثی سیا ست کی بات کرتے ہو، صبح پھر تم کس ٹکٹ پر خرچ کرتے ہو،خیبر پختونخوا کے سپیکر نے جب ایک سیٹ سے استعٰفی دے دیا،اس کے بھائی کو ٹکٹ دیا گیا۔ جاوید خان، جب وہ نااہل ہوئے،اس کے بیٹے کو ٹکٹ دیا۔ ہمارے نوشہرہ سے خاندان کے پانچ ممبروں کو ٹکٹ دیا اور آپ دوسرے پر الزام لگا تے لیکن میں نے تو آپ کو کہہ دیا،یہ رحمان با با والا کام ہے۔[xxx] پی کر ایک کہنا اور شام کو پھر دوسری بات کرنا،اس طرح بات نہیں بنے گی۔ اگر آپ KPK میں ترقیاتی کاموں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو آئیں ہماری بھی وہاں حکومت رہی، ہم نے بھی حکومت کی۔ آپ کو میں کہتا ہوں،میں میڈیا سے اپیل کرتا ہوں کہ ان سے یہ پوچھیں کہ بھائی جب ہم نے حکومت سنبھالی،خیبر پختونخوا میں چار یو نیورسٹیاں تھیں، جب حکومت چھوڑ رہے تھے ہم نے پانچ مزید یونیورسٹیاں بنائیں۔جب ہمیں حکومت ملی خیبر پختونخوا میں ستر کالج تھے،جب ہم ایم ایم اے کی حکومت چھوڑ رہے تھے،ہم نے 110 نئے کالج بنائے تھے۔آپ بتائیں آپ نے 16 مہینوں میں کسی بھی پرائمری سکول میں ایک washroom تک بنایا ؟ آپ نے کسی بھی ایک پرائمری سکول میں چار دیواری بھی بنائی؟

(xxx بحکم جناب سپیکر الفاظ سے حذف کر دیئے گئے۔)

جناب سپیکرصاحب! یہ پاکستان کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔مجھے ایک گلہ آپ سے بھی ہے، جناب سپیکر! انہوں نے آپ کو استعٰفی دیے،چار آدمی جنہوں نے آپ کے دفتر میں آکر آپ کو استعفے دیے،آپ ان استعفوں کو کیوں منظور نہیں کرتے؟ جب پی ٹی آئی کے لوگوں نے، جنہوں نے استعفے نہیں دیے وہ

آج آرہے ہیں، دو تین ایوان میں بیٹھے ہیں،لیکن آپ یہ بتائیں، یہ آپ کی قانونی ذمہ داری ہے، آئینی ذمہ داری ہے،آپ کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ استعفیٰ ان چار لوگوں کا، اگر آپ استعفیٰ نہیں منظور کرتے تو یہ ایوان اس پر مجبور ہوگا کہ ہم کل سے سامنے آکر اس وقت تک سامنے کھڑے رہیں گے جب تک آپ استعفیٰ منظور نہ کریں اور یہ دوغلہ پن چھوڑیں۔ حکومت یا تو اٹھ کر ان چار ہزار لوگوں کے ساتھ نمٹنے کا پروگرام بنائے گی یا پھر سوالی بن کر حکومت کرے گی،اس سے تو حکومت نہ کرنا بہتر ہے۔ پاکستان دنیا میں تنہا ہوتا جا رہا ہے۔ Investment بند ہو رہی ہے۔ چین کا صدر پاکستان نہیں آ رہا ہے اور دیگر وفود بھی نہیں آ رہے ہیں اور ہم ادھر کہہ رہے ہیں مذاکرات مذاکرات جبکہ container سے آواز آتی ہے کہ مذاکرات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لہٰذا میں یہ اپیل کروں گا کہ کم از کم ہمیں یہ بتایا جائے، آج نہیں تو کل آپ کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ یہ استعفے منظور کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ کے پاس اختیار نہیں ہے۔ آپ کو یہ استعفے منظور کرنے ہوں گے کم از کم ان چار لوگوں کے۔ پھر آپ عمران خان کو ایک فون کریں اور ان سے پوچھیں کہ بھئی کیا آپ نے استعفیٰ دیا ہے یا نہیں تاکہ اس کی منافقت بھی سامنے آجائے۔ وہ ایک طرف کہتا ہے کہ میں نے استعفیٰ دیا ہے اور دوسری طرف کہتا ہے کہ نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ پاکستان کی قوم جو کہ بہت سمجھدار ہے، اس نے سول نافرمانی مسترد کردی۔ اس نے اس پارلیمنٹ کے فیصلے پر مہر ثبت کردی اور اس کے ساتھ اتفاق کیا، اس لیے ان کے پاس بیس ہزار سے صرف تین ہزار لوگ رہ گئے ہیں۔ پاکستان کے تمام لوگ ان سے لاتعلق ہو چکے ہیں اور ابھی ڈی چوک سے، جیو کے دفتر سے لے کر خیبر تک اور خیبر سے لے کر بولان اور سندھ تک آپ اگر پھرتے رہیں ٹی وی بند کرکے تو آپ کو امن اور سب کچھ ٹھیک

نظر آئے گا لیکن جب آپ ٹی وی چینل کھول کر دیکھتے ہیں اور وہ بھی prime time میں تو پھر آپ کو (XXX) کی تقریر نظر آئے گی اور وہ جو کچھ کہتا ہے، جس کی پگڑی اچھالتا، جس پر الزامات لگاتا ہے، اس کا اس کو جواب دینا ہوگا۔ سوشل میڈیا میں یہ باتیں بھی گردش کر رہی ہیں کہ ایک (XXX)، اس کا ذمہ دار کون ہے۔ یہ بھی اس پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے، یہ ملک اسلام کے نام پر بنا، یہ لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر بنا اور انشاء اللہ تعالیٰ میں یہ آپ کی طرف سے نہیں بلکہ میں اپنی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ جمعیت العلمائے اسلام کا ایک کارکن بھی زندہ رہے تو پاکستان میں مغربی کلچر کے حامی کا باپ بھی نہیں رہ سکتا اور انشاء اللہ تعالیٰ مغربی کلچر کے لیے ہم پاکستان کو قبرستان بنا دیں گے اور یہاں دفن کر دیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: سینیٹر صاحب! دو چیزیں جن میں سے ایک تو ***** ہے میں expunge کر رہا ہوں اور دوسرا یہ کہ ***** کو بھی expunge کر رہا ہوں غیر مناسب سمجھ کر۔ جی سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

(***** بحکم جناب سپیکر الفاظ سے حذف کر دیئے گئے)

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much, Mr. Speaker. I am sorry, you called my name in the morning but I was with the doctor downstairs. Unfortunately, at my age, we have to go there.

Mr. Speaker: No, no. You are *Masha Allah*, young man. No problem.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: There is an old parliamentary adage that it takes a lot of courage to stand up and speak but Mr. Speaker, there is a second part to it, it takes a lot of courage to sit down and listen.

Mr. Speaker: Kindly order in the House.

آپ لوگ تشریف رکھیں۔ Honourable Member بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: بہت لوگ کھڑے ہوئے ہیں اور بڑی ہمت سے بولے ہیں اور ابھی مزید لوگ کھڑے ہوں گے اور ہمت سے بولیں گے۔ مگر بیٹھ کر سننے والوں کی کیونکہ بیٹھ کر سننے کے لیے بھی جرات چاہیے تو میں یہی درخواست کروں گا کہ چلو اجلاس میں وزیراعظم صاحب بھی آئے انہوں نے بھی ہمت کی اور جرات دکھائی اور سب کو سنا۔ کچھ وزراء بھی سنتے ہیں اور ابھی تو خیر جبکہ وزیراعظم صاحب تشریف لے گئے ہیں تو انہوں نے ادھر بیٹھ کر کیا سننا ہے غریب عوام کی پکار کو اور جب یہ اجلاس ختم ہو اجائے گا اور ہمارے اپنے ایوان کےاجلاس ہوں تو پھر جیسے پہلے ہم دیواروں کو عوام کے مسائل پیش کرتے تھے اور مجھے امید ہے کہ ہم پھر دیواروں کو ہی

پیش کریں گے کیونکہ ہماری democracy یا ہماری governance وہ ابھی بھی اس stage پر نہیں آئی کہ ہم فخر سے کہہ سکیں کہ the democracy in Pakistan has come of age. جب دھرنے دیے گئے تو parliament relevant ہوگئی۔ چند ہزار لوگ آئے، انہوں نے اپنا حق استعمال کیا۔

Opposition has every right to protest, opposition has every democratic right to take out processions, to hold public meetings, to demonstrate in the way they deem best but it has to be within the democratic norms. The life, honour and property has to be protected. They cannot threaten that and they can demand anything, they can demand the sky but the demands have to be within the democratic norms.

The politics has its own dynamics and anything political has to work within those dynamics. Polemics have to be left aside. You have to be pragmatic and all your demands have to be within the ambit of the Constitution. They have to be in the ambit of democracy. If you make such demands which cannot be met, which cannot be reasonably complied with, then you are not only hurting your cause but you have to

give credit that the government cannot meet those demands.

The Parliament is the place where all problems should be discussed. The Parliament is the apiculture of all politics of any nation. We have become so used to ignoring parliament and discussing all the problems, shortcomings, the miseries, the sufferings of the poor, the meek, the humble, the oppressed and the suppressed people of Pakistan outside of the Parliament rather than in the Parliament. It is the responsibility of the Parliament to do that.

The Parliament is not weak, a Parliament can never be weak. It is the government that can be weak. It is the members of Parliament that can be weak. It can be the political parties that can be weak but we can never say that the Parliament is weak, neither is the Constitution ever weak. The Constitution is there, it is strong. It is strong as the members of Parliament make it, it is strong as the Parliament of Pakistan make it. It is strong as the people of Pakistan make it. The

Parliament is the fountain head of all justice. The Parliament is the mother, the Parliament is the creator. It is the Parliament which has written the Constitution of Pakistan and passed it by 2/3rd majority and the consensus of all the political parties. It is the Parliament which amends the Constitution from time to time according to the wishes of the people of the Pakistan. So, Parliament must be given its proper place. It must be given its proper role.

Mr. Speaker! It is the truth of history that those leaders, those rulers who have not heeded to their Parliament have left the name on the sands of time. And those rulers, those governments, which have not listened to their parliaments, to the collective wisdom of their Parliaments their names have been thrown on the dustbin of the history and they are forgotten. Wise governments always listen, because the Parliament speaks what the people of the country speak. When the Parliament of Pakistan speaks every single beautiful nationality which constitutes this great nation of ours, speak. When Parliament speaks, the rich speaks, the

poor speaks, they have speak, they have not speak because we represent, we here are to represent our people and our people are the masses of Pakistan. And we are the voice of the people of Pakistan. So, the government will do well to heed to the Parliament, and Parliament will do well and the honourable members will do well to stand and speak, stand upright, speak the truth, declare the truth that you have all your share, be bold and proclaim it everywhere. They only live who dare.

Now, this is what the Parliament is and this is what the Parliament of Pakistan is. We have the honour to be a member of this great august House. We have a duty here, we have let our Parliament become irrelevant. We have let the powers of Parliament erode. We must bring back that power and give to the Parliament its right place in the governance of this beautiful land of ours.

Parliament represents the mandates. All parties here, big or small, represent some segment of the Pakistani society. They must all be given their due

share. That is of the utmost importance. The advice and the consent of the Parliament will help the government to provide better governance, more realistic governance, more caring governance. And then it will bring prosperity, peace, unity to this great land of ours. These are ingredients which we need most at the moment.

Muttahida Qaumi Movement and my leader, Qauid-e-Tehrik, Altaf Hussain Bhai has, from the first moment, asked for tolerance, for restraint and for dialogue to overcome this crisis. Restraint has been shown by the government. That is good. Dialogue has been initiated but then it needs both hands to clap. So, all concerned should try to end this deadlock through dialogue because dialogue is the only mean available to democracy out of the world to find solutions of the problems.

Muttahida Qaumi Movement or this Parliament of Pakistan does not support any individual. The graveyards of the world are full of indispensable people. No person is ever indispensable. The Parliament supports and in

this regard the Muttahida Qaumi Movement has supported the Chair of the Prime Minister of Pakistan, because the Prime Ministership is given, granted and he is elected by the Parliament of Pakistan and only the Parliament of Pakistan can take it away. Nobody can demand that and we fully support the elected Prime Minister of Pakistan to remain and to retain his Prime Ministership until the end of his tenure or if he is removed in accordance with the Constitution of Pakistan. No unconstitutional or undemocratic means to remove an elected Prime Minister will be permitted and nobody will be permitted to dictate to Parliament.

Unfortunately, the honourable Supreme Court of Pakistan and the Institution of the Pakistan Army has been dragged in, wittingly or unwittingly, directly or indirectly by insinuation or by speech into this crisis. The Pakistan Army has shown in the last six years by their devotion and dedication to duty by their professionalism, by their discipline, by their deeds that they work under the Constitution of Pakistan, under the directions of the elected Government in accordance with the provisions of

the Constitution of Pakistan and they have shown no indication or desire to upset the system in any manner whatsoever.

So, these allegations should not be made, we should take such a great organization on its face value and we should hope that they continue to do so. The performance of the Pakistan army is one of the most professional and the finest armies in the world, the bravest of the brave in their fight against these terrorists, against these barbaric hoards, against these barbarians, these fiendish, inhuman, monsters has been remarkable. The sacrifices offered are second to none and no country in the world, no army in the world has sacrificed so much for their people and no army has fought more bravely than the Pakistan army. This grateful nation appreciates the efforts made by Pakistan to rid us of this menace; we fully support them in their operations against the enemies of the state and the forces of evil.

The honourable Supreme Court has also categorically stated that they have no intention to indulge

in the politics of Pakistan. They are there for the dispensation of law and that is how it should be and honoured for that. No effort should be made to drag them into our political recurrence. The army's instant response and the wonderful job they are doing in the flood relief has the appreciation of the people of Pakistan. But having said that unfortunately, we are a gullible people, our leaders are sometimes gullible and they lead a stray in between some prominent people who indicate directly or indirectly that if you agitate may be you are doing so at the beset of undemocratic forces.

Mr. Speaker, then there is a new term in Pakistani politics, a new term has emerged that third umpire, democracy کو democracy نہیں ہے، آپ دنیا کی third umpire دنیا میں کوئی democracy Senate, کے Greece کے زمانے سے لے کر Socrates کریں۔ study Parliaments of the اس کے بعد Roman Senate, اس کے بعد World تو third umpire کا concept democracy میں نہیں ہے۔ جو کہتے ہیں کہ third umpire آئے اور انگلی اٹھائے گا میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ جمہوریت میں ہیں تو صرف ایک umpire ہے اور وہ umpire عوام ہے، عوام انگلی اٹھاتی ہے کہ کون جیتا ہے اور کون ہارا ہے۔ کوئی باہر

سے نہیں آ سکتا اور تیسری انگلی نہیں اٹھا سکتا، کیا آج آپ جیتے ہیں یا ہارے ہیں، آپ ٹھہر جاؤ، کوئی sign کروا رہا ہے، کوئی sign نہیں کر وا سکتا، صرف پارلیمنٹ sign کر وا سکتی ہے، صرف پارلیمنٹ بنا سکتی ہے، صرف پارلیمنٹ نکال سکتی ہے، یہ پارلیمنٹ ہے اور یہ ہے revolution, ہر جگہ revolution ہو رہی ہے، revolution آگئی ہے۔

جناب سپیکر! 2nd World War میں Rommel نے at the Brooke Montgomery کو defeat کیا اور takeover کر لیا تھا۔ British Forces Europe میں ہار گئی تھیں اور for evacuation Dunkirk پر کھڑی تھیں۔ لندن کے اوپر جنگ لڑی جا رہی تھی اور آدھا لندن raze to the ground ہو گیا تھا، Sir Winston Churchill اپنے secretary کے ساتھ کھڑا تھا تو secretary گھبرا گیا اور اس نے کہا کہ جناب! سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ اس پر چرچل نے اس سے پوچھا کہ are the courts functioning? اس نے کہا کہ yes sir, they are functioning. اس پر چرچل کا جواب تھا کہ then all is well. اگر courts of England were functioning in the British Empire having been defeated everywhere in the world, Burma evacuated, Philippines evacuated, North Africa, Europe and they said that nothing has happened اور ہم ایک مہینے سے دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان میں our life is normal, as usual کسی قسم کا کوئی protest نہیں ہو رہا، پورے ملک میں کوئی احتجاج نہیں ہو رہا۔ سینماؤں میں ٹکٹیں نہیں مل رہیں، پیٹرول پمپوں پر لائنیں لگی ہوئی ہیں، سب لوگ

دفتروں میں جا رہے ہیں اور کسی قسم کا revolution نہیں ہے تو پھر یہ کہنا کہ پاکستان crisis میں ہے، یہ غلط ہو گا،

There is no crisis, there is a little weakness on the part of the governance, there is weakness shown by the government, there are mistakes, mistakes have been made, mistakes have been made in the past, mistakes will be continued to be made. It is not how we make the mistakes? It is how we correct the mistakes that define us.

that پاکستان کو define کیا جائے گا، ہماری حکومت کو define کیا جائے گا having made mistakes کہ یہ ان کو کیسے correct کرتے ہیں؟ وقت آگیا ہے کہ ہم سبsituation کو سمجھیں کہ برائیاں کیا ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز ضرور کہوں گا اور اس کو کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ this Parliament of Pakistan, this Joint Session, ہمارا ایک معاملے پر تو بہت failure ہے۔ پاکستان کی غریب، پسی ہوئی دکھی عوام، ہم اور ہمارے عوام آج جوface کر رہے ہیں، ہم نے اس پر کوئی discussion نہیں کی۔ ہم ایک non-issue پر دن، ہفتے گزار دیتے ہیں، ہم تقریریں کر کے یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ دنیا میں مہنگائی ہے لیکن پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ مہنگائی ہے، ہمارے غریب لوگوں کے لیے مشکل ہو گیا ہے کہ وہ ایک وقت کا کھانا بھی کھا سکیں۔ بجلی کے بل روز inflate ہو رہے ہیں، عوام کو بجلی نہیں مل رہی جبکہ for non provision of

electricity بجلی کے بل ہم سے charge کیے جارہے ہیں۔ اب آدمی کوحق حلال کی کمائی سے بجلی کا بل دینے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے، غریبوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔ ہمارے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ جب سیلاب آتے ہیں تو ہمارے پاس on the ground کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہم لوگ local bodies election hold نہیں کراتے۔ ہم ابھی تک powers to the gross root نہیں دے سکے جو کہ day to day business کے لیے ضروری ہے، عوام کی روزمرہ کی ضروریات کو بلدیاتی ادارے پوری کر سکتے ہیں، وہ انہیں provide کر سکتے ہیں، وہ local bodies سے shy away کرتے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات ہونے چاہییں اور جلدازجلد ہونے چاہییں۔ عوام کو gross root level پر democracy دینی چاہیے۔

جناب سپیکر! حکومت بے بس ہو جاتی ہے، government it seems gives up, the government is not governing, the government has given up its writ all over Pakistan and it has been seen to have been given up its writ. There is a very famous saying of Hazrat Ali "A hopeless person sees difficulties in every chance but a hopeful person sees chances in every opportunity". Let the government see chances in every opportunity.

بہت opportunity ہے۔ آپ غریبوں کے لیے کام کر سکتے ہیں۔ آپ مہنگائی کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر چیز دی ہے۔ پاکستان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان کو صرف harness کرو، اس کو get

corruption صحیح ہو، implementation صحیح ہو، پلاننگ کرو، together کرو، uproot کو Corruption is eating away the very vitals of our society. It has to be eradicated. Steps have to be taken to stop this corruption. The people of Pakistan are getting fed up with this. Enough is enough. This nation has been looted. This nation has been forsaken for the glitter of gold.

Floods bring out years after years, bring out the reality on the ground. The lack of electricity is a constant problem and it keeps on haunting us but we do nothing about it. Dams have to be built. If we can't build huge dams, we can build medium size dams and small dams. We can build water reservoirs. We can build flow of the water dams just to provide electricity and not to interfere with the flow of the water but these projects are not being undertaken. So, whenever the floods come, again the people are subjected to this grave misfortune and destruction.

Weak people seek revenge, strong people forgive and intelligent people ignore. There are a lot of things

that can set us right. We can have justice in this land of ours. We can have good governance. We can give to the poor, the suffering, the meek, their rightful place in nation−building and in the bounties this great nation has to offer. The stranglehold of the rich, the powerful, the Waderas, the Jagirdars, the Land Barons, the Money Barons, the Industrialists, who control this politics of Pakistan, this control of the ruling elite has to be broken. Power has to be given to the people of Pakistan. The middle class and the lower middle class have to be empowered and that is the only way if we have total representation of the real representation of people of Pakistan from all walks of life, only then and if justice is provided to all walks of life, only then can we hope for a better Pakistan.

There is another lingering Article 6, if it is selective justice, it doesn't become justice. If justice is used to pinpoint an individual, it does not become justice. Yes violators of the Constitution have to be punished. Many of the honourable members have spoken that grave violations of Article 6 have taken place, even in the last

two weeks and yet no action. It is good that restraint has been shown but the same sort of restraint should be shown in the case of General Musharraf. If the case has to be initiated or had to be initiated, it should have been against Field Marshal Ayub Khan, General Yahya, General Zia-ul-Haq and General Musharraf because they all committed the same crime. They all violated the Constitution in the same manner. You cannot be selective. Selective justice means revengeful justice.

If even a case had to be done only on General Musharraf, it is common sense and all the people of Pakistan are asking the same question as to why the case was not done for he is in position of Martial Law in 1999 when he took over, removing the elected government of Pakistan. To err is human, to forgive, divine. The national interest and national cause should always be there, justice should be done and seen to be done. If this requires the Government to revisit, perhaps some other way could have been found out, other than dragging the ex-Chief of the Army Staff through the courts and yet in a vague and unsavoury manner, which

nobody really understands because it is not based on principles, it is not based on natural justice and it is not based on the examples for others while others go scot-free.

Then Article 6 cannot be read in parts, you cannot take out a Clause out of it and leave the other two Clauses. Anyone aiding and abetting has to be included and has to be in accordance with the law. Any person aiding or abetting or collaborating the acts mentioned in Clause 1 shall likewise be guilty of high treason. These are the words of the Constitution. Clause 1 deals with anyone who abrogates, subverts or suspend or holds in abeyance the Constitution. So, let us see justice be done in that spirit that is supposed to be.

یہ جو restraint دکھائی گئی ہے، یہ جو پیار دکھایا گیا ہے، یہ جو calmness دکھائی گئی ہے اور پارلیمنٹ کا اجلاس بھی بلایا گیا ہے کہ جب چند ہزار لوگ آئے، آکر انہوں نے احتجاج کیا، میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ پاکستان میں ایک نیا political culture ہے۔ یہ کلچر سب کے لیے ہوگا، یہ لاگوہوگا پورے پاکستان کے لیے، یہ لاگو ہوگا پاکستان کے غریب عوام کے لیے، یہ لاگو ہوگا ہر خوبصورت nationality پر جو کہ پاکستان میں رہتی ہے، یہاں بستی ہے اور جو پاکستان کے لیے اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس قسم

کے الفاظ، اگر اس قسم کے احتجاج، اگر اس قسم کے action متحدہ قومی موومنٹ نے کیا ہوتا تو میں پاکستان کے عوام سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ MQMکے ساتھ بھی یہی رویہ اختیار کرتے یا آپ وہاں پر مشین گنیں چلاتے، بکتر بند گاڑیاں بھیجتے، custodial killingsکرتے، extra judicial killingsکرواتے اور پندرہ ہزار لوگوں کو شہید کردیتے۔ آج بھی 41 missing personsہیں، ان کے لیے کوئی نہیں بولتا۔ اس سال میں custodial killingsمیں ہمارے 42لوگوں کو شہید کیا گیا،انہیں custodyمیں brutalizeاور tortureکیا گیا، کسی نے ان کے لیے ایک آنسو بھی نہیں بہایا، وہ بھی پاکستانی خون ہیں، وہ بھی پاکستانیوں کے بچے ہیں، وہ بھی پاکستان کے لیے جان قربان کرتے ہیں۔ انصاف سب کے لیے ہو، انصاف ہو تو غریبوں کے لیے ہو، انصاف ہو تو پاکستانیوں کے لیے ہو، صرف چند لوگوں کے لیے نہ ہو۔

میں پاکستان کے میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، یہ بہادر ہیں، یہ محنت کرتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا حملہ ہو، چاہے PTVیا Geoپر ہو، متحدہ قومی موومنٹ strongly condemnکرتی ہے۔ ہم اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ میں نے سینیٹ میں بھی requestکی تھی کہ ان کی protectionکے لیے قانون ہو اور گورنمنٹ instructionsدے کہ اگر کسی صحافی پر کسی بھی جگہ پر تشدد ہو یا کسی media houseپر attackہوا تو اس علاقے کا SHO responsibleہو گا، اس SHOکو ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ انہیں ہر طرح کی protectionدی جائے۔

میں یہ سوال کرنے کا بھی حق رکھتا ہوں کہ اگر الطاف حسین بھائی کوئی احتجاج کریں اور اللہ نہ کرے کہ ایسا موقع آئے کہ ہمیں بھی strongاحتجاج کرنا پڑے اور ہمارے ہاں الطاف بھائی کے لیے تو 5,7,10لاکھ عوام ہوتی ہے، تو کیا آپ انہیں بھی اسی طرح دن رات 25دن media coverageدیں گے؟ آپ ہمارے ساتھ بھی یہی انصاف کریں گے؟ میں تو امید رکھوں گا، میں تو میڈیا کو بہت پیار کرتا ہوں، اس پر بہت trustکرتا ہوں۔Pleaseتیار رہیں اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو پھر آپ پر بھی کوئی سوالیہ نشان نہ آجائے اور یہ میں کبھی نہیں چاہوں گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت سی چیزیں پر ہم لوگdiscussنہیں کرتے اور بھول جاتے ہیں مگر سب سے زیادہ ہم پاکستان کی غریب عوام کو بھولتے ہیں۔ ہم پاکستان کی غریب دکھی عوام کی آواز ہیں۔ وہ ہمیں electکر کے بھیجتے ہیں، وہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے بولو۔ جب ہم بولتے ہیں تو کوئی نہیں سنتا، جو سنتا ہے، وہ سمجھتانہیں، جو سمجھتا ہے وہ کرتا نہیں۔ اس لیے اس پارلیمنٹ کو pro-activeرہنا چاہیے۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی اچھی طرح اس Joint Sessionکو چلایا، آپ نے ہم سب کو موقع دیا۔ جب پاکستان کی غریب عوام نے کچھ بولنا ہوتا ہے تو وہ اپنے پارلیمنٹ کے throughبولتے ہیں۔ Parliament is the voice of the people. So, when the people have spoken that the Prime Minister will not go. آپ flood reliefکے لیے جائیں، یہ دھرنا ختم کریں۔ کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، یہ جا کر اپنے غریب عوام پر خرچ کریں کیونکہ ان کو اس کی سخت ضرورت ہے۔ پاکستان کا Prime

رہے گا، اس پر کسی قسم کی negotiations نہیں ہوں گی کیونکہ پاکستان کی پارلیمان نے declare کیا ہے کہ Prime Minister رہے گا۔ Parliament of Pakistan نے declare کیا ہے کہ آئین کا تحفظ کیا جائے۔ Parliament of Pakistan نے declare کیا ہے کہ پاکستان میں democracy آ گئی ہے اور یہ رہے گی اور ہم democracy پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ The people of Pakistan are strong. We are resilient people. We have been through many sorrows, we have been through many set backs but we have always fought back. We will go forward from this point. The Parliament will improve and the performance of the legislators will improve. The democracy will become stronger. The Parliament will rein the supreme. The honour, dignity and prestige of the Parliament will be protected with our lives and from this place, we go forward with the greatest underlining confidence because the people of Pakistan and the Parliament of Pakistan has the wit and the will, the faith and the persistence to go forward. Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: I am grateful for your kind comments. Ramish Lal *sahib* on a Point Of Order and I hope it is a short one.

POINTS OF ORDER

جناب رمیش لال: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے Point Of Order کے لیے وقت دیا۔ دو دن پہلے مردان میں امرجیت، پشاور میں بھگوان سنگھ، پریم جیت سنگھ، جگ موہن سنگھ اور ہرجیت سنگھ ہمارے سکھ اور ہندو بھائیوں کو قتل کیا گیا ہے۔ میں آپ کے through House and Prime Minister *sahib* سے گزارش کر رہا ہوں کیونکہ پختونخواہ میں تو حکومت موجود ہی نہیں ہے اور اسی وجہ سے وزیر اعظم صاحب سے درخواست کر رہا ہوں کہ گورنر پختونخواہ کو ہدایت کریں کہ ان کے قاتل گرفتار کیے جائیں اور اس کی enquiry بھی کی جائے۔ پختونخواہ کے Chief Minister *sahib* تو اسلام آباد میں ناچ گانے میں مصروف ہے۔ میں نے کل ان کے قائد عمران خان کا بیان دیکھا ہے کہ ہم اقلیتوں کو حقوق دیں گے۔ اقلیتوں کو یہ حقوق دے رہے ہیں؟ ہمارے پختونخواہ کے بھائی بہنوں نے کل بھی 'پنجہ صاحب' میں احتجاج کیا ہے۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میری گزارش ہے کہ وہاں حکومت موجود نہیں ہے، کم از کم Prime Minister *sahib* اس کی enquiry کروائیں تا کہ ہمارے minority کے بھائیوں میں جو بے چینی ہے، وہ دور ہوسکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شیخ آفتاب صاحب۔

وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور(شیخ آفتاب احمد): جناب سپیکر! یہ ایک اہم اور سنگین مسئلہ ہے جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یقینی طور پر مرکزی حکومت

اور صوبائی حکومت کو یہ message convey کیا جائے گا کیونکہ minorities کے لوگ پاکستان کے آئین کے مطابق اتنے ہی حقوق رکھتے ہیں جتنے باقی سب لوگوں کے ہیں۔ میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان کا message Prime Minister, Federal Government, Interior Ministry, Governor Khyber Pakhtunkhwa and Government of Khyber Pakhtunkhwa کو دیں گے کہ اس معاملے کو priority پر دیکھیں اور یقینی بنائیں کہ وہاں ان کو کسی قسم کا threat نہ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شازیہ مری صاحبہ،

FURTHER DISCUSSION ON THE PREVAILING POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

Ms. Sahzia Mari: Thank you Mr. Speaker. Sir, I am utterly grateful that you allowed me to speak today. Particularly when the fact is that you have been sitting on that chair since a very long time.

but you have been their and ہم تو breaks لے لیتے ہیں۔ patiently conducting the House as the Custodian of this august House. Thank you for giving me time.

سرجوcurrent political situationsکے حوالے سے motion ہے اس پہ بات ہو رہی ہے میں,Sir اب کچھ ایسے واقعات پیش آئے کل خاص طورپر لاہور میں ایک مسجد میں جہاں ۵۰ نمازی نماز ادا کرر ہےتھے وہاں چھت کے گرنے سے اور منزل کے گرنے سے ہلاکتیں واقع ہوئیں ۱۸ کے قریب لوگ شہید ہوئے۔کافی لوگ زخمی ہیں تو اس افسوس نا ک واقعہ پر ہم افسوس کا اظہار کریں گے Sir اور دعا کریں گے ان تمام لوگوں کے لئے جو بچھڑ گئے ہیں اور جو بیمار ہیں اور اس وقت injured ہیں سر خاص طور پر۔سر اس کے علاوہ جو flash floods آئے ہیں پورے پاکستان میں جو بارشیں پختونخوا صوبہ میں ہوئیں وہاں پر بھی لوگ ہلاک ہوئے اموات پیش آئیں اور پھر کشمیر ہو پنجاب ہو یہ تمام جو flood کی صورت حال ہے جس کے نتیجے میں کئی جانیں گئیں!Sir۔دو سو سے زائد جانیں اس وقت تک ہم گنواچکے ہیں اور unlimited اس وقت تو اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کتنا damage properties کا ہوا ہے مال کا ہوا ہے مویشی کا ہے زمینوں کا ہوا ہے اور سر floods ایک ایسی situation ہے جس سے میں personally واقف ہوں سر جب سندھ میں ۲۰۱۱ء میں floods آئے تھے جو rains کی وجہ سے تھے کیونکہ مختلف floods آئے ہیں سر یہ flash floods ہیں اور ہمارے پاس ایک river کے floods آئے تھے اور پھر بارشوں کے بھی floods آئے تھے سر بارشوں کے جو floods آئے تھے اس سے میں نے personally experience کیا ہے میں بیان نہیں کرسکتی الفاظ میں جو تکلیف میں نے دیکھی میں نے اپنے بڑوں کی بزرگوں کی قبریں پانی میں ڈوبتے دیکھیں اور میں الفاظ میں نہیں بیان کرسکتی جس تکلیف سے میں گزری ہوں تو لہذا اسی تکلیف کی شدت کا احساس کرتے ہوئے ہم آج اس ایوان میں دعا گو ہیں کہ جو نقصان ہوا اس سے برداشت کرنے کا صبر اللہ

تعالیٰ ان لوگوں کو دے جو اس تکلیف سے گزر رہے ہیں اور جو نقصان ہم دیکھ رہے ہیں اس سے کنٹرول کرنے کے حوالے سے جو ذمہ داران ہیں چاہیے وہ صوبائی حکومت ہو وفاقی حکومت ہو یا ضلعی حکومتیں ہوں وہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھائیں کیونکہ اس وقت جو رپورٹس موصول ہو رہی ہیں وہ کچھ اچھی نہیں ہیں میں سمجھتی ہوں کہ بحیثیت elected representatives کے بھی اس ایوان میں موجود جو ذ مہ داران ہیں وہ اپنے اپنے حلقوں میں جائیں وہاں اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں کیونکہ سر اگر یہ وقت گزر گیا تو پھر میں نہیں سمجھتی کہ اس کے بعد جو شکایات ہوں گی اس کا جواب دینے کے لئے ہم جیسے کئی وہ بھائی بہن جو اس ایوان کا حصہ ہیں وہ کھڑ ے بھی ہوسکیں گے وہ جواب دینے کے لئے جب وہ لوگ ان سے سوال کریں گے۔

So, it is the utmost responsibility as a representative, as the government, may be Federal, Provincial or the Administration of the Local level, Sir. Sir, آپ I am sure کہ وزیراعظم صاحب نے جو دورے کیے ہیں وہ اس پر estimate بھی لیں گے ابھی تو rescue کا ایک عمل جاری ہے insure ہے process کا relief, rehabilitation لیکن سر جو agricultural طبقہ ہے اس کو میں اپیل کروں گی کہ خدارا اس کو due focus دیا جائے due attention ہو چاہیےagriculture loans ہوں چاہیے agriculture in put ہو جتنا ہو سکے حکومت اپنے کسان طبقے کے ساتھ اپنے اس طبقے کے ساتھ کھڑی رہے جو کہ پاکستان کی back bone ہے سر۔ Sir, this is a crucial time for Pakistan, at a time when یہ floods اور بارشیں اتنا

damage کر رہی ہیں ا یک ایسا ٹائم جب ہمارے بہادر فوجی بھائی آپریشن ضرب عضب میں engaged ہیں اور ان لوگوں کا مقابلہ کررہے ہیں جو پاکستان کے دشمن ہیں جنہوں نے ہزاروں پاکستانیوں کو شہید کیا اور جن سے dialogueکے ایک گمان میں ہمارے کئی ایوان میں موجود ساتھی بھی آمادہ رہے کافی عرصے تک وہ بضد تھے کہ جی بات چیت کے ذریعے لیکن بات چیت ان سے کی جاتی ہے سر جن کے دلوں میں رحم ہوتا ہے جب ان کے دلوں میں رحم ہی نہیں ہے ہمارے پاکستانیوں کے لئے تو یقین پھر ہمارے ان بہادر فوجیوں کو میدان میں اترنا پڑا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اگر پاکستان میں کوئیwrit ہوگی تو وہ پاکستان کی حکومت کی ہوگی پاکستان کی State کی ہوگی۔

سر یہ وقت ہے جب IDPs جو کہ تقریباً ۲۰ لاکھ سے زائد IDPs ہیں پچھلے آپریشن کے نتیجے میں بھی اور موجودہ جو اس وقت کارروائی جاری ہے اس کے نتیجے میں بھی جو IDPs موجود ہیں جو Internally Displaced Pakistanis ہیں یا UN کی terminology جو نئی temporarily displaced لوگ ہیں,Sir یہ پاکستانی وہ پاکستانی ہیں جنہوں نے آج وہ قربانی دی ہے جو کل ایک مضبوط پاکستان کی شکل میں ہمارے سامنے آئی گئی لہذا ان پر جو focus کرنا ہے وہ بھی حکومت کی حکومتوں کی بشمول میں سمجھتی ہوں کہ صوبائی حکومت بھی اس میں شامل ہے ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے At a time, yet again جب border پر ہندوستان کی جانب سے unprovoked attacks ہو رہے ہوں ہم پر سر And we have spoken about this. In fact, ہم نے تو Adjournment Motion بھی ڈالا تھا لیکن شاید situation جو تھی وہ کچھ اور تھی تو ہم بات نہیں

کرسکے لیکن جو یہ غیر اشتعال کی نوعیت کے attacks ہو رہے ہیں وہ بھی افسوسناک ہیں Sir, at a time جب افغانستان کو پاکستان کے ساتھ cooperate کرنا چاہیے خاص طور پر اس بات کے پیش نظر کہ اس سال کے آخر میں جو US اور allied forces ہیں وہ exit کریں گے افغانستان سے۔ Sir, at a time جب minorities جیسے میرے بھائی نے کہا پاکستان میں target ہو رہے ہیں چاہیے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں، مسیحی community کے ہمارے بھائی ہوں یا non Muslims وہ پاکستانی ہوں جو Ahmedi community کو belong کرتے ہیں سر یہ وہ تمام minorities ہیں جو پاکستانی ہیں They are Pakistanis non Muslims. They are not non Pakistani. لہذا ان کے اوپر بھی جو attacks ہو رہے ہیں یہ وہ وقت ہے Sir,۔Sir, پھر attack ہو رہا ہے journalists کے اوپر کوئٹہ میں جو قتل وغارت journalist کی ہوئی ہے افسوسناک ہے اور پھر جس طریقے سے ہمارے صحافی برادری کو روزمرہ کی بنیادوں پر دھمکیاں بھیجی جا رہی ہیں ان کو threaten کیا جا رہا ہے Sir, at a time جب کشمیر کا، مقبوضہ کشمیر پر dialogue کے حوالے سے پاکستان کا اہم کر دار ہونا چاہیے ہم ان چیزوں میں آج الجھ کے رہ گئے ہیں سر ایک ایسا وقت جب غزہ خون میں لپٹا ہوا ہے اور مسلم امہ کی طرف دیکھ رہا ہے And as a Muslim nation بحیثیت پاکستانی ہماری کیا ذمہ داری بنتی تھی وہ بھی ہم شاید نہیں نبھا پا رہے ہیں Sir, at a time جب یہ تمام challenges ہمیں درپیش ہیں ہم روز ٹیلی وژن پر میچ دیکھ رہے ہوتے ہیں ہم روز ٹیلی وژن پر مختلف حرکات جو کہ میں شاید پارلیمنٹ میں As I respect, I have utmost respect for this august House. میں ذکر بھی نہیں کرنا چاہوں گی لیکن It seems a

match for position. It seems a match for power. It does not connect to the people of Pakistan at all.

سر ہم بحیثیت قوم آپ یقین کریں کہ بےشک کسی ایک honourable colleague نے کہا کہ بہت زیادہ coverage مل رہی ہے لیکن اب ان پاکستانیوں سے پوچھیں جو الجھ کے رہ گئے ہیں اپنی روزمرہ کی زندگی اور مسائل کے اندر کہ کیا وہ یہ تمام چیزیں دیکھنا چاہتے ہیں کیا وہ پاکستانی اتنا شعور نہیں رکھتے کہ وہ جانتے ہوں کہ دیگر ممالک میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا کیا ان کے لئے ان کو روز ٹیلی وژن on کر کر اس طرح کی اشتعال انگیز تقاریر سننے کی ضرورت ہے کیا پاکستان کے بچے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کیا ہم بحیثیت Parliamentarians اپنی وہ ذمہ داری نبھانے کے حوالے سے یہاں موجود نہیں ہیں جس کا تعلق پاکستان کی عوام سے ہے And I agree with the honourable colleague who just spoke about the relevance of this Parliament. This Parliament is relevant. This Parliament should be relevant. All issues that are connected to the people of Pakistan have to be brought to the Floor of this House, and that is what we have been reiterating Sir! The other day when you allowed me to speak previously when the honourable Prime Minister was in this august House and that's our fortune these days. ہم بڑے lucky ہیں کہ پرائم منسٹر صاحب تشریف لا رہے ہیں So, I, on the Floor of the House, reiterate it کہ جی

Leader of the House should be here. He should listen to us. He should listen to the representatives of people. He should listen to this Parliament. سر کیونکہ گورنمنٹ جو بھی فیصلہ کرے گی اس کو direction اس Parliament سے لینا ضروری ہے۔

Today also as I speak, میں نہیں سمجھتی کہ ڈھائی بجے کوئی اتنا ٹائم نہیں ہوا ہے but all the benches where the Ministers should be seated, the Cabinet Members should be listening, they are all empty and I have nothing else to say, Sir, تو relevance کون محسوس کرے گا اور کون احساس دلائے گا کہ This Parliament is relevant, this Parliament is relevant but not merely through statements. This Parliament has to act responsibly and prove its relevance and that can only happen when we come to the Parliament. We ensure that we do not leave the seats vacant, that is my humble suggestion as a member of this august

House, Sir, سر مجھے افسوس ہوتا ہے کبھی کبھار کیونکہ منسٹر صاحبان کبھی کچھ ایسی statements دیتےہیں،جو سنتے ہیں تو پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

لگا کر آگ شہر کو یہ بادشاہ نے کہا
اٹھا ہے دل میں تماشے کا آج شوق بہت

جھکا کر سر کو سبھی شاہ پرست بول اٹھے
حضور کا شوق سلامت رہے شہر اور بہت

and I think, Sir, as a سر یہ کیبنٹ ممبرز کو زیب نہیں دیتا Custodian of this House and as a person who technically should not be connected to any political party, you would bear my point here.

Sir, the Cabinet members have to speak with responsibility and they are representatives of the and which is اور شاید اس دن ایک منسٹر بول رہے تھے government, کے dialogue process کہ جی آپ why I got quite perturbed, You want to bring people back to the Parliament, اندر ہیں وہ بھٹکے ہوئے آپ کے ساتھی جن کو آپ لانا چاہتے ہیں،جو یہاں آ کر تسلیم کر گئے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ سپریم ہے،پھر بھی بھٹک جاتے ہیں۔ان کو واپس لانے کے لئے آپ کوششیں کر رہے ہیں اور آپ نے کمیٹیز تشکیل دی ہوئی ہیں۔آپ اس قوم کا پیسہ،اس کا ٹائم اور وہ air time television کا لگ رہا ہے اس پر سر، air time is not for free یہ تمام چیزیں ہو رہی ہیں and then also speeches from the government benches and that too from Cabinet members are quite alarming and this I think, government سر اس کے علاوہ should not be the case, نے اگر آج realize نہیں کیا کہ humility has to be displayed تو

پھر اور کوئی موقع آگے آنے والا اور میں نے اس دن بھی یہ کہا تھا کہ humility has to be practiced particularly by the government,

سر اپوزیشن کو چھوڑ دیں۔ہمیں تو آپ کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔لیکن ہم نے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، ان کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس ایوان میں آ کر ان کے مسائل آپ کے سامنے رکھنے ہیں۔ ہم نے یہاں جھاڑیں جھڑپیں آپ کی نہیں سننی ہیں We have a right to speak on the Floor of this House, اور اسی رویئے کے لئے ہم نے اس دن بھی درخواست کی تھی کہ خدارا put your egos aside, اور کچھ عاجزی سے بات کرنا سیکھیں۔آپ ان غلطیوں سے سیکھیں جن کی وجہ سے پاکستان نے ماضی میں بھی بہت نقصان اٹھایا ہے and I repeat my self, Sir, at the cost of repetition I would say that again, سر آپ ایشوز کی یہاں تمام لوگ بات کر رہے ہیں اور سب سے بڑا issue in hand is the issue of rigging in elections, اور مجھے حیرت اس بات پہ ہوئی کہ دو روز قبل جب ایک کیبنٹ ممبر نے کہا، تو انہوں نے کہا کہ rigging کا ایشو ہے نہیں۔ سر اگر پاکستان پیپلز پارٹی ایک جمہوری طریقے سے اپنے مسائل کو آپ کے سامنے رکھتی ہے تو اس بات کا عندیہ آپ کیسے لگا لیتےہیں کہ rigging elections کے اندر ہوئی ہی نہیں ہے۔سر ہم تو on record ہیں،ہم نے تو کہا ہے کہ with all reservations, with all the anomalies in the last elections of 2013 we accept the results, why? Just for the sake of democracy, just for the sake of the Constitution and the honourable co-Chairman of Pakistan

Peoples Party, the former President, Mr. Asif Ali Zardari, انہوں نے جب چھٹا ایڈریس کیا Joint sitting of the Parliament سے تو انہوں نے یہ on record ان کی سپیچ کا حصہ ہے،آپ نکلوا کے دیکھ لیں but in وہ ,speech, he said very clearly کہ جی ہمیں اعتراضات ہیں the greater interest of democracy of a strong, sustainable democracy in this country, we accept it.

سر ہمیں کوئی آج اعتراض ہوا ہے rigging سے، ہمیں تو بہت پرانا اعتراض ہے اور یہ پرانا اعتراض تو شہید محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کا ایک white paper ہے جو PDA کے فورم سے انہوں نے شائع کیا تھا۔اس وقت PTV تھا، پرائیویٹ چینلز کا کوئی ایسا اس وقت revolution نہیں تھا So, she used all forums and this was one of the options available to her. She termed the elections 1990 as stolen elections, there were stolen elections. Supreme Court of Pakistan declares those elections سر ان کے الفاظ ہیں کہ 1990 کا الیکشن بدنیتی پر مبنی تھا۔ یہ تو سپریم کورٹ کا آرڈر ہے۔جو پیپلز پارٹی کے جمہوری کارکنان کو آج سننے کو ملا۔

Sir, rigging has always been a problem, particularly because, اس ملک میں systems چلنے نہیں دئے جاتے، جھنجھوڑا جاتا ہے، جیسے آج جھنجھوڑا جا رہا ہے آپ rigging کی بات ہم سے اس لئے، میں سمجھتی ہوں کہ ڈیبیٹ آپ کرنا چاہیں تو ہو سکتی ہے۔لیکن وہ کہتے ہیں ناں کہ یہ ایشو

چھیڑنے سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے کیا احساسات ہیں۔1997 کے الیکشن میں باوجود اس کے کہ سترہ سیٹیں پیپلز پارٹی کو ملیں جس میں massive rigging ہوئی international observers نے کہا کہ This is the most rigged elections in the history of Pakistan, most rigged elections but with 17 seats we came to the Parliament, we came as an active Opposition, as a responsible Opposition just to save democracy not for anything else. We have never been greedy,الحمدللہ, for positions. We are a party for democracy and we will be a Party for democracy. We are not a party for governments, we are not favouring a position, we are favouring the Parliament, اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو، کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کسی کی کرسی بچا رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی یہ ایوان بچا رہی ہے۔پاکستان پیپلز پارٹی آئین بچا رہی ہے

So, we are not here to save anyone's power or position. We are here to save what I have struggled for, what my sisters have struggled for, what my children have struggled for and my leaders have sacrificed for. We are here to save that not for anything else, اسی لئے ہمیں یہ games نہیں آتے۔ہم بیوقوف ہیں کیونکہ ہم صرف جمہوریت کا علم لے کے چلے ہیں۔ہم بیوقوف ہیں کیونکہ ہم چور دروازوں سے نہیں آتے۔ہم

ہو، لڑ کر آتے ہیں۔ اور جب آتے victimization ہو یا riggingآتے ہیں تو کو بہتری کے لئے استعمال کیا forums ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ ان جو یہاں پر میرے بھائی نے اٹھائے۔ issues کے minoritiesجائے۔ سر آج کے minoritiesمیں دو ایسے نام لینا چاہتی ہوں جنہوں نے آوازیں بلند کیں لئے جن میں ایک سلمان تاثیر صاحب اور ایک ہمارے بھائی شہباز بھٹی صاحب۔ میں ان کے لئے نام اس لئے لینا چاہتی ہوں کیونکہ اگر ہم آج اس ایوان میں بھی ان لوگوں کے نام نہیں لیں گے جنہوں نے سچے دل کے ساتھ اقلیتوں کے لئے آواز اٹھائی۔ تو پھر میں نہیں سمجھتی کہ کوئی اور فورم رہ جاتا ہے۔ چاہے کسی مسیحی بچی کا معاملہ ہو یا کسی احمدی کمیونٹی کے ڈاکٹر کا ایشو ہو یا ایک human rights جسے دن دیہاڑے ملتان میں شہید کر دیا گیا جو کہ lawyer تھا۔ اس کا ایشو ہو، اس کی شہادت ہو، سر یہ ہمارے لئے آج ایشوز ہیں activist Why are we not understanding this? Why are we bent upon being mislead by a few useless speeches outside, ہے۔ میرے لیئے وہ uselessہے، کیونکہ کہ مجھے اپنے مسائل کا پتہ ہے۔ میری constituency کے مسائل کا مجھے پتہ ہے۔ ہر انسان کو ہر representative کو اپنے مسائل کا پتہ ہے۔ we should bring our problems, our issues to the forum, this houseکیا یہ ایشو نہیں ہے، کیا یہ problems نہیں ہیں، کیا مسیحی برادری کے ایشوز نہیں ہیں، کیاHindu Community کو مسائل درپیش نہیں ہیں، کیا سکھ بھائیوں کو problems نہیں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو پھر ہم اپنے آپ سے سچے نہیں ہیں Sir worst form of Sectarianism in Pakistan today ہماری شعیہ کمیونٹی جس طرح ٹارگٹ کی جارہی ہے اور حال ہی میں جو علامہ علی اکبر کی شہادت پیش آئی۔ یہ divide کرنے والی سوچ ہمیں

مزید divide کئے جارہی ہے 'اس معاشرے کو توڑے جارہی ہے اور ہم اس پر بات کرنے سے قاصر ہیں۔ سر بہت ساری باتیں ہیں۔مجھے تو جوزف کالونی کے اوپر بھی آج تک دکھ ہے، گوجرہ پر بھی آج تک دکھ ہے۔ عرفات کالونی میں جو احمدیز کےساتھ ہوا، مجھے اس پر دکھ ہے۔ سکھ بھائیوں کےساتھ جو ہوا پختونخواہ میں،اس پر مجھے تکلیف ہے اور اس پر قائد اعظم کا مجھے کا ایک quote یاد آتا ہے۔

And I want to quote word to word, if you allow me to read this sir.

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. In due course of time Hindus will cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is the personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of one State."

They are citizens of Pakistan, they should be protected. They should be respected.

سر جو تکلیف دہ واقعہ یاد آتاہے وہ ماڈل ٹاؤن کا بھی ہے۔جوزف کالونی کے سانحے کےوقت بھی ہم نے کہا تھا کہ اس کو ٹٹول لیا جائے کہ کوئی

instigationتو نہیں ہوئی،کوئی لینڈ مافیا کا تو چکر نہیں ہے۔ جہاں جوزف کالونی میں مسیحی کمیونٹی کو بھگانے کےلئے یہ سازش کی جارہی ہے،ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے۔اگر یہ سازشیں بر وقت بے نقاب کی جاتیں تو شاید ماڈل ٹاؤن میں نہیں ہوتا لیکن ہم نے کبھی sincerity سے ان سازشوں کو دیکھا ہی نہیں اور دیکھنا چاہا ہی نہیں۔جو لوگ in control ہیں۔

2010 میں وکلاء تشدد کیس ہوا،اس کی رپورٹ آگئی اور سپریم کورٹ میں پڑی رہی پڑی رہی اور آج تک نہیں کھلی۔وہ بھی پنجاب میں ہوا'ذمہ داران کون تھے ' میں نام نہیں لینا چاہتی۔اس رپورٹ میں بہت کچھ ہے پھر ماڈل ٹاؤن کا سانحہ پیش ہوا اور بہت سی شہادتیں پیش ہوئیں۔ایسی شہادتیں جو کسی بھی پاکستانی کےلئے باعث افسوس اور باعث شرم ہیں۔کوئی کیسے انہیں condemn نہیں کرسکتا،کوئی کیسے نہیں کہے گا کہ یہ ظلم ہوا ہے اور پھر ظلم تو یہ ہے کہ اس کیس کو رجسٹر بھی نہیں ہونے دیا پھر ظلم تو یہ کہ ایک کے بعد ایک،یکے بعد دیگرے کوئی نہ کوئی justificationسامنے آئی۔ان delay tactics کا نتیجہ کیا ہوا۔ آج پارلیمنٹ کے باہر کچھ آوازیں اٹھ رہی ہیں اور وہ آوازیں اہم ہیں کیوں کہ مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ وہ لیڈرز کنٹینرز میں بیٹھے ہیں، luxurious containers ہیں۔وہ کنیٹینرز ایسے ہیں جو شاید American Presidential Election میں candidates استعمال کرتے ہیں 'ان کنٹینرز نے ان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے ' وہ اتنے luxurious ہیں اور مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے وہ بیٹھےر ہیں خوش رہیں لیکن مجھے ان بچوں سے،ان ماؤں سے،ان بہنوں سے،ان بزرگوں سے،ان نوجوانوں سے غرض ہے جو وہاں تکلیف میں ہیں کیوں کہ وہ پاکستانی ہیں۔وہ ایک ہوں، دس ہوں،سو ہوں یا دس ہزار ہوں۔ان کی

تکلیف کا ہمیں احساس ہونا چاہیے۔ اس حکومت کو احساس ہونا چاہیے۔ مگر ان statements سے وہ احساس سامنے نہیں آتا۔

آپ کا اختلاف کسی لیڈر سے ہو سکتا ہے لیکن پاکستان کی عوام سے نہیں ہونا چاہیے۔ان کےدرد اور ا ن کی تکلیف کو سمجھنا چاہیے۔آج بھی اس کا ازالہ ہو سکتا ہے اور یہ اچھی بات ہے کہ کمیٹیز تشکیل دے دئی گئی ہیں۔کوشش کی جارہی ہے کہ ازالہ ہو جائے اور ہم پر امید ہیں کہ ہوگا کیوں کہ sanity prevails here and this sanity inshaAllah will show results. Sanity prevails in the institutions of Pakistan today and that will also show results سر crisis بہت سارے پہلے ہی اس ملک میں تھے۔ہم نے بھی کوئی آسان دور نہیں دیکھا۔گو کہ حکومت کے پچھلے پانچ برسوں کے جو بھی مسائل تھے اس کے علاوہ مصنوعی مسائل بھی کھڑے کئے گئے، کچھ مہربانیاں پاکستان مسلم لیگ (ن)کے ساتھیوں کی رہیں اور کچھ مہربانیاں اور لوگوں کی رہیں۔بہر حال وہ لوگ وقت کے ساتھ expose بھی ہو رہے ہیں۔آج ان کا دم بھرنے والے ان کا نام اچھے الفاظ میں اس وقت لینے والے آج خودانہیں criticize کر رہےہیں۔ none other than the Chief Justice of Pakistan, former Chief Justice of Pakistan.

سر! آج مہنگائی ہے اور مجھے تکلیف یہ ہوتی ہے کہ پہلے بھی بجٹ میں' میں نے ٹماٹر پیاز کے rates quote کئے تو یہاں سے کہا گیا کہ جی غریب کا نام لے رہی ہیں۔ارے بھائی غریب کےلئے تو یہاں آپ بیٹھے ہیں اور میں غریب کا نام نہ لوں۔میں آپ کو اپنے گھر کے پیاز اور ٹماٹر گنواؤں، میں اپنے

گھر کے آلو گنواؤں، میں بتاؤں کہ اسی روپے کلو میرے لئے بڑا مہنگا پڑ رہاہے۔ارے بھائی جن کو مہنگا پڑ رہاہے ان کی یہاں بات کرنی ہے۔آج بھی ان کو مہنگا پڑ رہاہے۔آج بھی وہ energy crisis سے درپیش ہیں۔آج بھی لوڈ شیڈنگ ہے اور پاکستان میں ہر جگہ لوڈ شیڈنگ ہے۔آج بھی آپ کے وہ وعدے دھرے کے دھرے رہ گئے کہ چھ مہینے میں آپ بجلی لائیں گے۔تو پھر لوگ کیا کریں۔لوگوں کو اس تشویش سے دو چار آپ نے کیا اور آپ نے وعدوں نے کیا۔ کہتے ہیں کہ' اتنے پیر پھیلانے چاہییں جتنی چادر ہو ' آپ نے تو چادروں کا ریکارڈ توڑ دیا۔

آج بھی energy crisis جو ں کا توں وہیں کھڑا ہے۔نندی پور پہ اتنی باتیں ' کیا کچھ ہمیں آپ نے نہیں کہا اور ہمارے خلاف آپ عدالتوں میں چلے گئے۔وہی نندی پور آپ لے بھی آئے۔آپ نے cost increase کر دی اور اتنی increase کر دی کہ اب کیا کہا جائے اور پھر وہ ٹھپ ہو گیا۔آپ نے Rental Power Plants پر ایک ایشو کھڑ کر دیا اور نام بدل کے آپ نے شروع کر دیا۔آپ نے لوگوں کوناموں سے مخاطب کرناشروع کر دیا۔ہم نے تو آپ کو کسی نام سے نہیں پکارا۔آپ نے تو خود کہا تھا کہ نام بدل دینا اگر چھ ماہ میں بجلی کا یہ بحران اور یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ہم نے تو آج تک نام نہیں سوچا کیوں کہ ہم یہ کام نہیں کرتے۔ہم نہیں سوچیں گے۔ہم کیا سوچیں گے کہ اس ملک میں مہنگائی ہے، اس ملک میں بجلی نہیں ہے،اس ملک میں سیکیورٹی کےمسائل ہیں،اس ملک میں internal issues آپ سے handle نہیں ہو رہے ' ہم یہ سوچیں گے۔

Sir, there is a whole list of things and I appreciate your patience at a personal level also sir.

Mr. Speaker: I am grateful for that and thank you for being brief.

Ms. Shazia Mari: You are welcome sir and I will try to be briefer.

سر! ایک اور افسوسناک environment ہمارے پاکستان میں بنتا چلا جا رہاہے وہ معصوم بچوں کے rap cases ہیں۔ معصوم بچوں اور بچیوں کے 'انکوائری ہو جاتی ہے، انکوائری پڑی رہ جاتی ہے اور گل سڑ جاتی ہے اور کچھ پتہ نہیں چلتا چاہے وہ لاہور کےاندر ہو چاہے وہ مانسہرہ کےاندر ہو۔قاری نصیر جن کا نام آرہا ہے اور کوئی نام بھی نہیں لیتا۔

معصوم بچیوں کےساتھ جو درندے بد سلوکی کر رہےہیں 'اس پر اس پارلیمنٹ کو کوئی نہ کوئی میں سمجھتی ہوں کہ ایسا مثبت قدم اٹھا نا چاہیے کہ پھر کسی' I don't want to be so harsh in terms of words sir but as a mother I am truly truly worried and ashamed جس طرح معصوم بچوں کےساتھ یہ درد ناک واقعات پیش آرہےہیں۔ اس کے علاوہ concerns, issues بے روزگاری، مہنگائی، بے روزگاری ہے اور اس کے اوپر سونے پر سہاگہ مہنگائی ہے۔ ضرورت کی جو اشیاء ہیں ان کی قیمتیں آسمان کو

چھو رہی ہیں لیکن کمانے کا ذریعہ نہیں ہے۔اور پھر privatization کے نام پر،معذرت کے ساتھ ہم جاہل نہیں ہیں ہم بھی سمجھتے ہیں privatization کو، لیکن privatization at the cost of your own people is not acceptable, privatization at the cost of the living of your people and their lives is not acceptable آپ پی آئی اے کی باتیں کرتے ہیں، گورنمنٹ ایک پالیسی بناتی ہے اور وہ بناتی ہے اپنے لوگوں کو سامنے رکھ کر،آئی ایم ایف کو سامنے رکھ کر پالیسی نہیں بنتی،آئی ایم ایف کے کہنے پر privatization اس ملک میں نہیں ہو سکتی۔ یو بی ایل کے ملازمین آج تک نوازشریف صاحب کو جن الفاظ میں یاد کرتے ہیں میں ان کو دہرانا نہیں چاہتی۔آپ لوگ لوگوں کو نوکریوں سے نکالنے کا شیوہ ختم کر دیں۔اب آپ نے پی آئی اے کا گلا پکڑا ہوا ہے کہ privatization ہو گی۔مزدور کو آپ کتنا دیوار کے ساتھ لگائیں گے، مزدور کو آپ کتنا، سندھی میں کہتے ہیں میرے بھائی ایاز سومرو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ کتنا گٹھا دیں گے،اس کا گلہ کتنا دبائیں گے۔ جو profit making organizations ہیں ان کو privatization کے زمرے میں لایا جا رہا ہے،آپ بیٹھیں اور ادھر بات کریں We need to talk about this, we don't need somebody outside this Parliament as Head of the Privatization Commission, who does not even understand what the Parliamentarians want to say. Sir, again I am grateful I have been apprised about something and your sitting here is again indeed much appreciated.

Mr. Speaker: I can encounter a medical problem also.

Ms. Shazia Mari: I will try that you don't get into that position Sir. Sir, polio another issue. میری بہن یہاں پر please don't نہیں ہیں وہ جذباتی ہو جاتی ہیں۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ be more loyal to the king and king himself, be loyal to the issues and issue is Polio کے پاکستان ہے کہ یہ رپورٹ کی آج۔ اندر 2014 میں 117 کیسز ہیں۔شاہ صاحب ہمارے سینیئر ہیں اور درد رکھتے ہیں ان کو ذمہ داری دیں۔ان کو دیں جن کو درد ہو اور ان کو نہ دیں جنہوں نے صرف رپورٹیں بنانی ہیں،اس سے پاکستان کہیں نہیں جائے گا۔میرے کولیگ نے relevance کی بات کی، یو ٹیوب کے ban کو lift کرنے کی Resolution ہوا سر کامیاب ہے کہ بارہا یہاں سے پاس ہوئی ہے۔لیکن اللہ کا شکر کیا and you as the custodian of the House Sir, you should ensure the implementation of that Resolution کہ وہ یوٹیوب سے بین ہٹے،ہم نے تھری جی اور فور جی کا کیا کرنا ہے،جب ہمارے بچے یو ٹیوب access کے دستیاب research material نہیں کر سکتے۔جب ان کو digital age نہیں ہے،اس میں آپ کے پاس یوٹیوب کی سہولت ہی نہیں ہے۔جب پیپلز پارٹی حکومت میں تھی تو اس وقت (ن) لیگ اپوزیشن میں شور مچایا کرتی تھی اور میری بہن جو آج ذمہ داری پر فائض ہیں وہ بھی شور مچایا کرتی تھیں کہ یہ غلط ہے اور اس کو ہٹا دینا چاہیے۔بھئی آپ کو کس نے منع کیا ہے اور آپ ڈیڑھ سال سے کوشش کرتے ہوتے تو آج یہ ban lift ہو جاتا۔

ہوا تھا تو ہم بحثیت مسلمان ban impose کیونکہ جن حالات کے پیش نظر سمجھتے ہیں اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔آج آپ کے پاس کیا جواز ہے کہ ابھی تک موجود ہے، باوجود اس کے کہ ان تمام بھائیوں نے، banیوٹیوب کا to lift the پاس کے ہے resolution بہنوں نے اور فاضل اراکین نے ban۔کیوں آج تک اس پارلیمنٹ کو جواب نہیں ملا اور پھر ہم relevance as a question mark آجاتی ہے Sir, I don't want to question the relevance of this Parliament, but you compel to do so, I do not want to do that. Sir, circular debt we put in, in Adjournment Motion, circular debt۔۔۔پر

جناب سپیکر : آپ یہ بجٹ تقریر کر رہی ہیں۔

محترمہ شازیہ مری : سر اللہ کرتا یہ ایشو بجٹ کے وقت ہی ختم ہو جاتے۔ سرکلر ڈیٹ آپ کبھی تین سو ارب دے کر ہمیں جتاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر : political situation پر آپ نے ساری باتیں کر دیں۔ you will get more opportunities ملے گی اس پر آپ کر انشاء اللہ لیجیے گا۔ یہ سب بھی جو میرے بھائی ہیں وہ یہی کہہ رہے ہیں۔

(cross talking)

محترمہ شازیہ مری : سر جو interested ہیں وہ بیٹھے ہیں اور جو نہیں تھے وہ جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر : ابھی پانچ لوگ ہیں جنہوں نے تقریر کرنی ہیں اور سب بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ شازیہ مری : سر ایک دو Sir, alarming cases سامنے آئے، پہلے ایران کی authorities نے پی آئی اے کے dues پر اعتراضات اٹھائے اور نوٹس دیا اور اب سعودی عریبیہ کا نوٹس آچکا ہے۔اس کو کوئی note down کر لے یہ ایشوز ہیں۔پھر سر آپ کو ہی سننا پڑتا ہے کہ پارلیمنٹ میں ایشوز نہیں آئے،حالانکہ یہ تو ہم بولتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر : چیف وہیپ صاحب اینڈ منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز بیٹھے ہوئے ہیں۔

Ms. Shazia Mari: Sir, debt servicing. 1.5 US billion donation gift. آتی ہے دوست سے۔ہم پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آئی اور Adjournment Motion ڈالتے ہیں،نفیسہ شاہ صاحبہ اور ہم لوگ تو frustrate ہو جاتے ہیں کیونکہ آپ اس کو قابل ہی نہیں سمجھتے،سر مجھے آپ سے تھوڑی بہت شکایت ہے،میں جتنی grateful ہوں آج کے لیے اور ویسے، لیکن یہ شکایت میری آپ سے ہے کہ آپ ہمارے adjournment motions کو اس قابل ہی نہیں سمجھتے کہ وہ اس ہاؤس میں لائی جائیں۔1723 پر بات کی ہے، GIDC پر بات کی ہے،ایل این جی قطر سے اتنی مہنگی کیوں لی جا رہی ہے،اس پر بات کی ہے اور جو جواب ملتے ہیں وہ افسوسناک ہیں۔سر ہم اسلام آباد میٹرو بس پر آج بھی maintain کرتے ہیں کیونکہ اس سے پورا اسلام آباد کھدا ہوا ہے۔دھرنے جو آج لگے ہیں اور ان کی وجہ سے بھی مسائل ہوں گے لیکن

ٹریفک جام تو میٹروبس کی وجہ سے ہے۔اسلام آباد میں ایف نائن کے ایریا میں، ضروری ہے کہ جو لاہور میں کیا ہے اس کو copy paste اسلام آباد میں کریں، ہماری نظر میں تو ضرورت وہاں پر بھی نہیں تھی۔وہاں پر بھی اگر ہزار بسیں روڈ پر آجاتیں تو بہتر ہوتا،ایک روٹ پر میٹرو بس چلانے سے اچھا تھا۔لیکن سر priority کی بات ہے، I think the PML-N believes in visibility that is it not a viability. Please do not believe in visibility, believe in viability of projects, that is important۔ سر civil disobedience پر میں آؤں گی،آپ مجھے allow نہیں کر رہے تو میں جلدی سے ایک civil disobedience۔۔۔

جناب سپیکر : نہیں پلیز آپ تسلی سے بات کریں صرف چالیس منٹ آپ نے بات کی ہے،آپ کر لیں۔

محترمہ شازیہ مری : سر چالیس منٹ،میرا خیال ہے کہ آپ مشہدی صاحب کا ٹائم میرے ساتھ ملا رہے ہیں۔

جناب سپیکر : نہیں پلیز آپ تسلی سے کریں۔

محترمہ شازیہ مری : سر civil disobedience میرے بزرگ ہیں اور اس ہاؤس کے آنریبل ممبر بھی ہیں اور میں ان کا احترام بھی کرتی ہوں بحثیت بزرگ سیاستدان۔انہوں نے civil disobedience پر بات کی ہے and Sir at the cost of being attacked on the social media, I

have to share with your honourable few members here proposal کا civil disobedience کہ سر in this august House founding father ایک وقت میں کانگرس میں پیش ہوا تھا اسے پاکستان کے it was rejected by Quaid-قائداعظم محمد علی جناح نے reject کیا تھا۔ e-Azam Muhammad Ali Jinnah تو ہمیں selective نہیں ہونا چاہیے قائداعظم کے جو بھی اقدامات ہیں ان کو pick and choose کرنے and for this I am just going to read this out. کے حوالے سے، A Constitution is by conviction Quaid-e-Azam was یہ unable to endorse what he called a sterile program that the congress کے لیے کہا civil disobedienceانہوں نے intended to pursue he was not opposed to agitation or even putting stronger pressure on the Government but he distrusted the destructive methods which did not take into account the human nature and might slip out of سر آپ آج کی اس حکومت کو چیلنج کر رہے control at any time ہیں،انہوں نے تو اس وقت بھی جو ہمارے اوپر برٹش راج مسلط تھا اس وقت بھی کہا تھا کہ tactfully handle کرو۔ محترم گاندھی نے پھر ایک عرصے کے بعد یہ admit کیا،civil disobedience کو لے کر انہوں نے کہا کہ this ہمالیہ کے جو پہاڑ ہیں،گاندھی نے فرمایا کہ ہم،was a Hemelian blunder نے یہ اتنا بڑا blunder کیا تھا civil disobedience کا۔ so you need ان لوگوں کو یہ preach نہیں کرنا ہے، جو آپ to be practical نہیں کر رہے ہیں۔کیونکہ آپ کے ہی ایک بڑے قریبی ممبر آف دا practice

پارٹی اسی لاکھ ادا کرتے ہیں in taxes۔ آپ خود ہر چیز پر ٹیکس دے رہے ہیں، نہ دیں تو پھر پتا چلے گا کیونکہ the Government is there لیکن غریب کو اکسانا آسان ہے، سر ہمیں تو نواز لیگ کے ایک بھائی کی جانب سے چور کا بھی لقب دے دیا گیا تھا کہ بجلی کے بلوں کے لیے سندھ بھی چور ہیں، پختونخواہ بھی چور ہیں اور یہ بھی کہا گیا تھا۔ لیکن سر ہم نے لوگوں کو نہیں کہا کہ بجلی کے بل ادا نہ کرو۔ہم نے انہیں کہا کہ کچھ بھی ہو جائے۔ بجلی کے بل ادا ہونے ہیں۔واپڈا کی نااہلی واپڈا کی incompetence اپنی جگہ آئی ایم ایف کے کہنے پر حکومت بجلی کے بل بڑھاتی جائے لیکن دینے ہیں کیونکہ ہم اس ملک کو خدانخواستہ نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔مگر at the cost of being called چور۔ ہم laws follow کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاللہ۔سر civil disobedience کا تو یقینی یہ تھا کہ پختونخواہ کی پرفارمنس پر ' مجھے تو نہ پنجاب میں پرفارمنس سمجھ آتی ہے نہ پختونخواہ میں کیونکہ پنجاب میں 40% of the ADP that was kept for Irrigation was not utilized اور اسی وجہ سے پرابلمز ہیں۔دیکھیں سیلاب میں یہ پرابلمز آتے ہیں اور اس کے بعد سر کول کے پروجیکٹس 12 coal projects 660 magawatts each, 72 imported coal trains چائیں جس کے لیے 40بلین خرچ ہونے ہیں۔ پھر دو ports exhaust ہو جائیں گے۔کیا تھرکول پر آپ کو پیسہ لگانا گوارہ نہیں تھا۔کیا سندھ پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔کیا تھرکول پر پاکستانیوں کا حق نہیں ہے۔کیوں اس طرح کی انوسٹمنٹ اور اس طرح کے پیسے خرچ کر رہے ہیں جس سے بہت اور کچھ کیا جا سکتا ہے پاکستان میں۔آپ تھرکول کو رقم دینا نہیں چاہتے۔آپ 72 coal trains لینا چاہتے ہیں 40ارب کی وہ آپ کی priority ہے۔اس میں اگر پنجاب حکومت قصوروار ہے تو وفاقی حکومت اس سے زیادہ قصور

because they are helping them on this and they وار ہے are not helping the Thar Coal Project. سولر پر آپ نے کیا کیا۔ Solar Producers کو آپ نے 32فیصد سے زیادہ آپ نے اس پر امپورٹ کے ٹیکس لگا دیے ہیں بجائے اس کے کہ سولر سیکٹر کو encourage کریں آپ discourage کر رہے ہیں۔ What are you doing? Where is the governance going? اور پھر طلال چوہدری صاحب ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ میں کس طرح حکومت کو defend کروں ٹیلی ویژن پر جا کر۔ نہیں ہو سکتا۔ It is very difficult, it is not easy. When you make so many blunders, you cannot defend a government like this. سر بہت بڑی ایک لسٹ ہے مگر آپ کی مجبوری بھی میری سامنے ہے۔

جناب سپیکر: پلیز مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ پانی میرے سر سے گزر چکا ہے۔

محترمہ شازیہ مری: سر پھر تھوڑا پانی اور گزار لیں۔ سر کنٹینر پر میں دوبارہ آؤں گی۔ مجھے بڑا ا فسوس ہوتا ہے کہ from the stature of Shaheed Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto and the speeches that this country had the honour of listening to. آج کس طرح کی speeches ہو رہی ہیں۔ آج politicians کیا بول رہے ہیں۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ کون ہے وہ politician اس کا نام کیا ہے۔ اس کا کوئی بھی نام ہو۔ کچھ بھی اس کا نام ہو لیکن he is a politician of

look at the ہے وہ یہ ہے کہ internally perception جو Pakistan. politicians of Pakistan, is this a politician from Pakistan?۔ اس لیے دکھ ہوتا ہے زیادہ۔ یہ ہمارے لیے خوشی کی بات نہیں ہے۔ وہ بھی بزرگی کے اس حصے میں۔آپ کی بھی دوستی اس سے زیادہ ہے you would know better.

جناب سپیکر: بزرگوں سے۔ میری سب بزرگوں اور جوانوں سے سب سے ہے۔

محترمہ شازیہ مری: سر بات کی جاتی ہے کنٹینر میں بیٹھنے کا لوگوں کو جتایا جاتا ہے روز میں سنتی ہوں۔سر یہ temporary بیٹھنا یہ ہمیں سمجھ نہیں آتا۔حاصل بزنجو صاحب نے فرمایا کہ ہم نے نہ کبھی ایسے lunch دیکھے نہ ایسے dinner دیکھے۔اچھی بات ہے کہ لوگوں کو دیں۔ان کو دیں ان کو نہ کہیں کہ کھجور اور چنے لے کر آؤ۔ ان کو کھانے دیں کیونکہ آپ سرینا میں کھا لیں گے وہ غریب آپ کے آسرے میں سڑک پر بیٹھا ہے۔اس کو دیں جتنا دے سکتے ہیں۔ میڈیا ان کو کھاتے ہوئے دکھائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس luxury میں آپ بیٹھے ہیں پھر آپ چلے بھی جاتے ہیں پھر آپ آ بھی جاتے ہیں پھر آپ ورزش پر بھی جاتے ہیں۔اگر آپ کو اتنا دکھ ہے اتنی تکلیف ہے تو آپ چارپائی کیوں نہیں لگا لیتے باہر۔ اگر آپ چارپائی پر بیٹھے ہوتے اور 24/7 آپ پر آنکھیں ہوتی لوگوں کی اور جس شدت سے وہ وہاں تکلیفوں کا احساس کر کے بیٹھے ہیں شائد لوگ جو روز invite ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ خود آ جاتے۔ If only the ‘‘Manji’’ was there, but there is no

جناب سپیکر: جانوروں کی پھلوں کی منڈی کی بات کر رہی ہیں۔ "Manji" there.

محترمہ شازیہ مری : سر منجھی چار پائی کو کہتے ہیں۔ سر میرا خیال ہے کچھ ایشوز بڑھتے جا رہے ہیں I would like to read this out to you because it is very sad and emotional. پاکستان پیپلز پارٹی کی جو تاریخ ہے Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto is a pride of Pakistan. Death Cell سے اگر کوئی انسان عدالت جاتا ہے اور یہ جانتے ہوئے اور انہوں نے فرمایا they are going to murder me for a murder I did not commit. He knew that he was going to be murdered. He was in a Death Cell. I would like to read this out Sir. سپریم کورٹ میں Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto and he is standing before جب جج سے بات کر رہے ہیں the law expecting justice which is never given to him. "The court, thus, adjourned till 9 o'clock the following day. Mr. Yahya Bakhtiar requested that the court may meet at 9:30 a.m. instead, but the honourable Chief Justice said 9:00 a.m. would be fine as Mr. Bhutto was an early riser."

Mr. Zulfiqar Ali Bhutto says early riser? My Lord, I am not permitted to sleep. In Kot Lakhpat, fifty lunatics

were kept near my cell for three months. They would shriek and scream all the time and I could hardly sleep. When I came to Rawalpindi, first the game was to throw pebbles on the roof of my cell. At first, I used to think perhaps I was dreaming, but then during Ramazan, I did not sleep at night. I used to wait for Sehri and then I heard the noise on the tin roof at intervals of fifteen minutes and I realized that pebbles were being thrown on the roof. When that stopped, a new device was adopted. There is a parapet just close to my cell and there is a military guard posted there. So, every now and then, the guard jumps on the parapet with his boots and, now, that terrible jumping noise like a heavy thud has replaced the pebbles. The noise comes twice and keeps on happening because apparently there is not only one guard but several. I thought last night, I would be spared the ordeal as I was to come to court today, but it happened all the same.

Your Lordships, it is because of my spirit and my determination, it is because of my will power and because I am a leader that I have been able to face

this ordeal and have been able to come here. No ordinary man would have been able to come, any ordinary man would have been disintegrated long ago. You do not know how haggard I am. I am finished, for twenty five days, there has been no water in the death cell. It was restored only yesterday. But, if Your Lordship so wishes, I can come at 9 o'clock or even 8 o'clock."

This was what Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto said when he was coming from a Death Cell to the Supreme Court. Then I take pride in the leadership of that leader. I take pride. آسان نہیں یہاں لوگ چار دن رہتے ہیں ان کو مچھر تنگ کرتے ہیں وہ چلے جاتے ہیں۔وہ نہیں رہنا چاہتے جیل میں۔ یہ تو Death Cell ہے اور اس پر it is worst than a jail, it is worst than a jail میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔اس پر میں یہ کہوں گی کہ جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے۔ یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں۔ Sir, Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto Sahiba was 25, when shaheed Zulfiqar Ali Bhutto was in his death and looking for a book that I have here. This is "My Dearest Daughter" and just going to read this Sir یہ تکلفیں جو سہیں ہمارے بزرگوں نے ہمارے ان لیڈران نے جنہوں نے جمہوریت کا بیج بویا۔ جنہیں جمہوریت کا پتا تھا۔ جو جمہوریت کے پیچھے چھپ کر

بات نہیں کرتے تھے۔ جمہوریت کو آگے لے کر جانا چاہتے تھے۔ Sir, she turned 25 and this is the only gift he could give her this letter and he says "what gift can I give you from this cell out of which my hand cannot pass. I give you the hand of the people. What celebration can I hold for you. I give you the celebration of a celebrated memory and a celebrated name. You are the inheritor of the most ancient civilization. Please make your full contribution for making it progressive and powerful. سر یہ ایک باپ اپنی بیٹی کو اس وقت کہتا ہے جب وہ Death Cell میں ہے۔ وہ اس بیٹی کے لیے کوئی سنہرے خواب نہیں دیکھ رہا۔ وہ اپنے لوگوں کے لئے سنہرے خواب دیکھ رہا ہے کہ شاید اس کی قربانی کے بعد ہی اس ملک میں آزادی مضبوط ہو، اور یہی شہید محترمہ کا مشن تھا۔ یہی بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کا جذبہ تھا جب انہوں نے لاٹھیاں کھائیں۔ جب انہوں نے اپنے آپ کو لہولہان کرنے کو ترجیح دی۔ اور وہ آگے نکلیں اور ڈکٹیٹر کا مقابلہ کیا اور ڈکٹیٹر بھی جنرل ضیاء الحق جیسا ڈکٹیٹر جس کے مشن کو آگے بڑھانے کے بھی ادھر وعدے کیے گئے، شکر ہے کہ وہ چیزیں اب اس ملک میں نظر نہیں آتیں اور اگر ہیں تو انہیں دب جانا چاہیے، انہیں ختم ہوجانا چاہیے۔ سر میں قائداعظم کی بھی یہاں پر اس لئے بات کرنا مناسب سمجھوں گی کہ بچوں کو گمراہ کرنا بہت آسان ہے لیکن سر قائد اعظم نے جو یوتھ کے لئے فرمایا اور انہوں نے youth کو address کرتے ہوئے یہ فرمایا سر کہ You are the raw material that has to be shaped. اور انہوں نے کہا کہ make sure that you are not

آج کوئی بھی ہو again کوئی بزرگ ہو misled or you are not used. جو youthful ہو یا ہم میں سے کوئی ہو، ہمیں اپنے لوگوں کو، اپنے بچوں کو راہ دکھانی ہے، انہیں گمراہ نہیں کرنا۔ This should be our direction. Sir, again realizing the patience with which you are listening to me, I am going to just come to the recommendations now, a few that I have noted down, would put before you here. ایک تو before making the recommendations, I must appreciate the role of all democratic forces in Pakistan اور جس انقلاب کو میں آج دیکھ رہی ہوں وہ انقلاب ہے political parties کا اکٹھا ہونا genuinely جو لوگ کام کررہے ہیں اس جمہوریت کی بقاء کے لئے، اس کے دفاع کےلئے، انہیں میں appreciate کرتی ہوں اور ان لوگوں کو میں یہ کہنا چاہتی ہوں جو انقلاب اور آزادی کی بات کرتے ہیں کہ آپ نے انقلاب لانا ہے تو آپ انقلاب لائیں۔

جس انقلاب کے نتیجے میں پاکستان کی بچیاں، مائیں، بہنیں، ان سڑکوں پر بغیر کسی خطرے کے گھوم سکیں۔ جس انقلاب کے نتیجے میں مائیں، بہنیں، بچیاں بسوں میں تن تنہا سوار ہوسکیں۔ جس انقلاب کے نتیجے میں ہم، میں اپنے آپ کو بھی count کروں گی کہ ریڈ لائٹ جب ہمیں دیکھیں تو ہم کھڑے ہوسکیں۔ کوڑا نہ پھینکیں، اپنی سڑکوں کو گندہ نہ کریں۔ پان اور گھٹکے سے اپنے ورثے کو تباہ نہ کریں۔ لائیں وہ انقلاب، یہ ہے وہ انقلاب پاکستان کا اور یہ آنا چاہیے اور ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے اور اگر آپ نے آزادی دلانی ہے تو ہمیں اس سوچ سے دلائیں جو آج پاکستان کو تقسیم کررہی ہے، فرقوں میں تقسیم کررہی ہے،

communities میں تقسیم کررہی ہے، اونچ نیچ میں تقسیم کررہی ہے۔ ہمیں اس سوچ سے آزادی دلائیں اور اس جہاد میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بالکل struggle کریں گے۔ We will do that. I would appreciate the role of the Co-Chairman of Pakistan Peoples' Party, former President Mr. Asif Ali Zardari Sahib. And I solute his mature leadership ان کی سیاسی بصیریت ان کی political acumen. نے آج پھر ثابت کردیا کہ اس ملک میں اگر جمہوریت کا دفاع کوئی کرسکتا ہے تو وہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے کارکن کرسکتے ہیں۔ اور انہیں کا سر کہا ہوا ایک جملہ ہے جو ان کے چھٹے خطاب میں تھا to the Joint Sitting of the Parliament and he goes: Freedom, democracy and Constitutionalism lead the nations to greater progress and glory. We cannot afford confrontation. We need reconciliation, we need to learn the truth and the past mistakes in order not to repeat them. Sir I think this is enough, this was enough. But اس کے بعد بھی میں نہیں سمجھتی کہ گورنمنٹ کے اتنے delays کیوں آئے۔ گورنمنٹ اتنی confusion کا شکار کیوں رہی۔ چاہے پنجاب میں ایک سانحہ پیش آیا ہو، میں پھر کہوں گی کہ I think the Government should have acted more responsibly. And in the end Sir میں ایک بات پر مجھے اعتراض ہے، تکلیف ہے، خورشید شاہ صاحب پر لوگوں کو بڑی تکلیف ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتا کہ لوگوں کو خورشید شاہ صاحب سے کیوں تکلیف ہے۔ ان سے اس لئے تکلیف ہے کہ انہوں نے جمہوریت کا دفاع کیا، ان سے اس لئے تکلیف ہے کہ انہوں نے اس آئین

کو ہاتھ میں اٹھا کر اس کے دفاع کی قسم اٹھائی ہے اس ایوان کے اندر۔کیا یہ اعتراض ہے خورشید شاہ صاحب پر۔کیا یہ اعتراض ہے خورشید شاہ صاحب پر کہ وہ کل بھی ڈکٹیٹر کے خلاف تھے آج بھی ڈکٹیٹر کے خلاف ہیں اور کل بھی ڈکٹیٹر کے خلاف رہیں گے۔کیا یہ اعتراض ہے خورشید شاہ صاحب پر کیونکہ as a Leader of Opposition, alone, I of course have the utmost respect for him. But as a member of this august House, I don't see his role being objectionable at all. ہم تو کبھی اگر غلطی بھی دیکھتے ہیں تو اس کو طریقے سے بالکل بیان کرنا چاہیے۔لیکن سر ان کے tax returns بھی غلط quote کیے جارہے ہیں۔ پتہ نہیں 33 thousands کہاں سے آیا۔میں ان کا فارم دیکھ رہی تھی انٹرنیٹ پر،جو انہوں نے 2012ء کے الیکشن میں بھرا تھا،اپنا فارم جمع کرایا تھا form assets کا۔ تو اس میں ان کی personal income tax اور agricultural income tax سات لاکھ روپے ہے۔مجھے نہیں پتہ کہ یہ فگرز کہاں سے مسلط ہوتی ہیں and Khurshid Shah Sahib has all the کہاں سے نازل ہورہی ہیں right to challenge this. I don't know if he is going to use that right, but I think he should. This is wrong. ہاں nobody has the license to malign people. You can have political differences. And we should have differences. Pluralism ہونا چاہیے۔ہم خود support کرتے ہیں pluralistic society کو،لیکن غلط بیانی اور غلط allegations will not be supported. And خورشید شاہ صاحب کو ان کے رول کے لئے نہ صرف پیپلز پارٹی بلکہ اس ایوان میں موجود میں سمجھتی ہوں تمام اراکین appreciate کرتے ہیں۔

Sir, in the end, I would just like to put before you a few things that Sir Peoples' Party continues to welcome broader consensus on democracy. We are ready to sit and talk, we are ready to continue the dialogue because that should never end. We must further strengthen the consensus on Federal, Parliamentary and democratic nature of Pakistani politics as established by Shaheed Prime Minister Zulfikar Ali Bhutto and unanimously agreed to, in form of the 1973 Constitution. The rights of federating units must sincerely be recognized and devolution be respected in true sense as envisioned in the 18th Amendment. And yes I support the idea of local governance. I truly support it. Federal Government must respect the view of provinces in relation to issues where the decisive right lies with the provinces. Article 172 (3), with all due respect منسٹر فار پیٹرولیم کو بہت برا لگتا ہے جب ہم یہ ایشو اٹھاتے ہیں، اور جس طرح کہ ہمیں ان کی جانب سے جواب آتے ہیں، وہ چوہدری صاحب قابل قبول نہیں ہیں، پلیز یہ آپ ان تک بھی پہنچا دیں۔ The issue of GIDC وہ بھی آپ ماننے کو تیار نہیں، بہر حال we will keep on raising our voices and volumes on the Floor of this جس طرح کہتے ہیں کہ ہماری ناقص عقل یہ کہتی ہے

House. All constitutional institutions are a part of the state. Therefore, confrontation must be avoided at all costs in the greater interest of a democratic Pakistan. یہ سارے institutions ہمارے ہیں، یہ پارلیمنٹ ہماری ہے۔ یہ جوڈیشری ہماری ہے چاہے شہید بھٹو کو Judicial murder کرکے شہید کیا گیا But it's still an institution of Pakistan. If it wants to reform, we will help it reform. آرمی ہماری ہے، ہم سب stakeholders ہیں and there should be no confrontation. Sir, pre-election کے State poll rigging. I have before me. سر الیکشن سے قبل اپریل کی news تھی کہ جب تحریک طالبان پاکستان نے کہا کہ جی پیپلز پارٹی، اے این پی اور ایم کیو ایم باہر نہیں نکل سکتی campaign کرنے کےلئے۔ خبردار وہ نکلے تو، ان کا جو حشر ہوگا۔

مطلب سر ہماری جانوں پر آگیا۔ ہماری security, there was a big issue. یہ pre-poll rigging نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہ rigging کا حصہ نہیں۔ اس کو rigging نہیں کہاجاتا۔ یہ pre-poll rigging کوئی مطلب rigging میں شمار ہی نہیں ہوتا کہ آپ چار پانچ کھیل رہے ہیں جو ایک دوسرے سے ذہنی طور پر ملے ہوئے ہیں۔ کیونکہ طالبان اور terrorists, militants کے ساتھ ڈائیلاگ prolong دو جماعتوں نے کیا یا (نواز لیگ) نے کیا یا پی ٹی آئی نے کیا۔ ہم تو پستے رہے۔ ہم سے تو ریزولیشن لے آئے کہ بنگلہ دیشن کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے اس کو condemn کرو۔ بھائی آپ اپنا ملک تو سنبھالو۔ ایک sovereign country ہے، ایک sovereign

اور یہ بچانی Who are you to condemn that?۔ہے institution صاحب نے اٹھ کر defend بھی کیا کہ ہم نہیں کرتے ایسی چیز کوووٹ۔اپنے مسائل آپ سے حل نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: بچانی صاحب کدھر ہیں،کہیں گر تو نہیں گئے کہیں۔

محترمہ شازیہ مری: سر وہ آرہے ہیں،وہ بیٹھے ہیں۔سر اس کے بعد pre-poll rigging should be seriously taken into consideration and level playing field be ensured. یہ صرف لفظ نہیں ہے it should be ensured to all, for all participants. Successful electioneering models must be started in order to prepare a mechanism that would ensure genuinely free, fair and transparent elections in Pakistan which has always been a struggle for People's Party. Any and all Amendments, well this is very important Sir, very important, any and all Amendments to the 1973 Constitution made by the two dictators should be deleted. یہ نہیں ہوں گی۔ We delete we cannot start afresh. اور اس میں میں مسلم لیگ (ن) کے ساتھیوں سے need to start afresh. امید رکھتی ہوں کہ دو ڈکٹیٹرزکہ جو بھی Amendments 1973 میں اسے delete کیاجائے۔پاک کیاجائے۔ Any and all Constitution Amendments to election laws, particularly ROPA 1976

اس میں which is Representation of People's Act, again Sir بھی ڈکٹیٹرز نے اپنی شوق کی Amendments کی ہیں۔ Mainly either to depoliticize the society or to hit target, the popular leadership of Pakistan. ان Amendments کو فوری طور پر نکالاجائے۔سر میڈیا کے رول پر میں بات کروں گی۔میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گی کہ Media is vibrant. It is vibrant. And I think media اپنی responsibility سمجھ سکتاہے۔کیا میڈیا دکھاناچاہتاہے،کیا نہیں دکھاناچاہتاہے یہ وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔But there should be a forum جو میڈیا کے اندر ہی ہو جو identify کرے کہ ان سے کیا غلطیاں ہوئی ہیں یا کیا issues in hand ہیں اور ان ایشوز کو حل کیاجائے ان کیbodies کے ذریعے۔ویسے تو میڈیا آج اپنے rights کے لیے بات کررہے ہیں۔صحافی سو سے زیادہ شہید ہوچکے ہیں۔وہ آج بھی اپنے wage board award کی بات کرتے ہیں۔اپنی protection کی بات کرتے ہیں۔حکومت کا یہ بھی فرض بنتاہے۔لیکن میڈیا کی بھی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ اپنے فورم کے ذریعے۔خود کو reform کرنے کی جو کوشش ہے۔اسے وہ بیروئے کار لائے اور سر I once again, I would like to thank you for listening to me so carefully Sir and for allowing me to speak Sir, I صرف میں یہ کہوں گی hope کہ جو کچھ میں نے کہا وہ سمجھ میں بھی آیا ہو اور اسے پاکستان کی بہتری کے لیے سمجھاگیا ہو۔کیونکہ سر میں تو یہ کہوں گی کہ

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو، جو نہ دے مجھ کو صبح

شکریہ۔

جناب سپیکر:ایک گھنٹہ چار منٹ سنتالیس سیکنڈ-ایک پوائنٹ آف آرڈر پر شیخ صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں-اس کے بعد پانچ ممبران ہیں جنہوں نے تقریر کرنی ہے-پھر آپ بات کرلیجیے گا-جی ڈاکٹر طارق فضل صاحب-

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:شکریہ جناب سپیکر!ایوان میں جو اس وقت بحث ملک میں موجودہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے ہورہی ہے-ا س کے حوالے سے میں آپ سے کچھ وقت کی گزارش کروں گا انشاء اللہ اگلے سیشن میں-سینئر بات کررہے ہیں-اب ممبران کی بھی باری آرہی ہے-ابھی جو میں نے گزارش کی پوائنٹ آف آرڈر کے لیے وہ اس لیے کہ ملک میں موجود جو دھرنے ہیں-اس میں پاکستان میں اندرونی اور بیرونی طور پر جو نقصانات ہورہے ہیں-اس کے لیے ایوان میں بھی بات ہورہی ہے،ٹی وی چینل پر بھی بات ہورہی ہے اور معاشی طور پر پورے پاکستان کا جو نقصان ہوا ہے اور جو اربوں ڈالر کا نقصان ہوا-اس پر بھی کافی باتیں ہوئی ہیں-خارجہ طور پر پاکستان کا جو image پوری دنیا دیکھ رہی ہے اور جگ ہنسائی کا موقعہ ہم پوری عالمی برادری کو دے رہے ہیں اور جس طرح پاکستان کے اندر جو مختلف ممالک کے صدور ہیں-بالخصوص چائنہ کے صدر کا دورہ ملتوی ہوا-اس حوالے سے پاکستان کی کیا پوزیشن ہے کہ ہم یہاں شاید ان کو وہ سیکورٹی نہیں دے پائے اور ان کے ذمہ دار کون لوگ ہیں یہ باتیں بعد میں کروں گا-کل براہ راست جو اسلام آباد کے تاجر حضرات ان تمام دھرنوں سے جو اسلام آباد میں صورتحال ہے اس سے جو متاثر ہیں-ان کا آج ایک اجلاس ہوا-جس میں اسلام آباد کی جو تاجر تنظیمیں ہیں-بالخصوص بلیوایریا تمام تاجر تنظیمیں،ہمارے اسلام آبادکے ہر سیکٹر اور بڑے مراکز جس طرح آبپارہ

ہے،میلوڈی مارکیٹ ہے،سپر مارکیٹ ہے،جناح سپر مارکیٹ ہے،جی نائن بڑے مراکز ہیں اور ہر سیکٹر کی اپنی مارکیٹیں ہیں۔ان سب کے نمائندے اس میں شریک تھے۔اسی طرح ہمارے اسلام آباد کا آدھا جو علاقہ ہے وہ اسلام آباد کا رولر ایریا ہے،دیہی علاقہ ہے۔جس میں ہمارا بارہ کھو کا بہت بڑا بازار ہے اور وہ مارکیٹ ایسی ہیں جو نہ صرف اسلام آباد بلکہ کشمیر اور مری تک لوگ وہاں آتے ہیں خریداری کرنے کے لیے وہ سارے تاجر تھے۔

تو جناب سپیکر! ان تمام تاجروں نے ان دھرنے کے ذمہ داران کوان کے لیڈر کو اپنا معاشی قاتل قرار دیا اور میں یہ بات پورے ایوان کے سامنے رکھنا چاہتاہوں کہ اس میں تمام جماعتوں کے لوگ شامل تھے ان traders میں۔وہ ظاہر ہے traders کسی ایک جماعت کی نمائندگی نہیں کررہے ہوتے ہیں۔میں ان کی آواز آپ تک اور اس ایوان کے ذریعے پوری قوم تک پہچاناچاہ رہاہوں۔انہوں نے نہ صرف ان لوگوں کو اپنا معاشی قاتل قراردیا بلکہ انہیں اپنے بچوں کے مستقبل کا قاتل قراردیا۔جناب سپیکر! اسلام آباد میں تاجرحضرات کی تعداد کوئی ساٹھ سے ستر ہزار ہے اور ان کے جذبات یہ تھے کہ اگر ہمیں اجازت دی جائے تو ہم سب اکٹھے ہوکر ان کے دھرنے ہم خود ختم کرواسکتے ہیں۔ہمارے اندر اتنی افرادی قوت موجود ہے یہ ان کے جذبات تھے اور یا ہم متبادل دھرنا لگانے کی ہمیں اجازت دی جائے۔ہم صرف اسلام آباد کے تاجریہاں دھرنا لگاکر ان کو بتائیں گے کہ آپ کی کیا تعداد ہے اور ہماری کیا تعداد ہے۔بہرحال میں نے ان کی جذبات کو ٹھنڈا کیا اور میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ آپ کی آواز انشاء اللہ اس ایوان کے ذریعے پوری قوم سنے گی اس مسئلے کو جس طرح حکومت کوشش کررہی ہے کہ جلد از جلد حل کیاجائے گا اور میری جناب سے یہ گزارش ہے کہ اگلا

جب اس ایوان کا اجلاس ہو تو وہ تاجرات اس گیلری میں آنا چاہتے ہیں اس کے لیے بھی میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کو اجازت دی جائے اور ان کی موجودگی میں انشاء اللہ یہ مسئلہ عوام میں میں دوبارہ اٹھاؤں گا اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے شہریوں کو پریشانیوں ہے۔ اسلام آباد کے جو residents ہیں۔جناب سپیکر! جب صبح کا وقت ہوتا ہے جس میں بچے سکول اور لوگ دفاتر جارہے ہوتے ہیں۔دن میں شاید اتنا محسوس نہ ہو کیونکہ چھٹی کے اوقات ہوتے ہیں تو اسلام آباد کے لوگوں کا جو جینا ہے وہ دوبھر ہوچکا ہے۔ان تمام آوازوں کو اس ایوان تک پہچانا میں سمجھتاہوں کیونکہ یہ دھرنے اسلام آباد میں ہیں اور یہ میرا حلقہ ہے اور یہ میری ذمہ داری بھی ہے۔میں شکر گزارہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی شیخ آفتاب صاحب۔

شیخ آفتاب احمد: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی پانچ ممبر باقی ہیں۔مجھے کوئی اعتراض نہیں صرف مجھے یہاں ایک بیڈ لگانے کی اجازت دے دی جائے۔میں آرام سے۔

جناب سپیکر: میں رول چیک کرلوں کہ اس کے لیے اجازت ہے یا نہیں ہے۔

شیخ آفتاب احمد: مجھے صرف ایک بیڈ لگانے کی اجازت دے دی جائے۔باقی جتنے ممبر بولتے جائیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔دوسری گزارش یہ ہے کہ آج صبح پرائم منسٹر صاحب کے چیمبر میں ایک اجلاس ہوا۔جس میں تمام

پارلیمانی لیڈرز تشریف لے گئے تھے۔وہاں پر ایک detailed discussion ہوئی پوری پاکستان کے جو حالات ہیں دھرنے کے۔تو وہاں پر سیلاب کی صورتحال پر بھی معاملات کو discuss کیاگیا اور یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ اس وقت وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے وہاں کے elected نمائندے اپنے حلقوں میں جائیں اور وہاں پر جو لوگ تباہ وبرباد ہیں۔جن کے نقصانات ہوچکے ہیں۔ تو ان کی بھرپور مدد کی جائے تو پھر اس لیے تمام پارلیمانی قائدین کا یہ متفقہ فیصلہ تھا اور وزیراعظم صاحب کا بھی کہ جو آج اجلاس ہے وہ سترہ تاریخ بدھ تک کے لیے adjoun کیاجائے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: مجھے یہ message convey ہوگیا تھا کہ سب کا consensus ہے اس ایشو پر۔میں ہاؤس کا sense لے لوں۔اگر بات کرنا چاہ رہے ہیں اور ممبران تو پھر،کسی سے آواز نہیں نکل رہی ہے۔The Majlis-e-Shoora (Parliament) in Joint Sitting is adjourned to meet again on Wednesday 17th September 5 p.m.

[The Majlis-e-Shoora (Parliament) in Joint Sitting was adjourned to meet again on Wednesday, the 17th September, 2014 at 5:00 p.m.]